مسائل شریعت

ماحیٔ کفر و بدعت، حامیٔ دین و ملت، قدوۃ السالکین، امام الواصلین،
زبدۃ العارفین، خادم الفقراء والمرسلین، واقفِ علوم خفی، عاشقِ
غوث الاعظم، صوفی باصفا حضرت سیّدی و مرشدی، مولائی و
ملجائی و ماوائی پیرِ طریقت، واقفِ حقیقت

غلام رسول شاہ خاکی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

خلیفۂ صادق حضرت مولانا مولوی نور محمد نقشبندی

— تزئین و تدوین —

محمد شریف نقشبندی (میرووال)

مکتبۂ قادریہ مخدومیہ گیلانیہ

لیاقت آباد ٹاؤن کوٹ لکھپت لاہور

مسائلِ شریعت

ماحیٔ کفر و بدعت، حامیٔ دین و ملت، قدوۃ السالکین، امام الواصلین، زبدۃ العارفین، خادم الفقراء، والمرسلین، واقفِ علومِ خفی، عاشقِ غوث الاعظم، صوفیٔ باصفا حضرت سیدی و مرشدی، مولائی و ملجائی و ماوائی پیرِ طریقت، واقفِ حقیقت

غلام رسول شاہ خاکی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
خلیفۂ صادق حضرت مولانا مولوی نور محمد نقشبندی

— تزئین و تدوین —
محمد شریف نقشبندی (ہیر والی)

مکتبہ قادریہ، مخدومیہ، گیلانیہ
لیاقت آباد ٹاؤن، کوٹ لکھپت، لاہور

نام کتاب . . . . مسائل شریعت

تعداد . . . . ایک ہزار

ناشر . . . . مولانا مولوی نور محمد نقشبندی

طبع اوّل . . . . اگست سنہ ۱۹۷۸ء

مطبع . . . . الطاف رحیم پرنٹرز لاہور

کتابت . . . . محمد بلال احمد

قیمت نیوز : ۱۵/- روپے

سفید : ۱۸/- روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ، مخدومیہ، گیلانیہ لیاقت آباد ٹاؤن کوٹ لکھپت لاہور

مکتبہ قادریہ، مخدومیہ، گیلانیہ مخدوم پور شریف ڈاکخانہ مرید چکوال

شیخ اکیڈمی بل روڈ لاہور

خورشید بک ڈپو کوٹ خواجہ سعید لاہور

شریف پبلیکیشنز کوٹ خواجہ سعید لاہور

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

شاہنشہِ ارض و سما بلغ العلیٰ بکمالہٖ

وصفِ رخِ او والضحیٰ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

قرآن با خلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہٖ

صدقاً یقیناً راسخاً صلّوا علیہ و آلہٖ

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجهک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

۱۳۸۶ھ

قبل از بعثتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العٰلمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی بعثت سے قبل انسان یہ دنیا توحید کے مفہوم کو فراموش کر چکی تھی۔ چاند، سورج، پتھر، گوبر کی پوجا ہوتی تھی۔ مگر جب حضور اقدس رسول معظم نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے تو یہ دنیا مادیت سے روحانیت کی، شرک سے توحید کی طرف، مخلوق سے خالق کی طرف متوجہ ہوئی۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اعلان فرمایا اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ۔ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یعنی معبود ایک ہی ہے، وہی حقیقی اطاعت وعبادت کے لائق ہے۔ یہ ہی اصل ایمان ہے اور ایمان کے سب کاموں سے مقدم خالقِ کائنات کی عبادت ہے۔

رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

رسول کی بعثت سے قبل دنیا نے خدا کے لیے بیوی اور بیٹا بنا رکھے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا۔ صفاتِ الٰہی قلب کے صفحہ سے محو ہو چکی تھیں۔ لوگ خدا کی طرف بری باتوں کی نسبت کر دیتے تھے جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تشریف لائے تو آپ

نے فرمایا خدا ہر عیب سے پاک ہے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ نہ وہ پیدا ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ بے مثل و بے نظیر ہے۔ قادرِ مطلق ہے۔ اللہ کے نبی خدا کے بندے اور اس کے عبد اور خلیفہ ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی شان اور عظمت ہے۔ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو خدا کے مرتبہ تک پہنچانا یا خدا کا بیٹا کہنا رسالت کی توہین ہے۔

کَعْبَۃُ اللّٰہ (اللہ کا گھر)

بعثتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قبل حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کا کعبہ بُت خانہ تھا۔ یہ مقامِ متبرک جو وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کی عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہاں تین سو ساٹھ بت نصب تھے اور ان کی بے دھڑک پوجا کی جاتی تھی۔ جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے تو آپ نے تمام بتوں کو گرایا اور وہاں ذکرِ خدا کی محفل قائم کی اور اللہ ربّ العزت تبارک و تعالیٰ نے اعلان فرمایا، وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ میرے گھر کو رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک کردو۔

حج قبل از رسالت

قبل از رسالت حج ایک میلہ تماشا، جاہلیت کی رسوم کا اکھاڑا، شعراء کی محفل، نسلی، قبائلی، عصبیت، خاندانی برتری، زنا، شراب، عریانی اور فحاشی کا اڈہ تھا۔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آتے ہی فحش کاری کی یہ تمام صفیں لپیٹ دیں اور ہمیشہ کے لیے اعلان فرمادیا فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ

فِی الْحَجِّ، حج میں نہ شہوانیت کا ظہور ہو، نہ فسق و فجور کی نمائش ہو، اور نہ لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے۔ اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوا: فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ط ہاں جب تم ان ارکان سے فارغ ہو جاؤ تو جس ماں باپ کو یاد کرتے ہو اب اللہ کو اس سے بھی بڑھ کر یاد کرو۔

طواف، قبل از رسالت

قبل از رسالت عورت و مرد ننگے طواف کرتے تھے۔ ان کا نعرہ لندن کے ننگوں کا سا تھا۔ ہم خدا عزوجل کے حضور اس طرح حاضر ہوں گے جس طرح ہماری ماؤں نے ہم کو جنا۔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آکر تہذیب، حسنِ اخلاق، روحانیت اور تزکیہ سے برہنگی کو ختم کیا۔ حج کی روح کو دوبارہ قائم کیا۔ دنیا کو بتایا کہ یہ طواف نہیں۔ یہ تو مرکزِ توحید میں گناہوں اور جرموں کا اجتماع ہے۔ پھر فرمایا باری تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ نے: يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اے لوگو! عبادت کے وقت اپنی زینت کا خیال رکھو۔

اولاد، قبل از رسالت

قبل از رسالت بہیمت کا تسلط تھا۔ اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے قتل کر دیا جاتا تھا۔ لڑکے کی خوشی اور لڑکی کی ہونے پر صفِ ماتم بچھ جاتی تھی۔ حتیٰ کہ لڑکیوں پر یہ ظلم و ستم کیا جاتا کہ باپ خود اپنے ہاتھ سے اس کو زندہ زمین میں دفن کر دیتا تھا۔ جب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے تو آپ

اس شقاوت و بے رحمی کا دروازہ بند کر دیا۔ اللہ رب العزت جلّ و علاہ نے فرمایا: لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ ط فقر و فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔

مقامِ عورت قبل از ظہور

عورت کی مظلومیت بھی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ یہودی بحالتِ حیض عورت سے قطع تعلق کر لیا کرتے تھے اور اس کے ہاتھ کے کھانے کو ناپاک قرار دیتے تھے۔ عورتیں میراث تھیں۔ مال کی طرح عورت پر بھی قبضہ کیا جاتا تھا۔ خاوند کے مر جانے کے بعد قریبی رشتہ کا کوئی مرد عورت پر قبضہ کر لیتا اور بغیر مہر کے خواہ اپنے ساتھ یا کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کر دیتا۔ حتیٰ کہ باپ کے مر جانے کے بعد بھی باپ کی منکوحہ سے بیٹا نکاح کر لیتا۔ مگر جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تشریف لائے تو آپ نے اس ظلم و ستم کو ختم کیا۔ عورتوں کو حقوقِ انسانیت سے نوازا۔ حیض کی حالت میں صرف جماع سے منع کیا۔ باپ کی منکوحہ سے نکاح کو حرام اور خلافِ تہذیب قرار دیا۔ اور اسی کے ضمن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا: لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا (زبردستی عورت کا وارث بن جانا حلال نہیں)۔

شراب، جوا

قبل از ظہور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) شراب نوشی، قمار بازی کا بازار گرم تھا۔ بدمستی میں دنیا وہ کچھ کرتی تھی کہ شرافت اپنا چہرہ پیٹ لیتی تھی

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت حمزہ انصاریوں کے ساتھ شراب پینے میں مشغول تھے۔ مغنیہ گا رہی تھی الا یا حمزۃ للشرب النواء اے حمزہ موٹی اونٹنیوں کیلئے یہ مصرعہ سن کر حضرت حمزہ اُٹھے اور اُونٹنیوں کے پیٹ چاک کر کے ان کے کلیجے نکال لیے۔ شراب کے عام رواج کا یہ عالم تھا کہ عربی زبان میں اس کے ۲۵۰ نام ہیں۔ عرب کا ہر گھر شرابی تھا۔ اور بچے اور بیویاں ساقی۔ سود خواری اور مے نوشی کی اس کثرت نے عُریانی و فحاشی کو عبادت میں بھی شامل کر دیا تھا۔ اور خانہ کعبہ کے طواف کے وقت ننگی مستورات یہ شعر پڑھتی تھیں:۔

الیوم یبدو بعضہ او کلہ فما بدأ منہ فلا احلہ

آج بدن کا سب یا کچھ حصّہ کھُلے گا جو کھُلا ہے اس سے لطف حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

جوئے بازی کی گرم بازاری نے لوگوں کو اپنی ماں، بیوی، بہن کو بھی فروخت کرنے، گروی رکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ مگر جب رسول معظم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس اخلاق و روح کو برباد کرنے والی چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

ہاں یہ شراب، یہ جُوا ناپاک ہیں۔ عمل شیطان ہیں

سود، قبل از ظہور

قبل از ظہور رسالت لُوٹ مار، غارت گری، رہزنی عام تھی۔ ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو لوٹتا اور غلط طریقہ سے حاصل کیے ہوئے مال کو شیر مادر سمجھتا تھا۔ سود کی کثرت تھی۔ سرمایہ دار سود کے ذریعہ غریبوں کا خون چوستے تھے۔

جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کاشت کار اور غریب طبقہ دولت مندوں کا گروی تھا۔ حتٰی کہ عورتیں تک گروی رکھ دی جاتی تھیں۔ مگر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے مال حاصل کرنے کے صحیح طریقے بتائے۔ آپ نے سب سے پہلے یہ اعلان فرمایا کہ باطل کے ذریعہ مال حاصل کرنا حرام ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے سود کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

زنا و فواحش

قبل از ظہور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات زنا، فسق و فجور عام تھا۔ فخریہ اشعار میں عورتوں کے ساتھ جو بے حیائیاں کی جاتی تھیں ان کو بیان کیا جاتا تھا۔ امراء القیس جو عرب کا بڑا شاعر اور شہزادہ تھا۔ اس نے اپنی پھوپھی زاد بہن عنیزہ کے ساتھ جو غلط کاریاں کی تھیں۔ قصیدہ لامیہ میں اس کو بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ باوجود اس کے یہ اشعار تہذیب و تمدن، اخلاق و شرافت کے خلاف تھے مگر عرب کا بچہ بچہ اس کو حفظ کیے ہوئے تھا۔ غرض کہ بدکاری کا دور دورہ تھا اور یہ ہی ان کا سرمایۂ حیات تھا۔ حتٰی کہ زنا اتنا عام ہو گیا تھا کہ کسی بہادر اور جری کو دیکھتے تو اپنی عورت اس کے پاس بھیج دیتے تاکہ جو بچہ اس عورت سے پیدا ہو اس میں وہی اوصاف آجائیں۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے اس عُریانی اور فسق و فجور کی محفلوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور فرمایا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا زنا کے قریب نہ جاؤ اور اچھے کام کرو۔

الغرض حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے تو جہان سے تاریکی مٹی۔ نور آیا، انسان، انسان بنا، خدا سے ملا۔ ظلم و عدوان کا دور ختم ہوا۔ اور علم و عرفان،

عدل وانصاف اور خدا پرستی کا دور شروع ہوا۔

نبوّتِ محمّدی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

حضور سرورِ عالم نورِ مجسّم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی اور ساری خدائی کے لیے رحمت ہیں۔ آپ کی نبوّت عالمگیر ہے۔ انسان، جنّ، فرشتے، حیوانات وجمادات بلکہ کل کائنات کے لیے آپ نبی ہیں۔ آپ تمام نبیوں کے سردار اور تمام انبیاء سے افضل وبرتر ہیں۔ اللہ کے محبوب ہیں اور سب کے مطلوب ہیں۔ تمام مخلوق حتیٰ کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی آپ کے نیازمند ہیں۔ تمام انبیاء کو جو کمالات ومعجزات جُدا جُدا ملے وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ مقدس میں جمع فرما دیے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے نائب اکبر خلیفۂ اعظم اور ذات وصفات کے مظہر اتم تھے اور محبوبِ مطلق ہیں۔ آپ کا درجہ ومرتبہ تمام انبیاء علیہم السلام کے درجہ سے بڑا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ آپ کو اس وقت نبوت مل چکی تھی جبکہ ابھی آدم علیہ السّلام پانی ومٹی کے درمیان تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مالکِ شریعت ہیں۔ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ ساری کائنات آپ کی محکوم ہے۔ آپ کا قول وفعل شریعت ہے۔ دنیا وآخرت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کا ایک حصّہ ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل محال ہے۔ تمام مخلوق اللہ کی رضا چاہتی

ہے اور اللہ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتے ہیں۔ آپ کو منصبِ شفاعتِ کبریٰ حاصل ہے۔ ہر قسم کی شفاعت آپ کے لیے ثابت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون یعنی روزِ ازل سے لے کر آخر تک دنیا میں جو کچھ ہوا، ہو گیا ہو گا، سب کا علم عطا فرمایا۔ ساری کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے جامع ہیں۔ کوئی کمال اور کوئی خوبی ایسی نہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ عطا فرمائی ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ کی نعمتوں کے تقسیم فرمانے والے ہیں۔ جس کو جو ملا جو کچھ ملا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ملا اور ملتا ہے۔ آپ کی بشریت مقدسہ فرشتوں کی نورانیت سے افضل واکمل ہے۔ ہزاروں جبریل بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ ومقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کی سب سے عظیم و جلیل اور نہایت ہی حسین و جمیل نعمت حضور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ گرامی ہے۔ اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا ط

ہم نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول کو بھیج دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمانِ نبوت کے نیّرِ اعظم، قبلۂ جان، کعبۂ ایمان اور مرشدِ کائنات ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور یاد سے ایمان میں قوت، رُوح میں لطافت اور قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے اور آپ کا ذکر آپ کی یاد، اللہ کا ذکر اور اللہ کی یاد ہے۔ حدیث قدسی میں ارشاد ہے

اِنَّمَا جَعَلْتُ ذِکْرَکَ ذِکْرِیْ

میں نے (اللہ نے) آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بلند فرمایا۔ اور آپ ہی کے ذکر کو عظمت و بزرگی بخشی ہے۔ اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ہم نے آپ کے لیے آپ کے ذکر کو رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے۔

ذکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعت کے متعلق ملکوتیوں کے سردار اور نوریوں کے شہنشاہ جنابِ جبرئیل امین، رُوح الامین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے مقدس رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذکر کو اس طرح بلند فرمایا:

اِذَا ذُکِرْتَ ذُکِرْتَ مَعِیَ

کہ جب میرا ذکر کیا جائیگا تو آپ کا بھی ذکر کیا جائیگا

صحابی رسول حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند فرمایا۔ کوئی خطیب کوئی کلمہ پڑھنے والا اور نماز ادا کرنے والا ایسا نہیں جو شہادتِ الوہیّت کے ساتھ شہادتِ رسالت نہ ادا کرے۔

فضائلِ نماز

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اوّل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِی الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَہَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتّے درختوں پر سے گر رہے تھے۔ آپؐ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی، اس کے پتّے اور بھی گرنے لگے آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسا کہ یہ پتّے درخت سے گر رہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَکَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس سے وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ مَیل باقی رہے گی۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ فَزِعَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبیِ مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تھا تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہوتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ بْنِ رِبْعِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلیٰ اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَہِدْتُ عِنْدِیْ عَھْدًا اَنَّہٗ مَنْ حَافَظَ عَلَیْہِنَّ لِوَقْتِہِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ فِیْ عَھْدِیْ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہِنَّ فَلَا عَھْدَ لَہٗ عِنْدِیْ۔

حضرت ابی قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمھاری اُمّت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا، اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَيَقُوْلُ يَا بَنِيْ اٰدَمَ قُوْمُوْا فَاطْفِئُوْا مَا اَوْقَدْتُّمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَتَطَهَّرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَيَنَامُوْنَ فَمُدْلِجٌ فِيْ خَيْرٍ وَ مُدْلِجٌ فِيْ شَرٍّ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم نورِ مجسم علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا: جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اُوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاؤ چنانچہ (دیندار لوگ) اُٹھتے ہیں، وضو کرتے ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک کی) مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشا کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشا کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری بدکاری چوری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز وظیفہ ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضؔ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ خِصَالٍ فَقَالَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتُمْ اَوْ حُرِّقْتُمْ اَوْ صُلِبْتُمْ وَلَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدِیْنَ فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ وَلَا تَرْکَبُوا الْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّھَا سَخَطُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّھَا رَأْسُ الْخَطَایَا کُلِّھَا۔

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں کی ہیں جن میں سے چار یہ ہیں اوّلؔ یہ کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ چاہے تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تم جلا دیے جاؤ یا تم سُولی چڑھا دیے جاؤ، دوؔم یہ جان لو کہ نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ سوؔم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چہاؔرم یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ۔

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت چھین لیا گیا ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی بھی حصّہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی دوسری حدیث میں ہے کہ دین بغیر نماز کے نہیں ہے۔ نماز دین کے لیے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لیے سَر ہوتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دو نمازوں کو کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍوؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب سیّد عالم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گی اور حساب پیش ہونے کے وقت حُجّت ہو گی۔ اور نجات کا سبب ہو گی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہو گا اور نہ ہی اس کے پاس کوئی حجت ہو گی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِىْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَآءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسی طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اُولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں، ان کو قیامت کے دن کے پورے پورے نور کی خوشخبری سُنا دے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ اِتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی۔[۱۳]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سُنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے، ارشاد ہُوا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاکُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِیَۃَ۔

حضرت ابی الدّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سیّد عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلّط ہو جاتا ہے، اس لیے جماعت کو ضروری سمجھو، بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

پانچ نمازوں کی فضیلت اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سے ملاقات وگفتگو کرنا۔ صاحب ثمینیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جاننا چاہیئے کہ پہلے ان پانچ نمازوں کو بمقتضائے آیہ شریفہ:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

تسبیح پڑھ اپنے رب کی صبح و شام

ہر ایک آدمی دو ہی نمازیں ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے بعد معراج کی رات میں اللہ جلّ شانہٗ، وجلّ جلالہٗ وجلّ مجدہٗ وعمّ نوالہٗ نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پانچ نمازوں کا حکم فرمایا۔ قولہٗ تعالیٰ:

اَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ

وحی کیا اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کیا

حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ

علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات دن میں پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئیں۔ اس کے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف آئے تو آپ نے پوچھا کہ اللہ رب العزت نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔ کہ ہر رات اور دن میں پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہِ اقدس میں واپس جائیں اور نمازوں میں کمی کا سوال کریں کیونکہ آپ کی اُمت پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کا بخوبی تجربہ کیا ہے۔ رسول معظم شافعِ یوم الحساب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات فرماتے ہیں کہ میں پھر دوبارہ بارگاہِ رب العالمین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے میرے پروردگار میری اُمت پر تخفیف کر۔ تو اللہ رب العالمین نے پانچ نمازیں معاف فرمادیں۔ آپ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف آئے اور کہا کہ اللہ رب العالمین نے پانچ نمازیں معاف کردی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ آپ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی اس لیے آپ پھر اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں جائیں اور کمی کا سوال کریں۔ حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں کئی بار اور اپنے پروردگار عالم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا ہوں۔ یہاں تک کہ اللہ جل شانہٗ وجل جلالہٗ وجل مجدہٗ وعم نوالہٗ نے فرمایا:

> اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات میں یہ
> پانچ نمازیں آپ کی اُمت کے لیے فرض کی ہیں
> اور ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے

برابر ہو گا۔ اور جو شخص صرف نیکی کا ارادہ
رکھتا ہو اور نیکی نہ کرے تو اس کے حق میں
ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس نیکی کو
کرے گا تو اس کو دس نیکیوں کا اجر ملے گا
بلکہ سات سو تک لکھا جائے گا اور جو شخص
برائی کا کرے اور اس کو نہ کرے تو اس کو
کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اور اگر اس برائی کو
کرے تو صرف ایک ہی برائی اس کے
نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔

حضور پُرنور شافعِ یوم النشور علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں۔ کہ میں بارگاہِ الٰہی سے واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا اور یہ خبر سنائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ پھر اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں جا کر اس سے بھی کمی کروا لائیں۔ مگر تاجدارِ مدینہ مالکِ کون و مکاں وما یکون علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے جواب میں فرمایا:

کہ اب مجھے اس کام کے لیے اپنے ربّ
کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

انس المطلق میں کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتاری ہے مَیں نے اُس میں پڑھا ہے کہ: اے

اَے موسیٰ علیہ السلام دو رکعت ہیں کہ جن کو
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور آپؐ
کی اُمت پڑھے گی اور یہ فجر کی نماز ہے جو شخص
اس کو پڑھے گا اس دن رات میں جو گناہ اس

سے سرزد ہوں گے وہ سب بخش دوں گا
بلکہ اس کے بخشنے کا میں خود ذمہ دار ہوں۔
اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت ہیں کہ ان کو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی
اُمت پڑھے گی اور یہ ظہر کی نماز ہے میں
ان کو پہلی رکعت کے بدلے میں بخش دونگا۔
اور دوسری رکعت کے بدلے میں ان کے
پلہ اعمال کو بھاری کروں گا۔ اور تیسری رکعت
کے بدلے میں اس پر تسبیح پڑھنے اور بخشش
مانگنے کے لیے فرشتے مقرر کروں گا۔ چوتھی
رکعت کے بدلے میں ان کے لیے آسمانوں
کے دروازے کھول دوں گا اور آئیں گی ان
کے پاس حوریں جن کے ساتھ ہم ان کا نکاح
پڑھیں گے۔
اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت ہیں کہ
اُن کو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء
اور آپ کی اُمت پڑھے گی اور یہ عصر کی
نماز ہے۔ عصر پڑھنے والے پر زمین و
آسمان کے فرشتے اس کی مغفرت کے لیے
التجا کرتے ہیں پس جس کے لیے فرشتے
بخشش کی دُعا مانگیں تو وہ کبھی بھی معذب
نہیں ہو گا۔
اے موسیٰ علیہ السلام تین رکعت ہیں کہ ان

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمّت
پڑھے گی۔ یہ مغرب کی نماز ہے۔ پس میں ان
کی قضائے حاجت کے لیے آسمانوں
کے دروازے کھول دوں گا۔
اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت ہیں کہ ان کو
رسول معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کی
اُمّت سُرخی غائب ہونے کے وقت پڑھے
گی۔ وہ عشا کی نماز ہے۔ یہ ان کے لیے دُنیا
اور دنیا کی سب چیزوں سے بہتر ہے اور
گناہوں سے ایسے پاک ہوں گے جیسے کہ
پیدا ہونے کے دن بے گناہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین
محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا:

"منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاؑ
اور فجر ہے۔ اگر ان کو یہ بات معلوم ہو کہ اس
میں کیا ثواب ہے تو البتہ ان نمازوں کے لیے
سر کے بل گھسیٹتے ہوئے چل کر آتے یعنی
خرید و فروخت ان کو خدا کی یاد سے غافل
نہیں کرتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اس آیہ شریفہ میں نماز فجر کے لیے حاضر ہونے
کی مراد ہے۔ یعنی خواب گاہوں سے ان کے

پہلو دور رہتے ہیں اس میں نماز عشاء کی طرف
اشارہ ہے۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور یوم النشور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والوں کو
خوشخبری سُنا دو کہ قیامت کے دن تمہارا
پورا نور رہو گا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلواۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

نمازی کے لیے تین کرامات ہیں:

۱۔ آسمان کی طرف سے اس کے سر پر برکت کا نثار ہونا۔
۲۔ فرشتوں کا پاؤں سے لے کر آسمان تک اس کی حفاظت کرنا۔
۳۔ فرشتہ باآواز بلند کہتا ہے کہ یہ نمازی اس بات کو جانے کہ میں کس سے ملتفت ہوں دائیں بائیں ہرگز نہ دیکھے۔

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی تعریف کرتے ہوئے اپنی قوم سے فرمایا کہ آپؐ کی اُمت ایسی پانچ نمازیں پڑھے گی کہ اگر نوح علیہ السلام کی اُمت پڑھتی تو کبھی بھی غرق نہ ہوتی۔ اور اگر عاد علیہ السلام کی قوم پڑھتی تو کبھی

اُن پر بادِ تند نہ بھیجی جاتی اور اگر ثمود کی قوم پڑھتی تو کبھی آوازِ مہیب سے ہلاک نہ ہوتی۔ اب جو شخص یہ پانچ نمازیں ادا کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دنیا کی مصیبتوں اور آخرت کے عذاب سے بچائے گا۔

تنبیہہ الرجال میں منقول ہے کہ جس شخص نے ان پانچوں نمازوں کی ان کے وقت پر محافظت و مداومت کی تو اللہ رب العالمین ان کو تیرہ خصائل عنایت فرمائے گا۔

۱۔ خدا اس کو دوست رکھے گا۔
۲۔ اس کا بدن تندرست رہے گا۔
۳۔ فرشتے اس کی نگہبانی کریں گے۔
۴۔ اس کے مکان میں برکت نازل ہو گی۔
۵۔ اس کے چہرہ پر صالحین کے آثار ظاہر ہوں گے۔
۶۔ اللہ رب العالمین اس سے عذاب قبر دُور کر دے گا۔
۷۔ اللہ رب العالمین کے فضل وکرم سے پل صراط سے آندھی کی طرح گزرے گا۔
۸۔ اللہ رب العالمین اس کو عذابِ دوزخ سے نجات دے گا۔
۹۔ میزان کی سختی سے مخلصی ہو گی۔
۱۰۔ حضور سیّد المرسلین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی شفاعت کریں گے۔
۱۱۔ اللہ جل شانہ، وجل جلالہ، وعم نوالہ اس کو خلعت تاج غنیوں فرمائے گا۔
۱۲۔ اللہ رب العالمین اس کو رہنے کے لیے مکان اُن لوگوں کے پڑوس میں دے گا جن کو قیامت میں کسی طرح کا غم اور فکر نہ ہو گا۔
۱۳۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں۔

۱۔ نمازی کا چہرہ زندگی اور موت کے بعد روشن ہوگا۔

۲۔ طلب علم اور صحبت علماء سے اس کا دل روشن ہوگا۔

۳۔ سب بیماریوں سے بدن کا راحت پانا۔

۴۔ خداوند عالم کی طرف سے رحمتوں کا اُترنا۔

۵۔ ان کے دخولِ اعمال کے لیے آسمان کا کھُلنا۔

۶۔ سخت اندھیرے میں قبر کا مونس ہونا۔

۷۔ میزان کا نیکیوں کی طرف جھکنا۔

۸۔ جنّت میں حور و قصور اور میوہ جات کا ملنا اور دوزخ کی سب آفات سے محفوظ رہنا۔

۹۔ قیامت کے دن خدائے قدوس کا راضی ہونا۔

۱۰۔ بہشت کی نعمتوں اور دیدار خداوندی نصیب ہونا۔

وہب ابن منیہ کہتے ہیں کہ بارگاہِ قدوس سے نماز کے بغیر اپنی حاجات کو نہ مانگ کیونکہ متقدمین کی تکلیفیں نماز کی بدولت ہی دور ہوتی تھیں اور ترکِ نماز ان کی نزولِ مصیبت کا باعث ہوتی۔ خدائے وحدہٗ لاشریک نے حضرت یونس علیہ السلام کے قصّہ میں یوں فرمایا ہے:

فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ

جس کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح کی ہے:

اگر میں نماز پڑھتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔

کتاب عیون المجالس میں لکھا ہے کہ حضور پُر نور شافعیؐ یوم النشور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

خداوندِ قدوس جل وعلائے نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ہر آسمان پر اتنے فرشتے ہیں کہ ان کی تعداد اس کے بغیر کوئی بھی نہیں جانتا اور وہ اپنی اپنی عبادت اور ذکر کرنے میں قیامت تک مشغول ہیں۔ پہلے آسمان کے فرشتے ابتدائے تخلیق دنیا سے قیامت تک قیام میں ہیں اور دوسرے کے رکوع میں اور تیسرے کے سجود میں اظہار قیامت تک اور چوتھے کے قعدہ اور پانچویں کے تسبیح میں اور چھٹے کے تحمید میں اور ساتویں کے تکبیر میں زلزلہ قیامت تک۔ اللہ رب العالمین نے ایسی دو رکعت نماز کا حکم فرمایا کہ جملہ اہل السمٰوٰت کی عبادت کا از روئے قیام اور رکوع اور سجود اور قعود اور تسبیح و تحمید اور تکبیر کا مجموعہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان دو رکعت کا ثواب جمیع السمٰوٰت کی عبادت کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلے توحید کے بعد نماز کا حساب ہوگا۔ جس نے فریضۂ نماز کو پورے طور پر ادا کیا ہوگا تو اس پر حساب کی تخفیف ہوگی

اگر کچھ کمی بھی ہو گی تو خدائے وحدہٗ لاشریک فرشتوں
کو فرمائے گا کہ اے فرشتو میرے بندے
کے کچھ نوافل یا سنّت ہیں تو ان سے ان کے
فرائض کو پورا کرو۔ کیونکہ اعمال کی جزا اسی حساب
پر ہے ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود   اوّلین پرسش نماز بود

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب انسان نماز میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بڑا ہے
کہتا ہے تو ایسا بے گناہ ہو جاتا ہے جیسے کہ
آج ہی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے۔ اور جب
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پاک ہے تو اے اللہ۔
اخیر تک پڑھتا ہے تو اس کے بدن پر جس قدر
بال ہیں اللہ ربُّ العالمین اس کے ہر بال کے
عوض ایک سال کی عبادت لکھتا ہے اور اس
کی قبر کو اس پر وسیع کرتا ہے اور جب آدمی
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے راندے ہوئے
شیطان سے۔ پڑھتا ہے تو اس پر سکرات کو
سہل کرتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ط شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش
کرنے والے مہربان کے۔ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ
چار ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے

اور اُس کے چار ہزار درجے بلند ہوتے ہیں۔
اور جب الحمد شریف پڑھتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اُس نے حج مع العمرہ ادا کیا اور جب رکوع کرتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوہ اُحد کے مساوی سونا تصدّق کیا۔ اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پاک ہے رب میرا جو بزرگ ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے تمام کتاب منزلہ آسمانی کو پڑھا اور جب کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سُنا اللہ نے اس کو جس نے سراہا اُس کو۔ کہتا ہے تو خدائے وحدہٗ لاشریک اس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جب سجدہ ادا کرتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے قرآن مجید کے تمام کی گنتی کے برابر غلام آزاد کیے اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی پاک ہے رب میرا جو بلند ہے کہتا ہے تو خدائے قدوس جلّ و علاء اس کے اعمال نامہ میں تمام شیطانوں، انسانوں اور جنّوں کی تعداد کے مساوی نیکیاں لکھتا ہے۔
اور جب تشہد پر بیٹھتا ہے تو اللہ رب العالمین جلّ و اعلاء اس کو غازیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب سلام کے بعد فارغ ہوتا ہے تو تمام دوزخوں کے دروازے اُس پر بند ہو جاتے ہیں اور بہشتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ بلا پرسش جس سے چاہے بہشت

حضور نبیٔ مکرم شافعیٔ محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تمہاری نماز کی تمثیل اُسی نہر کی طرح ہے جو کسی شخص کے دروازے کے سامنے بہت سے آب کے ساتھ جاری ہو۔ اور وہ شخص اُس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کسی قسم کی آلائش باقی رہ جاتی ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی بھی ایسی ہی حالت ہے کہ جسم کے تمام گناہوں کو دھودیتی ہے۔"

کتاب صلوٰۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ حضور پُرنور شافعیٔ یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ کیا آپؐ اپنی جان پر نرمی نہیں کرتے حالانکہ اللہ رب العالمین نے آپؐ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کردیے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں خدا کا بندہ شکر گزار نہ ہوں۔"

نماز تہجّد کا وقت آدھی رات سے لے کر صبح صادق سے پہلے پہلے ہے۔ اس وقت میٹھی نیند کو چھوڑنا انسان پر نہایت شاق ہوتا ہے۔

اور یہ نماز رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض ہے اور اُمّت پر سنّت ہے۔ یہ نماز بارہ ۱۲ رکعت سے زیادہ اور چار رکعت سے کم نہیں۔ دو دو رکعت پڑھیں یا چار چار دونوں طرح درست ہے۔ قرأت کوئی مقرر نہیں۔ جو چاہیں پڑھ لیں۔ اختیار حاصل ہے ؎

خوابِ غفلت سے ذرا بیدار ہونا چاہیئے
جاگنے کا وقت ہے ہوشیار ہونا چاہیئے

نبئ مکرم شافعئ یوم الحساب مالکِ کون و مکان و ما یکون علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ دو رکعتیں مومن فقیر سے بحالتِ فقر من غنی کی ستّر رکعتوں سے جو بحالت عنایت شاکر ہو بہت مقبول ہیں اور مومن غنی کی دو رکعتیں خدا کے نزدیک دنیا کی تمام چیزوں سے بہت زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنورؐ شافعئ یوم الحساب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اپنی وفات کی حالت میں فرماتے تھے کہ میں تمھیں نماز کی وصیّت کرتا ہوں۔ مَیں تمھیں نماز کی وصیت کرتا ہوں۔

حضور پُرنور شافعئ یوم النشور مالکِ کون و مکاں و ما یکون علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

اگر کسی میّت کے نماز جنازہ کے لیے ایک سو تک آدمی موجود ہوں اور وہ اس کے لیے مغفرت کی دُعا کریں تو ضرور بخشا جائے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ کیا تمھیں اس بات کا علم نہیں کہ انسان کبیرہ سے کبیرہ گناہ کرتا ہے اور اس کا گناہوں کی حالت میں خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ جماعت اس پر نماز جنازہ پڑھتی ہے اور دعا مانگتی ہے۔ تو دُعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ

معاف کر دیتا ہے اور اسے قیامت کو عذاب
سے نجات دے گا۔

تنبیہہ الغافلین محمد بن داؤد سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نماز خدائے تعالیٰ کی رضامندی ہے اور فرشتوں
کی دوستی اور پیغمبروں کا طریقہ اور معرفت کا نور
اور ایمان کی اصل اور دُعا کی قبولیت اور اعمال
کی منظوری اور روزی کی برکت ابدان کی راحت
اور دشمنوں کے لیے اصلاح اور شیطان کی مخالفت
اور درگاہِ ایزدی میں شفیع اور رفیق ہے۔ میان
ملک الموت اور چراغ ہے۔ قبر کی ہر دو پہلو
کے نیچے فرش ہو گی اور منکر نکیر کو جواب دے گی۔
اور انسان کی حیاتی و مماتی میں رفیق ہو گی اور قبر
میں قیامت تک اس کی زیارت کو آتی رہے
گی اور حشر کو سر پر سایہ کرے گی۔ اور سر کا تاج
ہو گی۔ نور ہو کر سامنے دوڑے گی اور دوزخ
کے مابین صاحب ہو گی اور میر۔ ان پر بھاری
ہو گی۔ پل صراط سے پار لے جائے گی اور
جنّت کی افتتاح کے لیے کلید ہو گی کیونکہ نماز
تسبیح اور تحمید اور تقدیس اور تعظیم اور قرأت
اور دُعا ہے پس سب عملوں سے بہتر وہ نماز
ہے جو اپنے وقت پر ادا کی جائے۔

برادرانِ اسلام عموماً اور بالخصوص عوام کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے اخلاق کو خلقِ محمدیؐ کا نمونہ بناؤ تاکہ خلقِ خدا تعالیٰ ہمارے اخلاق حمیدہ کی گرویدہ ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو اور ہم اس مبارک خدمت کے بجا لاتے ہی دنیا سے رخصت ہوں۔ وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین۔

دعاگو
خاکی شاہ عفی عنہ

آداب نماز

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کلامِ پاک قرآن مجید و فرقان الحمید میں نماز باجماعت ادا کرنے کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

واقیموا الصّلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا
مع الرّاکعین۔

اور قائم رکھو نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ دو موافق حکم
شرع کے اور جھکو جھکنے والوں کے ساتھ۔

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی تو ان کے لیے ان کا ثواب اللہ کے پاس ہے اور ان کے لیے کوئی ڈر اور خوف نہیں۔

اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

مَیں تمھارے ساتھ ہوں اگر قائم رکھو نماز اور
دیتے رہو زکوٰۃ اور ایمان لاؤ میرے رسولوں
پر اور ان کی مدد کرو گے اور قرض دو اللہ کو نیک
قرض تو مَیں دُور کروں گا تم سے تمھارے گناہ

اور داخل کروں گا تم کو جنّت میں جس کے نیچے
نہریں بہتی ہیں۔ پھر جو کوئی اس کے بعد منکر ہوا
وہ بیشک بھولا سیدھی راہ سے۔ پ۲ رکوع ۶

چند آیاتِ قرآنی کے بعد وہ احادیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن میں نماز باجماعت کی فضیلت اور تاکید ہے درج کی جاتی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تو اللہ رب العالمین اُسے ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور ثواب ہزار مجاہد کا جو کہ لڑا ہو راہِ خدا میں اور ثواب ہزار گھوڑوں کا جو غازیوں کو فی سبیل اللہ دیئے گئے ہوں اور جس شخص نے ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں ہر ایک رکعت کے عوض ستّر محل تیار کرتا ہے اور ہر ایک محل میں ستّر حوریں اور ہر ایک حُور کے لیے ستّر ہزار خدمت گار اور جس شخص نے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قیامت کے دن شراب خالص وخوشبودار پلائے گا۔ جس کا شیشہ مہر کیا ہوگا اور یہ مہر اس کی بجائے کستوری کے ہوگی خوشبوئی کے لیے اور شفاعت کرے گا ستّر دوزخیوں کی اور ہر رکعت کے عوض ستر حج کا ثواب

دیا جائے گا۔ اور جس شخص نے مغرب کی نماز جماعت
کے ساتھ ادا کی اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کے
لیے بندگی اور ان لوگوں کی کہ جن کو بہ سبب اعمالِ
صالح اپنے کے قیامت میں غم اور باک نہیں اور
حشر کے دن شہداء کے سرداروں کے ساتھ ہوگا۔
اور قیامت میں پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا اور جس شخص
نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اللہ
تبارک وتعالیٰ نے اس کی سب بلائیں دور کر دیں اور
صحت دیتا ہے اُسے امراض دیوانگی اور جذام اور برص
سے اور اس کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہوگا۔ اور
جس شخص نے ماہ رمضان کے وتروں کو باجماعت
ادا کیا اور رمضان کے سوائے دوسرے مہینوں
میں بلا جماعت تو خدائے وحدہٗ لاشریک اس
پر سکراتِ نزع اور منکر ونکیر کے سوالات کو
آسان کرے گا اور اُسے بہشت کی نہروں میں سے
چار نہریں عنایت کرے گا جن میں آبِ خالص
اور شراب طہورہ اور سفید دودھ اور عسل مصطفیٰ
ہوگی۔

نبئ مکرم شافعئ یوم الحساب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء
نے ارشاد فرمایا:

جس نے چالیس دن نماز باجماعت ادا کی درآنحالیکہ
اس کی ایک رکعت بھی ضائع نہ ہوتی ہو تو اللہ رب العالمین
اس کے لیے ستر نبیوں کا ثواب دے گا اور قیامت

کے دن صابروں میں اُٹھایا جاتے گا۔ اور جس شخص نے پانچوں نمازیں باجماعت پڑھیں تو اللہ رب العالمین اُسے ششتر حج کا ثواب عنایت فرماتے گا۔ اور اجر ہزار شہیدوں کا جو راہ خدا میں کافروں سے لڑ کر شہید ہوتے ہوں اور تحسین کیے گئے ہوں اور از روئے حسن فعل اپنے کے اور قبول کیے گئے ہوں اور از روئے عمل کے غیر بھاگے ہوئے۔

حضور پُر نور رسالتمآب مالکِ کون و مکان و مایکون علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شبِ معراج کو میں نے ایک قصر یاقوت احمر کا دیکھا جس کا دروازہ سُرخ سونے کا تھا۔ پھر اس محل میں چار ستون دکھائی دیئے جن کی لمبائی مشرق سے مغرب تک تھی۔ پھر اس محل میں چار نہریں دیکھیں۔ ۱۔ پانی کی نہر۔ ۲۔ دودھ کی نہر۔ ۳۔ شہد کی نہر۔ ۴۔ شراب کی نہر۔ پھر اس محل میں بہت سے درخت دیکھے جن کی جڑیں سونے کی شاخیں اور پتے چاندی کے تھے اور ہر ایک پتہ پر کلمہ طیبّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر میں نے اس میں تین چشمے دیکھے۔ ۱۔ کستوری کا چشمہ ۲۔ عنبر کا چشمہ ۳۔ کافور کا چشمہ پس عرض کی میں نے کہ اے میرے پروردگار

تو نے یہ قصر کس کے لیے بنایا ہے ۔ تو اللہ رب جلیل
نے فرمایا۔ یہ محل میں نے اس کے لیے بنایا ہے
جو فجر اور عشار کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

خلیل مصطفیٰ حبیب رب العالمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے نمازِ ظہر باجماعت پڑھی اللہ تعالیٰ اُسے ہر ایک حرف کے بدلے پانچ حوریں اور پانچ بلند محل عطا کرے گا اور یہ نماز اونٹوں اور گھوڑوں کی شکل میں حاضر ہو گی اور اس نمازی کو اپنی پیٹھ کر اُٹھا کر برق درخشاں کی طرح راہ صراط سے عبور کر کے جنّت میں داخل کرے گی اور جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ پاپیادہ مسجد میں جا کر نماز ظہر کو پا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو شت چہار دہم کے چاند کی طرح روشن کرے گا اور اہل قبور اس کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے مسرور و خوش ہوں گے اور اس کے لیے قیامت تک مغفرت کی دُعا مانگیں گے اور یوم النشور کے دن اس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکے گا اور قبر سے جب اُٹھے گا تو حضور پُر نور یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گا اور حساب میں آسانی ہو گی۔

خلیفۃ الرّسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی خاطر بہشت میں ستر درجے بلند کرے گا اور ستر گناہ معاف کرے گا اور نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں لکھے گا۔ اگر وہ شخص شام تک فوت ہو گیا حشر کو زمرۂ صلحاء میں اٹھایا جائے گا اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک محل دیا جائے گا اور ہر رکعت کے عوض ستر نبیوں کا ثواب ملے گا۔

خلیفۃ الرسول حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم شافعیٔ محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اللہ رب العالمین اُسے ہر رکعت کے بدلے ان کے ساتھ سو رکعت کا اجر عنایت کرے گا۔ اور جس نے بارگاہِ رب العزت میں قبولیت حاصل کی ہو اور قبر اس کی بمقدار ستر ہزار سال کے وسیع ہو گی اور صحبتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور ولیمہ کے دستر خوان پر جس وقت وہ گائے ذبح کی جائے گی جو زمین کو سینگوں پر اٹھائے ہوئے تحت الثریٰ میں رہتی ہے اور بخشے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے ساتھ ہزار حلہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کا۔

خلیفہ چہارم حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تو خدائے
عزّ وجلّ و علاء اُس شخص کا اجر اُسے عنایت کرے
گا جو ستّر شب ذکر خداوندی میں بیدار رہا ہو اور اس
کی قبر کی طرف عرش عظیم سے اللہ تعالیٰ ہزار قندیل
بھیجے گا جو قیامت تک اُن کی خواب گاہوں کو روشن
کرے گی اور اس کی قبر میں ایک دریچہ ظاہر ہوگی
وہ اس سے جنّت کی خوشبو سونگھتے ہوئے
قیامت تک خوش رہے گا اور اللہ رب العالمین
اس کا اپنے پیغمبروں کے ساتھ شمار کرے گا
اور وہ سات ہزار آدمی کی شفاعت کرے گا
جو مستوجبِ عذابِ جہنم ہوں گے اور جنّت میں
بلاحساب داخل ہوگا اور اللہ عزّ وجل اسے ستّر
ہزار قصر زمرد اخض عطا کرے گا۔ اور حشر
کے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام ہزار فرشتوں
کے ساتھ اُتر کر اللہ ربُ العالمین کی طرف
سے اُس کو سلام پہنچائیں گے اور جنّت کی
خوشخبری دے کر آسمان کی طرف پرواز کریں
گے۔

کتاب تنبیہہ ابو اللیث میں لکھا ہے کہ جس نے صلوٰۃ خمسہ کی جماعت کے ساتھ مداومت کی تو اللہ عزّ وجل اُسے پانچ خصلتیں عطا فرمائے گا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ تنگ معیشت کو ختم کر دے گا۔
۲۔ اللہ تعالیٰ عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال میں برکت دے گا۔

۴۔ نمازی پل صراط سے تیز پرواز جانور کی طرح گزر جائے گا۔
۵۔ نمازی جنت میں بلا حساب داخل ہو گا۔

جس نے صلوٰۃ خمسہ باجماعت کے پڑھنے میں غفلت اور سستی کی تو اللہ رب العالمین اُسے بارہ طرح کا عذاب دے گا۔

۱۔ تین طرح کا عذاب دنیا میں۔
۲۔ تین طرح کا عذاب موت کے وقت میں۔
۳۔ تین طرح کا عذاب قبر میں۔
۴۔ تین طرح کا عذاب قیامت کے دن میں۔

وہ تین کہ جن سے دنیا میں اُسے معذّب کیا جاتا ہے۔

۱۔ اُس کے کام سے برکت اُٹھا لیتا ہے۔
۲۔ اُس کے چہرہ سے آثار صالحین دور کر دیتا ہے۔
۳۔ وہ لوگوں کے دلوں میں مبغوض ہو گا۔

وہ تین جو موت کے وقت واقع ہوں گے۔

۱۔ اُس کی بھوک کی حالت میں روح قبض کی جائے گی۔
۲۔ پیاسا۔
۳۔ اُس کی جان کندن کا وقت بہت سخت ہو گا۔

وہ تین جو قبر میں واقع ہوں گے۔

۱۔ اس کے لیے منکر نکیر کے سوال بہت سخت ہوں گے۔
۲۔ ظلمت ہی ظلمت ہو گی۔
۳۔ تنگئ قبر میں کثرت ہو گی۔

وہ تین عذاب جو قیامت کو واقع ہوں گے۔

۱۔ حساب میں سختی برتی جائے گی۔
۲۔ اس کے لیے رب العالمین غضب ناک ہو گا۔

۴۔ اُس کو دوزخ میں عذاب ہو گا۔

صحابی رسول معظم حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

ایک دن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جس وقت تک وہ مسجد اور جماعت کو دوست نہ رکھے اور اس وقت تک فوت بھی نہیں ہوتا جب تک کہ جنّت کی نہروں سے شراب نہ پی لے۔ اور میوہ جات نہ کھالے۔ اور اپنے گھر والوں میں سے ایک سو آدمی کی شفاعت کرے گا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے فجر کی جماعت کو بمع تکبیر اولیٰ پا لیا تو یہ اس کے لیے ہزار غزوہ ہے جو ہم رکاب کسی پیغمبر کے کیا ہو۔ جب مومن فجر کی نماز کو باجماعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر رکعت کے عوض بارہ صدیقوں کا درجہ لکھتا ہے اور اگر ظہر کے وقت فوت ہوا تو شہید کی موت مرا۔ پس جس وقت نماز ظہر کو باجماعت ادا کیا تو اس کو ثواب صدیقوں کا اور اگر وہ عصر کے وقت مرا تو وہ شہید ہو کر مرا۔ اور جس کو ادا کیا عصر کو باجماعت تو خداوند عالم اس کی ہر رکعت کے عوض پرہیزگاروں اور بارہ حاجیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور جس نے مغرب نماز باجماعت ادا کی تو اللہ تعالیٰ

اُسے ہر رکعت کے عوض خاشعین اور بارہ مقرب
فرشتوں کا اجر عطا فرمائے گا۔ اگر عشا کی نماز
سے پہلے مرا تو شہید ہو کر مرا اور جب اس نے
نماز عشاء کو جماعت کے ساتھ ادا کیا تو اللہ اس
کے لیے ہر رکعت کے عوض سالکین اور بارہ
عالم متورعین کا اجر لکھتا ہے اور اگر اس رات
میں مرا تو شہید مرا اور جب اس نے عشا کی نماز
کے ساتھ وتر یا آخر شب میں سونے کے بعد تو
اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر رکعت کے عوض ایک
سو غلام آزاد کرنے، ایک سو حج اور ایک سو ان
راتوں کا کہ جن میں فی سبیل اللہ جاگا ہو ثواب
عنایت فرمائے گا اور اگر صبح تک مرا تو شہید
ہو کر مرا اور جب اس نے بارہ رکعت نماز
تہجّد کو نصف شب میں چھ سلام کے ساتھ ادا
کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے زمرہ صابرین میں سے
اُٹھائے گا اور اس کے حساب میں آسانی ہو گی۔

کتاب تنبیہہ الرجال میں لکھا ہے کہ جس شخص نے صلوٰۃ با لجماعت
کی مداومت کی تو اللہ اُسے پانچ خصائل عطا فرماتا ہے:

۱۔ تنگیٔ قبر کو دور کرتا ہے۔
۲۔ اس کو اس کی قبر میں جنّت کی ہوا بھیجتا ہے۔
۳۔ عذاب میں آسائش فرمائے گا۔
۴۔ پل صراط سے ربایندہ چشم کی طرح عبور کرے گا۔
۵۔ جنّت کی شراب سے سرشار فرمائے گا۔

کتاب تنبیہ الغافلین میں خلیفۂ دوم سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

اگر تمہارا نمازی بھائی کسی بیماری کی وجہ سے مسجد میں آئے تو تم ان کو تلاش کرو اور ان کے گھر عیادت کے لیے بھی جاؤ۔ اور اگر تندرست پاؤ تو ان کے باجماعت نماز ادا نہ کرنے پر عتاب کرو۔ یہ بات انسان کے لیے ہرگز واجب نہیں ہے وہ نماز بالجماعت میں سُستی کرے کیونکہ پہلے لوگ اس بات پر یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ تارک الصلوٰۃ (بے نمازی) کے جنازہ کو اس کے دروازہ پر ہی چھوڑ دیتے تاکہ خاص وعام کو یہ خبر ہو جائے یہ میّت تارک الصلوٰۃ (بے نمازی) اور تارک جماعت کی ہے۔

حضور نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"اے ابوہریرہ! ہر ایک جماعت کی انتظار میں بیٹھا رہا کر اس لیے کہ جو شخص نماز باجماعت کا منتظر رہا اُسے دین و دنیا کے کاموں میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔"

"اے ابوہریرہ! تو اگر یہ چاہے کہ تمام وباؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہے تو نماز بالجماعت کو نگاہ میں رکھ لے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہی دونوں طرح کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا :

"جس شخص نے کسی متقی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جماعت سنّت مؤکدہ ہے اور تارک منافق۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور جو گناہ فجر اور ظہر کے درمیان سرزد ہوئے ہوں معاف کر دیتا ہے۔ اور جس نے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو فی الحال بخشا جاتا ہے۔ اور اگر مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ گناہ جو اس نے عصر اور شام کے درمیان کیے ہوں اللہ رب العالمین معاف فرما دیتا ہے۔ اور اگر عشا کو جماعت کے ساتھ ادا کیا تو بخشا گیا مغرب تک۔ اور اگر فجر کو ادا کیا تو فی الحال بخشا جاتا ہے۔ اور یہ وہ نیک عمل ہیں جو بدیوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سات ہزار فرشتوں کے ہمراہ ظہر کی نماز کے بعد دو پریوں

کے ساتھ میرے پاس نازل ہوئے پوچھا کہ وہ کون سے ہدیے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ پہلا ہدیہ یہ ہے کہ صلوٰۃ خمسہ کو ان کے ٹھیک وقتوں میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ آپؐ نے پوچھا کہ مجھے اور میری اُمّت کو کیا ثواب حاصل ہوگا کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب دو آدمی جماعت کے لیے کھڑے ہوں اور تکبیر اولیٰ پالی ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ انھیں ہر رکعت کے عوض ایک سو نماز کا اجر عطا فرماتا ہے۔ جب چار آدمی ہوں تو تین سو نماز کا ثواب۔ جب پانچ آدمی ہوں تو چھ سو نماز کا ثواب۔ اور جب چھ آدمی ہوں تو دو ہزار نماز کا ثواب۔ جب چھ کس ہوں تو آٹھ لاکھ چار سو نماز کا ثواب۔ جب سات ہوں تو ستر لاکھ نماز کا ثواب۔ جب آٹھ ہوں تو انیس لاکھ نماز کا ثواب۔ جب نو ہوں تو تین کروڑ سات لاکھ۔ جب دس ہوں تو سات کروڑ چھ لاکھ آٹھ سو نماز کا ثواب اور اگر دس سے زیادہ آدمی جماعت کے ساتھ شامل ہوں تو اگر شمار اجر کے لیے زمین آسمان کے دریا سیاہی ہو جائیں اور سب درخت قلمیں اور فرشتے اور انسان لکھنے کے لیے مقرر ہوں۔ اور زمین و آسمان اور سب درختوں کے پتے کاغذ ہوں تو باوجود ان سب باتوں کے ایک رکعت کے اجر لکھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتے اور دوسرا ہدیہ وتر ہے اس کی فضیلت

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شرح مصابیح
میں آئے گی۔

نماز از سر صدق بر پائے دار
کہ حاصل کنی دولت پائے دار

برادران اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے آپ کو اخلاقِ محمدیؐ کا نمونہ بناؤ تاکہ خلق خداوند تعالیٰ ہمارے اخلاق حمیدہ کی گرویدہ ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو۔ وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

ناچیز دُعاگو
خاکی شاہ عفی عنہ

ترکِ نماز

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

تارک صلوٰۃ کے اظہار کفر اور اس میں غفلت کرنے کی مذمت اور تارک کی زجر کا بیان۔ تارک صلوٰۃ کو کفر کے ساتھ فتویٰ دینے میں علماء صحابہ اور من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے احادیث کثیرہ کے ساتھ قصداً تارک صلوٰۃ کے کفر اور شرک کے درجہ تک پہنچنے اور مذہب حقہ سے خارج ہونے کی تصریح کر دی ہے۔ کیونکہ خداوند عالم اور اس کا رسول اُس سے بری الذمہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں اور اس میں دین و ایمان بھی نہیں رہتے۔ اسی طرح کے لیے اور بھی بہت سے وعید شدید ہیں۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید و فرقان حمید ارشاد فرماتا ہے:

پس عبادت کے لیے اپنا منہ سیدھا کر اُوپر
دین ابراھیم کے ہو کر لازم پکڑ پیدائش خدا کی
جو پیدا کیا لوگوں کو اُوپر اس کے نہ بدلا چاہیئے
پیدائش خدا کی یہ ہے دین درست ولیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے رجوع کرنے والے ہیں طرف

اس کی اور ڈرو اس سے اور قائم رکھو نماز کو اور مت
ہو شریک لانے والوں سے ان لوگوں سے کہ
ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے انھوں نے دین اپنا اور
ہو گئے فرقہ فرقہ ہر گروہ کہ پاس ان کے خوش ہیں
اور نہیں منع کیا اُن کو اس بات سے کہ قبول کیے
جائیں اُن سے خرچ مگر یہ کہ کفر کیا انھوں نے
ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اس کے اور نہیں
آتے نماز کو مگر اور وہ کاہلی کرتے ہیں اور نہیں
خرچ کرتے مگر خوش رکھتے ہیں۔

قرآن مجید اور صحابہ اور تبع تابعین کی ایک جماعت کثیرہ کی ظاہری روایت سے ثابت ہے کہ جس نے نماز کو قصداً ترک کیا یہاں تک کہ اس کا تمام وقت بھی جاتا رہا تو وہ کافر ہے۔ بہایا جائے خون اس کا اور ان میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت ابو درداءؓ اور صحابہؓ کے سوا تابعین اور تبع تابعین میں سے احمد بن حنبل، اسحاق بن راہو، عبداللہ ابن مبارک، ابوبکر بن شیبہ وغیرہ ہیں۔ یہ سب اصحاب تارک صلوٰۃ کی تکفیر اور اس کے قتل کی اباحت کے قائل ہیں۔ اسی طرح روایت کی ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس سے لوٹ کر آئے اور ذکر کیا ایک روایت کے بعد جیسے کہ ہم نے تارک صلوٰۃ کے کفر کا ذکر کیا ہے کہ جس شخص نے صلوٰۃ مفروضہ کو ایک بار قصداً ترک کیا اور اس نماز کا وقت بھی گذر جائے تو وہ کافر و مرتد ہے اور تو نہیں جانتا کہ ان اصحابوں کی مخالفت کرنے میں کیا گناہ ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں منقول ہے کہ جس شخص نے

قصداً نماز کو ترک کیا اور اس کے اعادہ کرنے کی نیت بھی نہ ہو اور اس کے ترک کرنے میں خدا کے عذاب سے بھی نہیں ڈرا تو وہ کافر ہے۔

حضور شافعیٔ یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ جس نے نماز کو قصداً ترک کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے تین بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے:

۱۔ اس کے چہرہ کے نور کو لے جاتا ہے۔
۲۔ مرنے کی حالت میں اس کی زبان گفتگو سے رہ جاتی ہے۔
۳۔ دنیا سے بلا کلمہ شہادت پس مرتا بلا ایمان۔

نبی اکرم رسول معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

جس نے اپنی نماز کو بلا عذر ترک کیا تو وہ اسّی حقبہ دوزخ میں رہے گا۔ جس کا ایک حقبہ اسّی سال کا ہو گا۔ اور ہر ایک سال اسی ماہ کا ہو گا۔ اور ہر ایک ماہ اسّی روز کا ہو گا اور ہر روز اسّی ساعت کا اور ہر ساعت ہمارے اسّی سال کے برابر ہو گی۔ جیسا کہ پارہ عم سورہ النبا میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

تحقیق کہ دوزخ ہو گی گزرگاہ سرکشوں کے لیے
یعنی کافروں کے لیے جو حد سے گزرنے والے
ہیں جگہ قرار کی رہیں گی اس میں کئی حقبے۔

حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے حقبے کے معنی دریافت کیے گئے تو آپ نے فرمایا:

حقبہ ستر ہزار برس کا ہوتا ہے اور برس بارہ
مہینے کا اور مہینہ تیس دن کا اور ایک ایک دن
دنیا کے برس کے برابر ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروی ہے کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے فجر کی نماز کو ترک کیا اس کی روزی میں کبھی برکت نہ ہو گی اور جس نے ظہر کی نماز کو ترک کیا اس کے اعضاء میں طاقت نہ رہے گی اور جس نے مغرب کی نماز میں کبھی لذّت نہ ہو گی اور جس نے عشا کی نماز کو ترک کیا تو وہ دین و ایمان میں کبھی ایمان دار نہ ہو گا۔"

نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے نماز کے ایک وقت کو ترک کیا تو گویا اس نے چھری کے بغیر اپنی جان کو ذبح کیا اور جس نے دو وقتوں کو ترک کیا وہ خدا کی رحمت سے بعید ہوا۔ اور جس نے تین وقتوں کو چھوڑا گویا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو ان کی قبر مبارک میں ایذا دی۔ اور جس نے چار وقتوں کو چھوڑا تو گویا اس نے خدا کی تمام کتابوں سے انکار کیا جس نے پانچوں وقت ترک کر دیئے تو خداوند عالم اُسے غضب کے ساتھ بلائے گا۔ کہ اے عاصی نہ مجھ پر اب کوئی تیرا حق ہے اور نہ تیرا حق مجھ پر۔ پس زمین و آسمان سے نکل جا اور کسی دوسرے خدا کو طلب کر۔ تو وہ بغیر توبہ کے مرے گا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہر دن فرشتے شہروں کے بازاروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ سب تعریف خدا کے لیے ہے

کہ جس نے ہم کو بصورتِ ملک پیدا کیا نہ بصورت
بیل۔

کہتا ہے کہ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں کہ جس نے مجھ کو بیل کی شکل میں نہ پیدا کیا اور نہ ہی شتر کی شکل میں۔ شتر کہتا ہے کہ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں کہ جس نے مجھ کو شتر کی شکل میں پیدا کیا اور نہ شیر کی شکل میں۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو بشکل شیر پیدا کیا نہ کہ خر کی شکل میں۔ اور خر (گدھا) کہتا ہے کہ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے مجھ خر کی شکل میں پیدا کیا نہ کہ بشکل سگ پیدا کیا۔ اور سگ کہتا ہے کہ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں کہ جس مجھ کو سگ کی شکل میں پیدا کیا نہ کہ خنزیر کی شکل میں۔ خنزیر کہتا ہے کہ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں کہ جس نے مجھ کو خنزیر کی شکل میں پیدا کیا نہ کہ بشکل تارک الصلوٰۃ (بے نمازی)

نبیٔ پاک صاحبِ لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تارک الصلوٰۃ (بے نمازی) کبھی میری امت میں شمار نہ ہوگا اور بہشت سے محروم رہے گا اور اس کا مال حرام ہے اور اس کی اولاد و فاسق اور اس کا طعام اور اس کی پوشش اور اس کی خوراک اور اس کی ہم نشینی اور اس کی طرف دیکھنا اور اس پر سلام کرنا سب حرام ہیں۔"

رسول معظم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ہر چیز کے لیے ستون ہے اور دین کا ستون فقہ ہے اور ہر چیز کے لیے آفت ہے اور

دین کا ستون فقہ ہے اور ہر چیز کے لیے
آفت ہے اور دین کی آفت ترک صلوٰۃ۔

کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ابلیس دیکھا جاتا تھا۔ پس اُس سے ایک صالح آدمی نے کہا کہ حیف ہے کہ مجھ سے آج تک ایسا سوال کبھی کسی نے نہیں کیا مگر تو کیوں پوچھتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس بات کو یعنی شیطان کی طرح ہو جانے کو بہت دوست رکھتا ہوں۔ شیطان نے کہا کہ اگر تو میری طرح ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو تُو نماز کو چھوڑ دے اور جھوٹی اور سچّی قسم کھانے سے خائف نہ ہو۔ پس اُس آدمی نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں عہد کر لیا ہے کہ نماز کبھی بھی نہ چھوڑوں گا۔ اور قسم خواہ سچّی ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہ کروں گا۔ پس شیطان نے کہا کہ مجھ سے کبھی کسی نے یہ بات حیلہ کے ساتھ دریافت نہیں کی۔ محمد ابن سیرین نے کہا کہ اگر مجھے جنّت اور دو رکعت نماز پر اختیار دیا جائے تو مَیں جنّت کو چھوڑ کر دو رکعتوں کو قبول کروں گا کیونکہ دوگانہ ادا کرنے میں تو خداوند عالم کی رضا مندی ہے اور جنّت کی طلب میں اپنی رضا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ نماز میں کبھی بھی سُستی نہ کرے۔

مجالس الابرار میں لکھا ہے کہ نبی مکرم شافعِ یوم الحساب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"جس نے نماز کو چھوڑا یہاں تک کہ اس کا
وقت جاتا رہا پھر حکم دیا جاتا ہے کہ اُسے دوزخ
میں کئی حقبوں سے عذاب دیا جائے اور ایک
حقبہ اسّی سال کا ہوگا اور ہر سال تین سو ساٹھ ۳۶۰ یوم
کا اور اس کا ہر ایک دن ہزار سال کے برابر
ہوگا۔"

شرع المسیح میں نماز کی تاخیر میں چھ عذر بیان کیے ہیں :

۱. فراموشی

۲. نیند

۳. بیہوشی

۴. دیوانگی

۵. حیض

۶. نفاس

ان مذکورہ بالا عذرات کے سوا نماز کا چھوڑنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ صاحبِ ذخیرہ نے اس کا یوں ذکر کیا ہے کہ حاملہ عورت کے بچہ کا سر اگر باہر نکلا ہو اور ایسی حالت میں اُسے نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بشرط ضرورت وضو کرے ورنہ تیمم پر اکتفا کرکے جنین کے سر کو دیگ میں یا زمین کھود کر رکھ دے اور بیٹھ کر رکوع اور سجود کرکے نماز پڑھے اور اگر رکوع و سجود کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اشارے سے ہی ادا کرے یعنی وہ عورت بحسبِ طاقت خود نماز پڑھے اور اس کو ترک نہ کرے کیونکہ نماز اس سے کبھی ساقط نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اس پر دردِ زہ کی تنگی نہ ہو اور یہ تنگی بچہ کے اکثر باہر آنے اور خون کے ظاہر ہونے میں متصور ہے۔ اور اسی طرح جو شخص تختے پر دریا میں بہہ رہا ہو اور نماز کے وقت کے گزر جانے کا اندیشہ رکھتا ہو تو وہ اپنے ہاتھ پاؤں بہ نیت وضو پانی میں ڈالے اور اشارہ کے ساتھ نماز پڑھے مگر نماز کو نہ چھوڑے۔ اور اسی طرح جس شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں اور اس کے پاس وضو کرانے والا بھی موجود نہ ہو تو تیمم کی نیت سے اپنے دونوں بازو خام دیوار پر مل کر منہ پر ملے اور نماز پڑھے۔ اور نماز کو نہ پڑھنے اور اس کو وقت سے تاخیر کرنے کی اجازت نہیں۔ پس اے غافل ان مسائل پر جو فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے

بیان فرمائے ہیں۔ غور و تدبر کرو کیا کہیں بھی تو نماز کے تاخیر کرنے کا عذر بجز گناہ کبیرہ کے پاسکتا ہے چہ جائیکہ اس کے ترک کرنے میں عذر پایا جاتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"تارک الجماعت کو توریت، انجیل، زبور، اور قرآن مجید میں ملعون کہا گیا ہے اور تارکِ جماعت جب زمین پر چلتا ہے تو زمین اس پر لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ عرش اور فرش کے ساکنین بھی اس پر لعنت کرتے ہیں۔

اے برادر جہد کن تا تو نباشی بے نماز
روز شب پرہیز کن از صحبت آں بے نماز

تکبیرِ اُولیٰ

تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت اور اس کے رکنوں کو پورا کرنے کے ثواب کا بیان قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی بڑائی کر۔

اس آیت سے یعنی فَكَبِّرْ سے متقدمین و متاخرین تکبیرِ اُولیٰ مراد لیتے ہیں۔

نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے افضل ہے۔ تکبیرِ اُولیٰ کا حاصل کرنا بیت اللہ شریف میں ہزار اونٹ صدقہ کرنے سے افضل ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

میرے پاس ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام

ہزار فرشتہ کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد نازل
ہو کر کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن
تکبیر اُولیٰ کو امام کے ساتھ حاصل کرتا ہے تو
اس کا ثواب اس کے لیے ستر حج مع العمرہ کے
ثواب سے بہتر ہے اور جب رکوع کو امام کے
ساتھ اوا کرتا ہے تو اس کا ثواب لاکھ دینار فقیروں
اور مسکینوں پر صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور جب
مومن امام کے ساتھ سجدہ کرتا ہے تو اس کے
لیے اس کا ثواب ایک سو غلام آزاد کرنے سے
زیادہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے قبر کا
عذاب بھی ختم کر دیتا ہے۔ اور جو طریقہ اہلسنت
والجماعت پر مرا اور اس کی قبر جنت کے باغ
کی مرغزار ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس کو کشادہ کرے
گا اور اس پر رحمت کے سب دروازے کھول
دے گا۔ اور اس کی قبر میں جنّت کی طرف سے
دو دروازے اور ایک ہزار فرشتہ ہر روز
استغفار اور درود شریف پڑھتے ہوئے اس
کی قبر کی زیارت کریں گے اور سب کے پاس
ایک ایک ہدیہ ہو گا؛

خلیل مصطفیٰ حبیبِ رب العالمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا:
"جس نے قرآن کریم ایک بار پڑھا تو اللہ تبارک
و تعالیٰ اُسے ہر حرف کے عوض جنت میں ایک

قصر عطا کرے گا۔ اگر مجھے اس بات کی توفیق ہو
کہ قرآن مجید ہزار دفعہ ختم کراؤں اور وہ ارادت
میری کسی وجہ سے فوت ہو جائے تو اس کا فوت
ہو جانا مجھے اتنا پریشان نہیں کرتا کہ جس قدر تکبیر
اُولیٰ مع الامام کا فوت ہونا تنگ کرتا ہے۔"

خلیفۃ الرسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
"جس نے کسی برہنہ آدمی کو بوجہ اللہ جامہ پہنایا خواہ
وہ کپڑا پرانا ہی کیوں نہ ہو اور وہ شخص کچھ علم بھی
جانتا ہو اور اس کی نماز بھی کبھی قضا نہ ہوئی ہو تو اللہ
ربُّ العالمین اُسے بارہ ہزار ریشمی حلّے جو ستّر رنگ
کے ہوں گے عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اُن
حُلّوں میں سے اس کا بدن جگہ تک نظر آئے گا اور
اگر اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم نئے
اور پرانے سب کپڑے جو دنیا میں موجود ہیں یتیموں
اور مسکینوں پر صرف کر دیں۔ پس اگر ہم نے اس
مال کی عدم موجودگی میں یہ ثواب جاتا رہے تو اس
ثواب کا جانا ہمیں اتنا مغموم نہیں کرتا کہ جس قدر
تکبیر اولیٰ مع الامام کا فوت ہو جانا مغموم کرتا ہے۔"

خلیفۃ الرسول حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
"جس نے ایک درم طالب العلم کو دیا تو اللہ تبارک
وتعالیٰ اُسے اس کے عوض دنیا میں سات لاکھ
دینار عطا فرمائے گا۔ اگر وہ دینار دنیا کا سارا
مال فقراء اور مساکین پر صدقہ کر دیں اور اگر مال نہ

ہونے کی وجہ سے یہ درجہ جاتا رہے تو اس کا جاتا
رہنا ہمیں اس قدر مغموم نہیں کرتا کہ جس قدر تکبیر
اُولیٰ مع الامام کا فوت ہو جانا ہے۔"

حضرت مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم رسولِ معظم شافعِ یوم الحساب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"جس نے دار الحرب میں جنگ کر کے کفار کو
لوجہ اللہ قتل کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے
جنت میں اس قدر محل بنائے گا کہ جس قدر اس
کے جسم پر بال ہیں۔ تو ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ اتنی
قدرت و طاقت عطا فرمائے تاکہ ہم سب کافروں
کو قتل کریں تو اس کا ثواب جاتا رہتا ہمیں اس قدر
محزون نہیں کرتا کہ جس قدر تکبیرِ اُولیٰ مع الامام کا فوت
ہو جانا ہے۔"

فتاویٰ مسعودی میں لکھا ہے:

"ایک دن حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ فجر کے
وقت سوئے ہوئے تھے کہ یکایک شیطان نے
آکر اُن کو جگا دیا اور کہا کہ یا حسن رضؓ اُٹھیئے تاکہ آپ
تکبیر اُولیٰ کے فوت ہو جانے سے مغموم نہ ہوں۔
حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے
شیطان میرے جگانے سے تیرا کیا ارادہ ہے
کہ تکبیر اُولیٰ کا فوت ہونا تیری عین خوشی کا باعث
ہے۔ شیطان نے کہا یا حسن رضؓ سنئے کہ ایک دفعہ
میں نے آپ سے تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب عطا کیا گیا

پس میرے خائف ہونے کی یہی وجہ ہے کہ اگر
دوبارہ آپ سے تکبیر فوت ہو جائے اور آپ
اسی طرح مغموم ہوں تو اسی قدر آپ کو ثواب دیا
جائے گا۔ اب میں نے اس لیے آپ کو بیدار کیا
ہے تاکہ آپ کو اس قدر ثواب نہ ملے۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تین ایسے وقت ہیں کہ جن میں زمین و آسمان روتے
ہیں اور عرش و کرسی اور لوح و قلم ہلتے ہیں۔"

۱۔ جب یتیم روتا ہے۔
۲۔ جب زانی غسل کرتا ہے۔
۳۔ جب مومن تکبیرِ اُولیٰ کو فوت کرتا ہے پس آسمان ملتجی ہوتے ہیں کہ اے
رب اگر ہمیں حکم ہو تو اس پر ٹوٹ پڑیں اور زمین عرض کرتی ہے کہ
اے رب اگر ہمیں حکم ہو تو فوراً پھٹ کر اُسے غرق کر دیں اور تحت الثرائے
کے دوزخ تک پہنچا دیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

"صبر کرو اے میری مخلوق کیونکہ وہ میرے بندے
ہیں شاید بخشش مانگیں اور میں اپنے فضل کے
ساتھ ان کی توبہ قبول کروں۔"

کتاب سمٰوات کبریٰ میں لکھا ہے:

"جب مومن تکبیرِ اُولیٰ کے وقت امام کے ساتھ
شامل ہو کر نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کی تکبیر
عرش کے نیچے جا کر تضرع سے کھڑی ہو جاتی
ہے اور فرشتے دیکھ کر کہتے ہیں کہ تو کون ہے

تیرا منہ لیلۃ البدر کی طرح روشن ہے اور آئی تو
اس مکان رفیع میں۔ پس تکبیر کہتی ہے کہ میں تکبیرِ
اُولیٰ فلاں مومن کے بیٹے کی ہوں کہ جب امام کے
ساتھ شامل ہو کر مجھ سے فلاں ثواب حاصل کیا۔
اے فرشتو سنو کہ جب مجھے میرے رب نے
درجۂ قرب عنایت فرمایا۔ یہاں تک کہ ہو گئی ہوں
میں مستجاب الدعوات اور میں دُعا کرتی ہوں اس
کی مغفرت کے لیے اپنے رب العالمین سے پس
کہو تم امین۔ پس فرشتے اس کو شاباش کہتے
ہیں اور سب متفق ہو کر اللہ رب العزت سے
مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ
اپنی مخلوق کو فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے ابھی
تکبیر کو پورا نہیں کیا تھا کہ اس کو میں نے پہلے ہی
بخش دیا۔

ایک دفعہ حضور پُرنور شافعِ یومِ النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے اور میرے لیے تکبیر اُولیٰ میں کیا ثواب ہے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن وقتِ نماز سے ایک ساعت پہلے مسجد میں جائے اور امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو کر تکبیرِ اُولیٰ کو حاصل کرے۔ اگر جماعت میں دو آدمی شامل ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ایک آدمی کے لیئے ہر ایک رکعت کے عوض ستّر نمازوں کا ثواب لکھتا ہے ان کو دو سو نمازوں کا ثواب اور جب چار ہوں تو عطا کرتا ہے ان کو پانچ سو نماز کا ثواب علیٰ ھذا القیاس فرشتے ان کے ثواب کو دس آدمیوں تک درج کرتے ہیں اور جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو اپنی کتاب میں

ثواب لکھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتے۔

برادرانِ اسلام خلقِ محمدیؐ کا نمونہ بتاؤ تاکہ خلقِ خدا تعالیٰ ہمارے اخلاقِ حمیدہ کی گرویدہ ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو۔ و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

دعا گو

ناچیز خاکی شاہ عفیٰ عنہ،

آدابِ رکوع و سجود

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ رکوع اور سجود میں قومہ اور جلسہ کو پورا کرنے کی فضیلت اور نماز میں تکبّر کرنے کی مذمت اور فروتنی کے اَجر کا بیان فرمایا۔

اللہ رب العزت نے فرمایا:

"اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو شاید تم چھٹکارا پاؤ۔ کامیاب ہو گئے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں خشوع یعنی عاجزی کرتے ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

وہ نماز کبھی جائز نہیں ہوتی کہ جس میں انسان اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں قائم نہ کرے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس وقت انسان نماز کو بطریق احسن ادا کرے اور اس کے رکوع اور سجود اور ارکان کو بھی پورا کرے تو نماز کہتی ہے کہ خدا تیری

حفاظت کرے جیسے کہ تو نے میری حفاظت کی۔
یہ کہہ کر آسمان کی جانب صعود کرتی ہے اور جب انسان بطریق احسن ادا نہ کرے اور اس کے رکوع وسجود اور ارکان کی تمام نہ کی تو نماز کہتی ہے کہ ضائع کرے تجھے اللہ جیسے کہ تو نے مجھے ضائع کیا پھر اس سے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر مارتے ہیں۔ کامل اخلاق تین چیزوں میں ہے؛

اوّل طلب کر تو نماز اللہ کی رضا نہ رضائے خلق۔
دوم توفیق منجانب اللہ دیکھے۔
سوم سب ارکان سمیت اس کی حفاظت کرے تا کہ قیامت کو تیرے ساتھ ہو۔

اللہ رب العالمین جلّ وعلا فرماتا ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

جو شخص نیکی لایا اور یہ نہ کہو کہ جس نے نیک عمل کیا اور اعمال بالحسنہ کبھی کم نہیں ہوتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"انسان اگر ساٹھ سال نماز پڑھے اور شاید کہ وہ رکوع کو پورا کرتا ہے اور سجود اور رکوع کو نہیں تو اس کی نماز کبھی قبول نہیں ہوتی اور جو شخص نماز کی قبولیت اور غیر قبولیت کو دریافت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو دیکھے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

نماز گناہوں اور فحش باتوں اور بے حیایوں سے باز رکھتی ہے۔

اگر نماز کے ادا کرنے کے بعد بھی اس کی اللہ رب العالمین کے ساتھ عمدہ حالت نہ ہوئی تو یہ نماز بطور وبال اس پر واقع ہو گی اور دور کر دے گی اللہ تعالیٰ سے۔

حضرت ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

"جس کو نماز نے عیوب اور منکرات سے باز نہ رکھا تو یہ نماز ان پر عذاب ہو گی اور جس نے نماز خمسہ کے ارکان و احکام اور سنن ادعیہ کی نگاہ داشت کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بری باتوں اور سرکشی سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"قبیلہ انصار میں سے ایک جوان پانچوں نمازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ایک سال میں ایک دن کی بھی نماز نہ ہوئی یہاں تک کہ تو بہ بھی قبول نہ ہوئی۔"

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"میں تمہیں ایک بدترین چور سے آگاہ کروں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون شخص۔ فرمایا۔ جو شخص چوری کرتا ہے اپنی نماز میں۔ عرض کی کہ چوری کس طرح کرتا

ہے ارشاد فرمایا۔ جو نماز میں رکوع اور سجود کو
صحیح طور پر ادا نہیں کرتا۔"

پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
" نماز ایک پیمانہ ہے۔ جس نے صحیح طریقہ پر نماز
کو ادا کیا اس کو اس کا بہترین اجر دیا جائے گا۔
اور جس نے صحیح طریقہ سے نہ ادا کیا سمجھ لو کہ وہ
چور ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ
خرابی ہے کم تولنے والے کے لیے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں پر پانچ
نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جس نے ذلیل جان
کر اس میں کمی کی تو اللہ پر اس کا ذمہ نہیں اگر چاہے
تو اس پر رحم کرے یا عذاب دے۔"

شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر دوگانہ نماز پڑھی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے ابھی نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص پھر لوٹا اور پہلے کی طرح پھر نماز کر پڑھ کر حاضر خدمتِ اقدس ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے اس کو پھر فرمایا کہ لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس اعرابی نے حاضر خدمت مصطفویہ علی راقدہا الصلوٰۃ والسلام میں عرض کی یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو اُس رب العالمین کی قسم کہ جس نے آپ کو دینِ حق پر مبعوث

فرمایا وہ طریقہ جو سب سے بہتر ہو مجھے سکھا دیجئے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات نے فرمایا۔ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو جو تجھے قرآن مجید سے یاد ہو پڑھ لے پھر رکوع کر تا کہ تجھے سکون ملے۔ پھر رکوع سے سر اُٹھا کر سیدھا کھڑا ہو اور پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تجھے سجدہ میں اطمینان حاصل ہو۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دلجمعی سے بیٹھ اور پھر نماز کو ہمیشہ کے لیے اسی طرح ہی پڑھا کر تا کہ اطمینان حاصل ہو۔ اس اعرابی کا نام حلاد بن رافع تھا۔

نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات نے فرمایا کہ بعض تم سے ایسے ہیں کہ جو نماز بھی پڑھتے ہیں تو ان کی نماز سے تیسرا، چوتھا اور پانچواں حصّہ بھی اَجر نہیں لکھا جاتا۔

نبیٔ مکرم رسول معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء نے فرمایا:

"جس نے دو رکعتیں ارادت قلبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ
کے لیے پڑھیں وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو گیا
کہ جیسے ماں کے شکم سے آج ہی پیدا ہُوا ہے۔
چنانچہ نماز کی شان بندہ کی توجہ پہ موقوف ہے۔

جب تک وہ نماز میں توجہ نہ کرے اور اس سے دنیاوی باتوں کی وجہ سے رُکا رہے اور وہ باتیں اس کے نفس کو توجہ سے باز رکھیں اور اس کے رکوع اور سجود مع ارکان کی تکمیل بھی نہ ہوتی ہو تو اس کی مثال اس قاصد کی سی ہے جو اپنی خطا اور لغزشوں کی وجہ سے معتذر ہو کر بادشاہ کے دروازہ پر آئے اور آستان پر پہنچ کر سامنے کھڑا ہو اور بادشاہ اُس کی عرض پہ متوجہ ہو اور قاصد اس حالت میں دائیں بائیں دیکھنے لگے تو بادشاہ اس کی حاجت کبھی بر نہ لائے گا۔ کیونکہ بادشاہ کا متوجہ ہونا اُس کے مراتب انکسار پہ موقوف ہے۔ یہی نماز کی مثال ہے کہ جب انسان نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور دنیاوی خیالات کی وجہ سے رکوع اور سجود کو پوری طرح ادا نہ کرے تو نماز قبول نہیں ہوتی اور جب

وہ نماز آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے تو آسمان کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور اس کے داخل ہونے کے بغیر اس نماز کو کپڑے میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے اور قیامت کے دن بوقت حساب بھی اس کے منہ پر ماری جائے گی۔

خضوع وخشوع

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چٹائی پہ نماز پڑھا کرتی تھیں اور ایک رات اپنے حجرہ میں نماز پڑھ رہی تھیں نہایت شوق سے استغراق اور خضوع وخضوع کی حالت میں اُن کی آنکھ میں سوئی لگ گئی اور آپ کو مطلع خبر نہ ہوئی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یعقوب قاری نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چور آکر اُن کی چادر کو جو اُن کے کندھوں پر تھی اُتار کرلے گیا۔ چور کے ہمراہیوں نے کہا کہ یہ چادر صالح آدمی کی ہے انھیں واپس کردے کیونکہ ہم اُن کی بدُعا سے خائف ہیں۔ اس چور نے آکر وہ چادر اُن کے کندھوں پر رکھ دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو چور نے آپ کو اس بات کی اطلاع دے کر عذر پیش کیا تو آپ نے فرمایا مجھے تیرے چادر لے جانے اور واپس لے آنے کی مطلق خبر نہیں۔ پس جس نے اپنی نماز میں خیالات کو منتشر کیا تو اس کی نماز بالکل نہیں ہوتی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مسلم ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے آدمیوں کو فرمایا کہ اگر تم میری نماز پڑھنے کی حالت میں باتیں کرو تو میں ان باتوں

کو نہیں سُن سکتا جو تم نے کہیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نماز کے حاضر ہونے میں انسان کی دو قسمیں ہیں:

ایک خاص

دوسری عام

قسم خاص وہ ہے جو آتا ہے آدمی حرمت کے ساتھ اور کھڑا ہوتا ہے ہیبت کے ساتھ اور ادا کرتا ہے تعظیم کے ساتھ اور پھرتا ہے ادب اور خوف کے ساتھ۔

قسم عام یہ ہے کہ آدمی آتا ہے غفلت کے ساتھ اور کھڑا ہوتا ہے جہل کے ساتھ اور ادا کرتا ہے اندیشہ کے ساتھ اور فکر کرتا ہے دنیاوی کا اور پھرتا ہے بے غم ہو کر۔

تنبیہ:۔ اوس بن اوس نے ذکر کیا ہے کہ زاہد حاتم اصم یوسف کے بیٹے عصام کے پاس آئے۔ عصام نے کہا اے حاتم کیا آپ بطریق احسن نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اُنھوں نے حاتم اصم کو کہا ہاں کیوں نہیں پڑھ سکتا عصام نے کہا کہ آپ کس طرح پڑھتے ہیں۔ پس اُنھوں نے بیان کیا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو تو پورا کرتا ہوں وضو کرتا ہوں وضو کو پھر کھڑا ہو جاتا ہوں جائے نماز پر یہاں تک کہ میرے سب جوارح آرام پکڑتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور خانہ کعبہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہر دو ابرو کو دیکھتا ہوں اور رجائے قیام کو سینہ کے پاس اور اللہ تعالیٰ کو جو سر پر میرے دل کی سب باتیں جانتا ہے اور اپنے پاؤں کو صراط پر اور جنت کو داہنی طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے اور خیال کرتا ہوں کہ میری یہ آخری نماز ہے۔ پھر اچھی طرح تکبیر کہتا ہوں اور تفکر کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں اور فروتنی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور تضرع

کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں اور پھر صحیح طور پر جلسہ کرتا ہوں اور پاؤں پر تشہد پڑھتا ہوں۔ پہلے سنت پر سلام کہتا ہوں اور دوسرے اخلاص پر اور خوف رجا میں کھڑا ہوتا ہوں اور صبر کا اقرار کرتا ہوں۔ عصام نے کہا اے حاتم اسی طرح نماز پر مداومت کیا کر۔ حاتم نے کہا کہ میں ہمیشہ اسی طرح پڑھتا ہوں۔ عصام نے کہا کہ کب سے۔ حاتم نے کہا تیس سال سے۔ پس عصام نے رو کر کہا کہ افسوس میں نے تیری نماز کی طرح کبھی ادا نہیں کی۔ پس غش کھا کر گرا اور گرتے ہی مر گیا اس پر خدا کی رحمت ہو۔

حضور سید المرسلین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"جب دو شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں
ہیں اور رکوع اور سجود بھی ایک ہی ہوتا ہے لیکن
ان کی نمازوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے
بجز اس کے نہیں کہ محراب کا نام محراب اس لیے
رکھا گیا ہے کہ وہ جائے حرب ہے یعنی شیطان
کے ساتھ لڑنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ نہ
شاغل ہو اس کا دل دنیاوی کاروبار کی طرف۔"

نورِ ایماں ہے نماز اور دین کا زیور نماز
بندگی حق نماز اور عشق پیغمبر نماز

جبرائیل علیہ السلام کا نماز وتر اور جماعت لے کر آنا اور نماز وتر کا اجر اور اشراق اور ضحیٰ اور اوّابین کا ثواب اور پانچ وقتوں کے اوراد کا اجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبیؐ مکرم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بعد نماز مغرب ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ نے سلام اور دو تحفے بھیجے ہیں جو اس سے پہلے کسی کو نہیں بھیجے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دو تحفے کیا ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ پہلا تحفہ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے اور میری اُمت کے لیے اس میں کیا اجر ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ جو شخص وتر پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے تین انعام فرمائے گا۔

پہلی رکعت کے عوض اس کے اس دن کے سب نقص معاف فرمائے گا۔

دوسری رکعت کے بدلے میں اس کا دین بچا رکھے گا۔

تیسری رکعت کے عوض میزان میں ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ اور اس کو نبیٔ مکرم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔"

جو شخص وتر کو ان کے رکوع اور سجدہ اور ارکان کے ساتھ دل کے اطمینان سے پورا کرتا ہے۔ اور اس کے لیے گیارہ فضیلتیں ہیں۔ پانچ دنیا میں اور چھ آخرت میں۔

جو درجے دنیا میں ملتے ہیں:

۱۔ اُسے زندگی میں بھی رزق زیادہ ملے گا۔
۲۔ اللہ رب العزت کی عبادت میں زیادہ عمر گزرے گی۔
۳۔ اس کے چہرے پر نیک مردوں کے آثار نظر آئیں گے۔
۴۔ ایک وقت کی نماز بھی فوت نہیں کرے گا۔
۵۔ دنیاوی ضرورتوں میں محتاج نہیں ہو گا۔
۶۔ آخرت میں درجات حاصل ہوتے ہیں۔

. . . .

۱۔ مرتے وقت کلمہ شہادت کا ذکر کرے گا۔
۲۔ دُنیا سے ایمان سلامت لے جائے گا۔
۳۔ اُس کی قبر ستر گز وسیع ہو گی۔
۴۔ اس پر منکر نکیر کا سوال آسان ہو گا۔
۵۔ اس کا حشر زمرہ اور ہا مین ہو گا۔
۶۔ صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص پانچ نمازیں کرے یعنی عشاء کے بعد وتر ادا کرے گا اور اس رات میں مرا تو شہید مرا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑوس میں رہے گا۔

دوسرا ہدیہ نماز باجماعت ہے۔ جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب قیامت کا دن ہو گا۔ تمام خلقت ایک
قطعۂ زمین پہ دوزخ کے قریب ہو گی اور سب
نے ایک صف ہو گی۔ پھر ایک پکارنے والا عرش

کے نیچے سے آواز دے گا کہ آج کے دن معلوم کر لو گے کہ کون لوگ بزرگ ہیں۔ ملک العلام یعنی اللہ تعالیٰ کے طرف چلو۔ جس نے عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھے۔ اور ہر حال میں خدا کی طرف رجوع کرے۔ اللہ رب العزت کے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کریں گے کہ ہم یہ نماز حضور قلب سے پڑھتے ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ آرام کے مکان میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کی طرف جلدی سے جائیں گے پھر ان میں سے ہر ایک محل میں ستر ستر حوریں ہوں گی اور ہر روز ستر بار اپنا دیدار کرائے گا۔"

نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کی شب کو اپنے گھر میں تین رکعت وتر پڑھے گا اس پر آئندہ جمعہ تک کوئی گنہگار نہ رہے گا۔ اگر اس اثناء میں مرے گا تو شہید مرے گا اور ہر رکعت کے بدلہ میں اس کے سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اس کے حق میں ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور اس کے لیے بہشت میں شہر تیار ہوتا ہے۔"

نمازِ اشراق

یزید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ابی ذرؓ کو کہا کہ اے چچا مجھے کچھ وصیّت کیجئے۔ اس نے کہا جیسا کہ تو نے مجھ سے سوال کیا ہے ایسا ہی میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ پھر نبیؐ پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:

"جس نے دو رکعت صلوٰۃ الضحیٰ پڑھی تو غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ اور جو چار رکعت پڑھے وہ بامراد لوگوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے چھ رکعت پڑھی اس دن کا کوئی گناہ اس کے پیچھے نہیں رہتا اور جس نے آٹھ رکعت پڑھیں وہ قانتین (فرمانبردار) جیسوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور جس نے دس رکعت پڑھیں وہ مخلصین میں شمار ہوتا ہے۔ اور جس نے بارہ رکعت پڑھیں اس کے لیے بہشت میں مکان تیار ہوتا ہے۔"

نمازِ ضحیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"بہشت کا ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہتے ہیں جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک آواز کرنے والا آسمان سے آواز کرے گا کہ وہ کہاں ہیں لوگ کہ جو نماز ضحیٰ کو ہمیشہ گزارتے تھے۔ اور یہ دروازہ ان کے لیے ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔"

حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"جس نے نماز فجر ادا کی اور وہیں بیٹھ کر سورج نکلنے تک ذکر اللہ میں مشغول رہا۔ پھر وہ دو رکعت نفل گزار کر عاجزی کرتا ہوا گھر کو چلا گیا اور کسبِ حلال میں مشغول ہوا تو وہ گناہ سے ایسا صاف ہوا جیسا کہ یہ پیدا ہونے سے پہلے گناہ سے پاک ہوتا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت نفل ادا کیے اللہ تعالیٰ اس کے مال اور اہل اور دین و دنیا اور آخرت محفوظ رکھتے ہیں۔ اور جس نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک اُسی جگہ بیٹھا رہا۔ پھر سورج نکلنے پر دو رکعت نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ اس کے اور عذابِ دوزخ پر پردہ ڈال دیتا ہے تاکہ وہ عذابِ دوزخ سے نجات پائے اور آنچ تک نہ آنے دے گا قیامت کے دن تک۔"

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اگر تم میں سے کوئی دو رکعت نفل کا ثواب دیکھے

تو بلند پہاڑوں سے بھی بہت بڑا جانے پھر نفلوں کا گھر میں گزارنا لوگوں کے سامنے پڑھنے سے بہتر ہے جیسے کہ نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب اکیلا پڑھنے سے بہتر ہے۔"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تمہارے گھروں میں نفلوں کی نماز نور ہے پھر چاہیے کہ اپنے گھروں کو روشن کرو۔ اور اپنے گھروں میں نماز نفل پڑھو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کہ ان میں کچھ عبادت نہیں ہوتی۔"

وِرد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"جس نے نماز فجر کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ (ظاہر سچے بادشاہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ رب العالمین اس کو پانچ انعام عطا فرمائے گا۔

۱۔ شامت گناہوں سے اس کا ایمان نہیں جاتا۔

۲۔ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جو اس کی صلاحیت کا نشان ہے۔

۳۔ وہ تیز دھار پل سے بجلی کی طرح نکل جائے گا۔

۴۔ اللہ جل شانہٗ دنیا و آخرت میں ستر حاجتیں پوری کرے گا۔ اور قیامت کے دن شہیدوں میں اٹھایا جائے گا۔ اور جو شخص نماز ظہر کے بعد دل کی محبت سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اے اللہ محمدؐ اور اُن کی آل پر درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو پانچ درجے نصیب فرماتا ہے:

۱۔ اس پر آخر عمر تک کوئی قرض نہ ہوگا اور اگر ہوگا تو اللہ تعالیٰ تھوڑی مدت میں ادا کریگا۔

۲۔ رزق میں کسبِ حلال سے برکت فرمائے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ اس کو سخت آفات کے دنوں آسانی کر دیتا ہے۔
۴۔ اس سے رات دن میں گناہ نہیں ہوتا۔
۵۔ ہر روز اس کو بندگی کی توفیق ہوتی ہے اور جو شخص نماز عصر کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

وہ اللہ پاک و برتر اور بڑا ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے میں اپنے پالنے والے اللہ سے ہر گناہ اور خطا کی معذرت چاہتا ہوں اور اُسی کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پانچ فضیلتیں عطا فرماتا ہے:

۱۔ اس کے چالیس برس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔
۲۔ ترازوئے اعمال میں اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔
۳۔ تمام عمر میں اس کی دُعا کو رد نہ کرے گا۔
۴۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے چالیس سال کی عبادت لکھے گا۔
۵۔ حضور نبی اکرم رسول محترم نورِ مجسّم واقفِ اسرارِ لوح و قلم و امام المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین اکرم الاوّلین و الآخرین سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنّت میں داخل ہو گا اور

جو شخص نماز مغرب کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پانچ نعمتیں عطا فرمائے گا۔

۱۔ دنیا میں کسی ضروری حاجت سے عاجز نہیں کیا جائے گا۔
۲۔ اللہ تعالیٰ اسی دن میں نظرِ رحمت سے پانچ دفعہ اس کی طرف دیکھے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے راضی ہو گا۔
۴۔ اس سے قبر کا عذاب ٹل جاتا ہے۔

۵۔ منکر نکیر کا جواب اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہو جاتا ہے اور جس نے نماز عشاء کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اور وہی تعریف کے لائق ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ بڑی شان والا ہے اور کسی بات کی قوت و طاقت نہیں لیکن اللہ برتر و بزرگ کی توفیق سے سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کلمہ کی برکت کے سبب سے پانچ نیکیاں اس کو عطا فرماتا ہے۔

۱۔ اس کے لیے ستر نبی کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

۲۔ اس کو سونے کے ستر محل عطا فرماتا ہے۔

۳۔ اُمتِ محمدیہ سے ہزار گنہ گار آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

۴۔ قیامت کے روز جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شفاعت پائے گا۔

۵۔ لقائے ربانی کو دیکھے گا۔

سلطان الاصفیاء حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"زمانہ جاہلیت عرب میں بُت تھے اور بت پرست ان سے کہتے تھے کہ تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، کہ اے نماز پڑھنے والو تم اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کہو یعنی بقا اور ہمیشہ کا پاک خاص اللہ جل شانہ، کے لیے ہے نہ بتوں کے لیے پھر پڑھو وَالصَّلَوٰتُ بعض کہتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ عبادت قولیہ بعض کے نزدیک عباداتِ قلبیہ یعنی دلی وَالصَّلَوٰتُ عبادات فعلیہ بعض کے نزدیک بدنی عبادتیں وَالطَّیِّبَاتُ یعنی

عبادات لدنیہ بعض کے نزدیک مالی عبادتیں سب اللہ
جل شانہ، وجل جلالہ کی شان کو سزاوار ہیں جب
کسی نے پڑھا تو سب انواع اعمالِ حسنہ کو جامع ہوا
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ سلامتی سب آفات سے شرع کیدانی
میں لکھا ہے یعنی پانچ وقت کی نماز اللہ تعالیٰ کے لیے
اور نماز پڑھنا سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے نہیں
وَ الطَّیِّبَاتُ یعنی شہادت یہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خاص
اللہ کے لیے ہے یعنی وحدانیت خاص اللہ کے لیے
ہے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یعنی اے
محمدؐ آپ پر سلام ہو کہ آپ نے اپنے رب کے پیغام
پہنچا دیئے اور اپنی اُمت کو نصیحت دی وَ رَحْمَۃُ اللہِ
یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی واجب ہے وَ بَرَکَاتُہٗ
یعنی آپ پر برکت ہو اور آپ کے اہلِ بیت پر۔۔۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ
یعنی اللہ تعالیٰ کی بخشش ہم پر اور سب گزشتہ نبیوں
اور صدیقوں پر اور جو لوگ ان کے پیرو ہیں اُن پر
قیامت کے دن تک ہو اور پھر کہے اَشْھَدُ اَنْ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنی آسمان اور زمین میں کوئی معبود اس
ذات پاک کے سوائے نہیں پھر کہے وَ اَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنی سردار انبیا کا وصفیہ
اور خلقیہ میں سب خلقت سے اچھا ہے۔ پھر نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ پھر اپنے اور سب مومنوں
کے حق میں دعا کرے اور پھر دائیں بائیں سلام کہے اور

دائیں بائیں سلام دینے سے مراد یہ ہے کہ اے گروہ
مسلمانان تم میرے بھائی ہو اور میری شرارت اور
خیانت سے مسجد میں امان پانے والے اور جب مسجد
سے نکلے اور گھر میں داخل ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔

وقت باقی ہے پڑھو یارو نماز آستانے پر رکھو فرقِ نیاز
وقت باقی ہے اُٹھو کر لو وضُو دین و دنیا میں بنو باآبرو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ناچیز کی طرف سے دُعا ہے کہ اللہ پاک سب مسلمانوں
کو آپس میں توفیق ہدایت دے آمین والسلام

دعاگو
خاکی شاہ عفی عنہ

نمازِ جمعہ

الحمد للہ والسّلام علی عبادہ الّذین اصطفیٰ

حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

جمعہ کی فضیلت:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید و فرقان الحمید میں فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو خدا کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔"

اِس آیت کے نازل ہونے کا سبب یعنی شانِ نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب لوگوں کو مسجد کی طرف آنے کے لیے حکم فرماتے تو بعض لوگ صرف آپؐ کے استقبال کے لیے ہی جاتے۔ ایک مرتبہ مسجد میں صرف بارہ آدمی ہی رہ گئے اور پھر یہ آیت نازل ہوئی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مکرم رسول معظم شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"ایک دن میرے پاس حضرت جبریلؑ آئے اور اُن کے ہاتھ میں سفید شیشہ کی طرح کی کوئی چیز اس کے درمیان میں سیاہ نقطہ کی مانند تھی۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا اے جبریلؑ یہ کیا ہے جبرائیلؑ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ جمعہ ہے

تیرا رب اس کو آپؐ پیش کرتا ہے تاکہ اب آپؐ
واسطے عید ہو اور آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت کے
لیے اور آپؐ کے حق میں بہتری ہے۔ پس جو شخص
اس جمعہ میں دُعا مانگے جو اس کی قسمت ہو تو اس کی مراد
پوری ہو۔ اور اگر قسمت میں نہیں تو جس پر جمعہ فرض
ہے اس کا جمعہ کی نماز پڑھنا مراد بر آنے سے بھی بہتر
ہے اور وہ ہمارے نزدیک یوم مزید ہے، ہم اس
کو سیّد الایّام کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
اے جبریلؑ اس کو سیّد ایام اللہ کیوں کہا جاتا ہے۔
جبریلؑ نے جواب دیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
اس لیے کہ جنّت میں ایک جنگل ہے جس میں ایک
کستوری کا سفید ٹیلہ ہے۔ پس جب جمعہ کا دن
ہوتا ہے تو تمام انبیاء آتے ہیں اور نور کے منبروں
پر بیٹھتے ہیں اور منبر جواہرات سے جڑے ہیں۔ پھر
ان منبروں کے پیچھے نور کی کرسیاں بچھائی جاتی ہیں۔
پھر ان پر صدیق اور شہید بیٹھتے ہیں۔ پھر اللہ رب العالمین
جل شانہٗ، وجلّ جلالہٗ، وعمّ نوالہٗ فرماتا ہے "میں وہ ہوں
جس نے تم سے اپنا سچا وعدہ کیا اور اپنی نعمت تم
پر پوری کردی اور یہ میرے انعام کی جگہ ہے
اَب مجھ سے سوال کرو میں تم کو عطا کروں گا۔ پھر وہ
کہیں گے اے ہمارے رب ہم تجھ سے رضا کا سوال
کرتے ہیں۔ پھر اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ میرا
گھر تمھارے لیے حلال ہوا اور میں ہی تمھارے لیے انعام

ہوں۔ پھر اللہ رب العالمین سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پھر اللہ رب العزت ان کو رضا دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ تمھاری خواہش سے زیادہ تم کو عطا کرتا ہوں اور جب تک کہ امام جمعہ سے فارغ نہ ہو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر اللہ رب العالمین ان کو وُہ چیزیں عطا فرماتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آئی اور کبھی کسی نے آنکھوں سے بھی نہ دیکھی ہوں۔ پس جمعہ کے دن کے سوا اور کوئی چیز زیادہ ضروری نہیں کہ جس میں انعام کی کثرت ہو۔ اس لیے ہی اس کا نام یوم المزید ہے اور اسی دن قیامت برپا ہو گی"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرُنور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

"ایک باجماعت نماز دوسری نماز باجماعت تک اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اپنے مابین کے فاصلہ کے گناہ کا کفارہ ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ نہ ہو"۔

زادان باسناد رافع سے بیان کرتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ رب العالمین فرشتوں کو حکم فرماتا ہے۔ پس وہ بیت المعمور میں آتے ہیں۔ پھر جبرائیلؑ سفید چاندی کے مینار پر چڑھتے ہیں اور اذان پڑھتے ہیں۔ پھر حضرت میکائیل علیہ السلام سُرخ یاقوت کے منبر پر چڑھتے ہیں اور پھر خطبہ پڑھتے ہیں۔ حضرت اسرافیلؑ

امامت کو کھڑے ہوتے ہیں پھر اُن کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر عزرائیل علیہ السلام نماز جمعہ کی تکبیر کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور تکبیر کہتے ہیں اور تکبیر کہتے ہیں۔ پھر نماز سے فارغ ہوتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے اے میرے ربّ کے فرشتو میں تم کو گواہ کرتا ہوں۔ میں نے اس اذان کا ثواب اُمت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موذنوں کو بخشا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے میرے رب کے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں نے اس خطبہ کا ثواب اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیبوں کو بخشا۔ پھر اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں اے میرے ربّ کے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں اس اُمت کا ثواب اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں کو بخش دیا پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے میرے ربّ کے فرشتو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس تکبیر کا ثواب اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر کہنے والوں کو بخش دیا۔ پھر سب فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب کے فرشتو ہم تم کو گواہ کرتے ہیں کہ اُس نماز کا ثواب گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کیا تم میرے روبرو سخاوت جتاتے ہو حالانکہ میں معہ سخاوت اور بخشش ہو۔ اے فرشتو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے سب اُمت محمد صلی اللہ

علیہ السلام کو بخش دیا۔ پس بہشت میں بلاحساب
داخل ہوں گے۔"

نبیٔ مکرم رسول معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ جل شانہ، وجل جلالہ، وجل مجدہ، وعم نوالہ، جمعہ
کے دن اُمت مرحومہ کی طرف تین مرتبہ نظرِ عنایت
فرماتے ہیں۔ ہر ایک نظر سے ساٹھ ہزار دوزخی
آزاد ہوتے ہیں چونکہ جمعہ کی رات اور دن میں چوبیس
گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں آٹھ ہزار
کس عذاب سے رہا ہوں۔"

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حبیبِ ربّ العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"اللہ ربّ العالمین جمعہ کی رات کو فرشتوں کو حکم
دیتا ہے کہ آسمانوں کے دروازے کھول دو۔ پس
رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور ان
میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں نور کا طبق ہوتا ہے
پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ رحمت کو
اس کے پھیلا دو۔"

مالکِ کون ومکان وما یکون سید المرسلین محبوب ربّ العالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سب سے بہتر دن کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے وہ
جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں آدم علیہ السلام پیدا
ہوئے اور جمعہ کے دن ہی بہشت میں داخل ہوئے

اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور جمعہ کے دن ہی قیامت برپا ہوگی۔

حضور سید المرسلین شفیع المذنبین انیس الغریبین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"جب جمعہ کے دن آدمی گھر سے کھانا کھا کر نکلے اور مسواک کرے اور نہا کر اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور جامع مسجد کو جائے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حق دار ہوا اور بہشت میں مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوگا۔ جو شخص جمعہ کے لیے سب سے پہلے مسجد میں آئے وہ اونٹ کی قربانی کا ثواب پائے اور اس کے بعد آئے وہ گائے کی قربانی کا ثواب پائے اور جو اس کے بعد آئے وہ بکری کی قربانی کا ثواب پائے اور جو اس کے بعد آئے وہ مرغی کی قربانی کا ثواب پائے اور جو اس کے برابر آئے وہ مرغی کے انڈا کا ثواب پائے۔ اور جس نے نماز جمعہ کو جان بوجھ کر ترک کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دل پر مہر کرتا ہے تاکہ حق نہ سمجھے اور اس کے کانوں پر بھی مہر لگا دیتا ہے تاکہ وہ کلمۂ حق نہ سن سکے اور اس کی آنکھوں پر مہر لگا دیتا ہے کہ وہ حق کو نہ دیکھے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اچھی طرح وضو کیا اور جمعہ پڑھنے کے لیے

مسجد میں آیا۔ خطبہ سُنا اور خاموشی سے بیٹھا رہا تو
اُس کے ایک جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے
بلکہ تین روز اور کے بھی۔ اور جس نے کنکری بھی ہٹائی
تو اس نے بُرا کام کیا۔"

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور پھر تیل یا
خوشبو لگا کر مسجد کو جائے اور سنتیں پڑھ کر
خاموشی سے خطبہ سنتا رہے تو اس کے جمعہ سے
لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے
جاتے ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر فرشتے
موجود ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے
اور یکے بعد دیگرے آنے والوں کا نام لکھ لیتے
ہیں اور جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے
تو اعمالنامہ لپیٹ لیتے ہیں اور وعظ سنتے ہیں۔"

خبر میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جنّت کو بہشت میں داخل فرمائے گا تو ادنیٰ درجے والے کو ستر حوریں عطا ہوں گی اور اہل جنّت آرام پائیں گے۔ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام بلند آواز سے کہتا ہے اے نیک مردو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محلے کی طرف آؤ۔ پھر وہاں جمع ہوں گے اور اُن کے ساتھ ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے ایک سو

تو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہیں دوسرے تمام انبیاء کی اُمت کی۔ پھر اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم گھوڑوں پرسوار ہوں گے اور حضور پُرنور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پیچھے جائیں گے۔ پھر اولیاء، شہدا، مومن و مسلمین درجہ بدرجہ سب کھڑے ہوں گے اور داؤد علیہ السلام امام ہوں گے پھر ایسی بلند آواز دیں گے جو دنیا کی تمام آوازوں سے زیادہ زوردار اور سریلی ہوگی۔ پھر اللہ رب العزت جانوروں، فرشتوں اور بہشت کے درختوں کے پتوں کو حکم فرمائے گا تاکہ لحن داؤدی کے ساتھ گائیں۔ پھر اللہ رب العزت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت کے ہر ایک بندہ کو ننانوے درجے عطا فرمائے گا اور ایک ایک درجہ دوسرے سب انبیاء کی اُمت کے لیے۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا کہ اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہتے ہو مجھ سے طلب کرو۔ تب اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرے گی کہ اے رب العالمین آپ نے سب کچھ نیکیوں سے ہم کو عطا فرمایا ہے اب کونسی چیز مانگیں۔ پھر رب جلیل دوسری اور تیسری مرتبہ آواز دیں گے کہ اے میرے بندو اپنی مراد طلب کرو۔ پھر آپس میں کہیں گے کہ اب کیا مانگیں۔ تب بعض ان میں سے کہیں گے کہ اے اولیاء اللہ سنو کہ جب ہم کو دنیا میں کوئی ضرورت پیش آتی تھی تو عالموں سے جا کر پوچھا کرتے تھے۔ پس کھڑے ہو جاؤ۔ پھر عالموں کی طرف رجوع کریں۔ اور پھر سب عالموں کے پاس جائیں گے اور پوچھیں گے کہ اب ہم کو بارگاہِ ربانی سے مانگنا چاہیئے۔ عالم جواب دیں گے اب سب سے بڑی نعمت لقاء اللہ یعنی دیدارِ الٰہی طلب کرو پھر جب لوگ یہ بات سنیں گے تو خوش ہو کر واپس ہوں گے کہ اے پروردگار عالم جل وعلاً ہم آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ پھر ایسا دیدار الٰہی دیکھیں گے جس طرح کہ چودھویں رات کا چاند دیکھا جاتا ہے۔ اُس وقت سب مست ہو جائیں گے اور دیدار الٰہی کا زیادہ شوق ہو گا تاکہ پھر ایک دفعہ اس بڑی نعمت

سے کامیاب ہو جائیں گے۔ بعض خاص لوگ ہر روز دو مرتبہ دیدار سے مشرف ہوں گے اور بعض مہینہ میں اور سال میں اور بعض جمعہ کے دن اور بعض جمعہ کی رات میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے۔

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا :

"جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی اللہ رب العزت کے نزدیک بڑا ہے۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ جو کچھ بارگاہِ الٰہی سے چاہے وہی مراد حاصل ہوتی ہے مگر چاہیئے یہ کہ وہ مراد خدا کی حرام کردہ اشیاء سے نہ ہو"

زمانہ حال کے نوجوانوں نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام شرعی کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور اُلٹے نمازیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں۔

بعض لوگ صرف دکھاوے کے لیے اور لوگوں کی نظر میں پرہیز گار بننے کے لیے نمازیں پڑھتے ہیں۔ دوزخ میں ایک کنواں ہے جس کا نام ویل ہے اس میں ڈالے جائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان الحمید میں ارشاد فرمایا ہے :

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

خرابی ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔ وہ جو دکھلاتے ہیں اُن کو

اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیزوں کو۔" (پارہ عم)
ویل کی سختی ریاکاروں کے لیے ہے جو نماز کو
فوت کر دیتے ہیں یا تنگ وقت میں پڑھتے ہیں
یا دکھلانے کے واسطے اور زکواۃ نہیں دیتے۔

خادمِ مسجد

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید فرقان الحمید میں ارشاد فرماتا ہے:

"اے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہی لوگ مسجدوں کو آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔ وہ لوگ اُمید وار ہیں جو ہدایت یافتہ اور مومن ہیں۔"

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص صرف اللہ کے لیے چالیس رات چراغ جلائے تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ، وجل جلالہٗ وعم نوالہٗ اس کو تیرہ نعمتیں عطا فرماتا ہے:

١۔ اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

٢۔ اس کے لیے دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

٣۔ اس کے لیے بہشت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

٤۔ اللہ تعالیٰ کے نوروں سے نور عطا ہوتا ہے۔

٥۔ اس کے لیے قبر کا عذاب آسان ہو جاتا ہے۔

٦۔ اس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے۔

۷۔ اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔
۸۔ اللہ تعالیٰ اس کو صالحین کے گروہ میں اٹھائے گا۔
۹۔ اس کا منہ قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوتا ہے۔
۱۰۔ رات کو صبح تک فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں۔
۱۱۔ ایسا ثواب پاتا ہے جیسا کہ اس نے دس ہزار درہم فی سبیل اللہ خرچ کیے ہوں۔
۱۲۔ دونوں جہان میں اس کی مرادیں ملتی ہیں۔
۱۳۔ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑوس میں شہر عطا ہوتا ہے۔

رسول معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

چھ چیزیں غریب ہیں:

۱۔ عالم ایسے لوگوں میں جو اس کا کہنا نہیں مانتے۔
۲۔ مسلمان مرد صالح جو رذی بدخلق کے قابو میں آجائے۔
۳۔ قرآن مجید جو ایسے مکان میں ہو جہاں اس کو نہیں پڑھتے۔
۴۔ عورت صالح مسلمان جو بدخلق ظالم مرد کے بس میں گرفتار ہو۔
۵۔ قرآن مجید جو فاسق مرد کی یاد میں ہو۔
۶۔ مسجد ایسی قوم میں جس میں نماز نہیں پڑھتے۔

نبیٔ مکرم شافعٔ یوم جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین کس کو اللہ تعالیٰ سایۂ عرش کے نیچے جگہ دیں گے ان دنوں میں جب کہیں بھی سایہ نہ ملے گا۔

۱۔ جس نے جاڑے کی تکلیف میں وضو کیا۔
۲۔ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا۔
۳۔ جو اندھیری رات میں مسجد کو گیا۔

رسولِ معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے مسجد میں بوریا بچھایا اس کے لیے لوٹنے کے وقت تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے معافی چاہیں گے اور اس کو دس نعمتیں عطا ہوں گی"

۱۔ اس کی روزی فراخ ہو گی۔
۲۔ عبادتِ الٰہی میں اس کی عمر زیادہ ہو گی۔
۳۔ اس کو جنّت میں بیس ہزار درجات عطا ہوں گے۔
۴۔ اس کی قبر کشادہ ہو گی۔
۵۔ اس کی قبر روشن ہو گی۔
۶۔ اللہ تعالیٰ اس کو ابدالوں کے گروہ میں اُٹھائے گا۔
۷۔ اس کا نیکیوں کا پلّہ بھاری ہو گی۔
۸۔ پل صراط پر سے بجلی کی طرح نکل جائے گا۔
۹۔ اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔
۱۰۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور زیارت کرے گا۔

نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:
"جس شخص نے مسجد سے پلیدی دور کی اللہ تعالیٰ اُس کے نفس سے بڑے بڑے گناہوں کی پلیدی دور کرتا ہے اور اس کو دس نعمتیں عطا فرماتا ہے پانچ حیاتِ دنیا میں اور پانچ مرنے کے بعد لیکن جو زندگی میں عطا ہوتی ہیں:"

۱۔ رب العالمین کی رحمت کے قریب ہوتا ہے۔
۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا دل روشن کرتا ہے تاکہ اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔

۳۔ اُس کو عبادت کی توفیق دی جاتی ہے۔
۴۔ اُس کو نیک خلق نصیب ہوتا ہے۔
۵۔ دنیا میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

موت کے بعد جو پانچ چیزیں پاتا ہے:
۱۔ بوقت نزع بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھے گا۔
۲۔ بوقت نزع ملک الموت خوبصورت شکل میں آئے گا۔
۳۔ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا۔
۴۔ اس کی قبر پہ زیارت کے لیے ایک ہزار فرشتہ آئے گا۔
۵۔ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر کس گنہگاروں کی سفارش کرے گا۔

حضور سرورِ کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"قیامت کے دن مسجد میں یاقوت اور جواہرات
سے جڑاؤ کشتیوں کی طرح اللہ رب العزت کی
بارگاہ میں حاضر ہو کر اہل مساجد کی سفارش کریں گے"

حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ رضؓ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ان کا غلام آیا اور کچھ پوچھا پھر خلف کھڑے ہوئے اور مسجد سے باہر نکلے۔ تب اُس کو جواب دیا کسی نے کہا کہ حضرت آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ میں نے دنیاوی کلام کا جواب نہیں دیا۔ کیونکہ مجھے بہت سال ہوئے کہ میں نے مسجد میں دنیاوی باتیں ترک کی ہیں اس لیے میں دنیاوی باتوں کو مسجد میں بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔ بہشت میں بہشتی حوروں کی مہریں مسجدوں میں جھاڑو دینا ہے اور مسجدوں کی تعمیر کرنا ہے۔ جس نے مسجد میں چراغ جلایا ہمیشہ فرشتے اور حاملانِ عرش اس کے لیے معافی چاہتے ہیں جب تک کہ اس چراغ کی روشنی مسجد میں رہے گی۔

حضور سید المرسلین محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جو لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کرتے ہیں مسجد ان لوگوں کی شکایت کرنے کے آسمان کی طرف جاتی ہے تو آگے سے فرشتے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسجد تو واپس اپنے مقام پر جا ہم ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی نماز کے علاوہ مسجد میں جائے تو جب تک دو رکعت نفل تحیۃ المسجد نہ پڑھے مسجد میں نہ بیٹھے۔"

"جس نے مسجد بنائی (خواہ چھوٹی سی ہو) تو اللہ رب العالمین اس کے لیے بہشت میں محل تیار فرماتا ہے۔"

سات قسم کے آدمیوں کے مرنے کے بعد بھی اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ جس نے پھل دار درخت لگایا ہو۔
۲۔ جس نے کنواں لگایا ہو۔
۳۔ جس نے نہر جاری کی ہو۔
۴۔ جس نے علمِ دین پڑھایا ہو۔
۵۔ جس کی اولاد صالح رہی۔
۶۔ جس نے مسجد بنائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور عاقبت کے گناہ بخش دیتا ہے۔

ایک فقیہہ نے مسجد کے سترہ آداب بیان فرمائے ہیں:

۱۔ جب مسجد میں داخل ہو تو اگر مسجد میں کچھ آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کو السلام علیکم کہے۔ اور اگر کوئی وہاں موجود نہ ہو یا نماز پڑھتے ہوں تو پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

۲۔ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھے۔

۳۔ مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے۔

۴۔ تلوار سوتے۔

۵۔ ذکرِ الٰہی کرتا رہے اور غافل نہ ہو۔

۶۔ انگلیوں سے آواز نہ نکالے۔

۷۔ مسجد میں نجاست، بچّوں اور دیوانوں کو نہ جانے دے۔

۸۔ مسجد میں حد قائم نہ کرے۔

۹۔ مسجد میں نہ تھوکے۔

۱۰۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

۱۱۔ صف میں کسی پر جگہ تنگ نہ کرے۔

۱۲۔ کسی سے مکان کی بابت جھگڑا نہ ڈالے۔

۱۳۔ لوگوں کی گردنوں پر قدم نہ کرے۔

۱۴۔ اللہ کے ذکر کے سوا اور کوئی ذکر بلند آواز سے نہ کرے۔

۱۵۔ اس میں گم شدہ چیز نہ ڈھونڈے۔

۱۶۔ اس میں حرام چیز کا سوال نہ کرے۔

۱۷۔ مسجد امن و امان کی جگہ ہے اس میں آگ نہ جلائے۔

اذان واقامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر شے موذن کی اونچی آواز پر اس کے لیے بخشش
چاہتے ہیں اور جو تر و خشک اس کی آواز سنتا ہے
اور اس کی گواہی دیتا ہے اور تصدیق کرتا ہے اور
قیامت کے دن مؤذن کی گردنیں بہت بلند ہوں گی"۔

ایک شامی شخص سے منقول ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس کے سبب سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا تم اپنی قوم کے مؤذن بن جاؤ کہ تمھاری وجہ سے وہ اپنی نماز باجماعت پڑھا کریں۔ عرض کی اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ ارشاد فرمایا اپنی قوم کے امام بن جاؤ۔ عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں۔ فرمایا پہلی صف میں کھڑا ہوا کرو۔

حضرت نافع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آیۂ کریمہ:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

موذنوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی اچھے قول والا کون ہے کہ جو اللہ کی طرف بلائے یعنی نماز کے لیے اور اذان واقامت کے درمیان میں

نماز پڑھے اور نیک کام کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک ہی ان کے لیے استغفار کیا جاتا ہے اور جن لوگوں نے اُن کے ساتھ مل کر نماز پڑھی ہو ان تمام کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جو شخص ایک سال تک اذان دے گا تو اس حشر زمرۂ اولیاء میں ہوگا اور جو دو سال تک اذان دے گا تو اس کا حشر شہداء کے زمرہ میں ہوگا۔ اور جو تین سال تک اذان دے گا اس کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا۔ پھر ہر چیز مؤذن کے لیے استغفار کرتی ہے اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص سات سال تک اذان دے گا اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دوزخ کے ساتوں طبقوں سے آزاد کر دے گا اور اگر اذان دیتے ہی مر جائے تو اُسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا اور مؤذن بوقت نزع کوئی سختی نہیں اُٹھاتا اور دفن کرنے کے بعد قبر تنگ نہیں ہوتی۔"

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت کے دن جنت
کی اونٹنی پر اُٹھائے جائیں گے اور اس پہ اذان دیتے
ہوں گے جس وقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہیں گے تو
تمام لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے اور
ہم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں یہاں تک کہ
محشر ختم ہو جائے گا تو جنت کا حلّہ سب سے پہلے
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا جائے گا"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:
"میں تاسف اور غصہ نہیں کرتا۔ میں رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے
اذان دینے پر سوال کیا۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
"اگر میں مؤذن ہوتا تو بیت اللہ کو حج کے لیے اور
عمرہ کے لیے نہ آتا حج اسلام یعنی حج فرض کے بعد۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خولۃ بنت حلیم السلیمہ سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"مریض خدا کا مہمان ہے جب تک مریض رہے
گا اور ہر روز اس کے لیے ستّر شہیدوں کا عمل لکھا
جاتا ہے۔ پھر اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو شفا فرما دے
تو وہ ایسا گناہوں سے پاک ہے جیسے آج ہی پیدا
ہوا ہے اور اگر اس کو موت آگئی تو جنت میں بغیر
حساب کے داخل ہو گا۔ اور عالم خدا کا وکیل ہے

ہر بات میں اس کو قیامت میں نور دیا جائے گا
اور تین ہزار سال کی عبادت اس کے اعمال نامے
میں لکھی جائے گی۔ اور علم سیکھنے والے مرد و عورت
اللہ تعالیٰ کے خادم ہیں ان کی جزا سوائے جنت کے
اور کیا ہے اور امام کا وزیر ہے اس کو ہر نماز میں دو
ہزار صدیقین کا ثواب ملے گا اور اذان دینے
والوں کو ہر اذان کے بدلہ میں دو ہزار نبیوں کا
ثواب دیا جائے گا اور یہ جو کہا کہ امام خدا کا وزیر ہے
یہ مثل کے طور پر ہے یعنی آدمی نماز میں اس کی
اقتدا کرتے ہیں اور اُن کی نماز اُسی کی نماز کے ساتھ
ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح مؤذن خدا کا حاجب ہے
یعنی آدمیوں کو خدا کی طرف آنے کا وقت بتاتا ہے
جس طرح بادشاہ کا حاجب اس کے پاس جانے کی
اجازت آدمیوں کو دیتا ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم جنگل میں ہو تو اذان کی آواز بلند کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ کوئی درخت اور پتھر اور ڈھیلا جن نہیں جو اُسے سُن کر قیامت کے دن خدا کے روبرو اس مؤذن کی شہادت نہ دیتا ہو پھر جب سب گواہی دیں گے تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔

فقہاء علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ مؤذن میں دس باتوں کی ضرورت ہے تاکہ ثواب پائے۔

۱۔ نماز کے اوقات کا علم رکھتا ہو۔

۲۔ اپنے حلق کی حفاظت کرے تاکہ آواز صاف رہے لیکن آواز میں فرق

آنے سے اذان میں دیر نہ کرے۔

۳۔ اگر وہ خود مسجد میں موجود نہ ہو اور دوسرا شخص اذان دے تو اس پر خفا نہیں ہونا چاہیئے۔

۴۔ اذان کی ادائیگی خوش الحانی سے کرے۔

۵۔ اذان کا اجر صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے کسی اور سے نہ چاہے اور کسی پر احسان نہ جتائے۔

۶۔ نیک کام کی نصیحت کرے اور بُرے کام سے منع کرے۔ غنی اور فقیر کو بلالحاظ سچ سچ کہہ دے۔

۷۔ امام کی زیادہ دیر تک انتظار نہ کرے کہ لوگ تنگ نہ آجائیں۔

۸۔ اگر ایک آدمی دوسرے کی جگہ پر بیٹھ جائے تو خفا نہیں ہونا چاہیئے۔

۹۔ جب تک لوگ مسجد میں جمع نہ ہو جائیں اذان و تکبیر نہ کہے۔

۱۰۔ مسجد پر داروغہ بن کر دغا ظاہر نہ کرے اور بچوں سے پرہیز رکھے۔

امام کے لیے دس باتوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی اور مقتدیوں کی نماز کامل ہو۔

۱۔ قرآن مجید کا قاری ہو۔

۲۔ قرآن مجید خوش الحانی اور مخارجِ الفاظ سے پڑھنا چاہیئے۔

۳۔ تکبیرات صحیح طور پر ہوں۔

۴۔ اچھی طرح سے رکوع اور سجود کرے۔

۵۔ حرام اور مشتبہ چیز کے کھانے سے بچے۔

۶۔ اپنے کپڑے اور اعضاء کو پاک صاف رکھے۔

۷۔ مقتدیوں کی رضا کے بغیر لمبی قرأت نہ کرے۔

۹۔ نماز پڑھنے سے پہلے اپنی ذات اور مقتدیوں کے حق میں استغفار کرے کیونکہ امام اپنے مقتدیوں کا شفاعت کنندہ ہوتا ہے اور جب

سلام کے بعد دُعا مانگے تو صرف اپنے حق میں نہ چاہیئے۔ بلکہ سب کے حق میں دُعا مانگے۔

۱۰۔ جب کوئی مسافر مسجد میں آئے تو اس کی حاجت دریافت کرے اور طاقت کے مطابق خرچ دے۔

حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھائی تو آقا و مولا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اس کو حکم دیا تاکہ چھت پر چڑھ کر اذان کہے۔ جب اس نے اذان شروع کی تو مدینہ کے لوگوں نے سُنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم اس آواز کو جانتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے مال کے اذان کی خاطر آسمان کے دروازے کھولنے کا حکم دیا ہے۔ عرش تک کُھل گئے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کہ یہ خاص بلال رضؓ کے لیے ہے یا سب مؤذنوں کے لیے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب مؤذنوں کے لیے اور یہ بھی جان لو کہ مؤذنوں کے ارواح شہیدوں کی ارواح کے ساتھ ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو آواز دینے والا کہے گا کہ مؤذن لوگ کہاں ہیں تب وہ کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"مؤذن لوگ ثواب پانے والے ہیں قیامت کے دن اذان دیتے ہوئے ہی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے۔ اور مؤذن کے حق میں دنیا کی ہر چیز درخت،

ڈھیلے، جنگل، دریا اور خشک و تر اُس کے حق میں استغفار کرتی ہے جب تک کہ اُس کی آواز دراز ہوتی ہے اور اس وقت جتنے نمازی آئے ان سب کے برابر ہوتا ہے اور جو اذان واقامت کے مابین مانگتا ہے وہ اس کو عطا ہوتا ہے۔ خواہ دنیا میں دیا جائے یا اس کے لیے عاقبت میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔"

برادرانِ اسلام میں گزارش ہے کہ خلق محمدیہ کا نمونہ بناؤ اور اخلاق حمیدہ پیدا کرو اور حلقہ بگوش اسلام ہو و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

دعا گو

شاہ خاکی عفی عنہ

آدابِ وضو

الحمد للّٰہ والسّلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

آیت کا ترجمہ :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو منہ کو دھوؤ اور ہاتھوں کو دھوؤ کہنیوں تک اور سروں کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔

اس آیت سے چار اعضاء کے دھونے کی فرضیت ثابت ہے۔ فقہاء نے اعضاء مذکورہ کے غسل کی بابت یہ حکمت لکھی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اس لیے فرمایا ہے کہ سجدہ منہ سے ہوا کرتا ہے یعنی تم اپنے منہ کو اچھی طرح پاک اور صاف کر لو تاکہ وہ میرے حضور میں سجدہ کرنے کے قابل ہو جائے۔ پھر فرمایا وَ اَیْدِیَکُمْ یعنی تم اپنے ہاتھوں کو بھی دھوؤ۔ اس لیے کہ دونوں ہاتھوں کا بھی سجدہ میں شریک ہونا ضروری امر ہے اس لیے ان کا بھی دھونا ضروری امر ہوا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ تمھارے ہاتھ دُعا کے مستحق ہو جائیں۔ پھر فرمایا بِرُؤُسِکُمْ اس لیے کہ منہ سر میں ہی ہے گویا حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے تیرا منہ جو مجھ کو سجدہ

کرتا ہے اور تیرا ہاتھ جو مجھ سے کچھ مانگتا ہے اور تیرے پاؤں جو میری بارگاہِ اقدس میں عبادت کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور تیرا سر جو منہ کے ساتھ شامل ہے وہ مجھ کو سجدہ کرتا ہے اس لیے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا ہوں کہ ان پر کسی قسم کی نجاست اور ناپاکی پائی جائے۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے چاروں اعضاء وضو سے پاک وصاف رکھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"ایک دن ہم نبیٔ مکرم رسول معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے تھے کہ اُسی وقت ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپؐ مجھے وضو سکھائیں اور اس کا ثواب بتائیں تاکہ میں جنگل میں جا کر اپنے دوستوں کو سکھاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ پانی لے کر اُس سے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو پہلے چلو کی بابت سو نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے اور دوسرے چلو سے اس کے سو برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور تیسرے چلو سے اس کو سو درجہ بہشت میں بلندی دی جاتی ہے۔ پھر جب کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے جو مردار غیبت یا جھوٹ کے سبب پیدا ہوتا ہے نکل جاتا ہے اور پھر اس کا منہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبودار

ہو جاتا ہے اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس
کی ناک سے ہر غلیظت کی بو نکل جاتی ہے ایک بار
پانی چڑھانے سے اس کے لیے بہشت میں محل
تیار ہوتا ہے۔ پھر جب چہرہ پر پانی ڈالتا ہے تو
اللہ تبارک وتعالیٰ پہلے چلّو کے عوض نور عطا کرتا ہے
جس کی روشنی میں خلقت چلے گی اور دوسرے چلّو
سے اس کو گھر کے لوگوں کی شفاعت کی اجازت
ملے گی اور تیسرے چلّو کے سبب اس کے اور
آگ دوزخ کے مابین اتنا فاصلہ ہوتا ہے جو آسمان
کے فاصلہ سے سہ چند ہوتا ہے۔ پھر جب دائیں
کلائی کہنی تک دھوتا ہے تو اس کی برکت سے
اس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
جب بائیں کلائی دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا
بدن دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔ جب سر پر مسح کرتا
ہے تو جتنے بالوں کو تری پہنچتی ہے ہر ایک کی
بابت بہشت کا ایک محل عطا ہوتا ہے۔ پھر اعرابی
نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
میرے تمام سر کو تری پہنچے تو پھر بھی ہر ایک بال
کے مقابل ایک محل پاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا تیرے
لیے اس سے زیادہ ہے۔ پھر اعرابی نے عرض کی
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور ارشاد فرمایئے
آپؐ نے فرمایا۔ جب تو دونوں کانوں کا مسح
کرتا ہے تو اس کو نزع کے وقت آواز کرنے والا

آواز کرتا ہے کہ اے بندہ بخدا تجھ کو مبارک ہو کچھ خوف اور غم نہ کر اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ سے راضی رہے اور جب گردن کا مسح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات دیتا ہے اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور جب دایاں پاؤں دھوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ایسا نور دیتا ہے جس سے وہ پل صراط پر چلتا ہے اور اس طرح نکل جاتا ہے جیسے بجلی کی چمک اور جب بایاں پاؤں دھوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر حساب آسان کر دیتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور جب وضو سے فارغ ہو کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ اے خدا میں تجھے پاک یاد کرتا ہوں اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو ہی معبود ہے اور تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو اس دعا کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں پاتا ہے اور دس گناہ دور ہوتے ہیں اور بہشت میں دس درجے عطا ہوتے ہیں اور جب نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے تو ہر ایک قدم چلنے پر ایک ہزار نیکی پاتا ہے اور ہزار برائی اس کی دور ہو جاتی ہے اور ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور اس کی موت کے وقت آواز کرنے والا آواز کرتا ہے کہ تم کو کچھ خوف

اور فکر نہ کرنا چاہیئے تیری ساری عمر کے بُرے عمل معاف
کئے گئے۔"

بعض اہل معرفت نے کہا ہے کہ جو شخص ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اس کو تیرہ انعام عطا فرماتا ہے:

۱۔ اُس کے سب اعضاء تسبیح پڑھتے ہیں۔
۲۔ اُس کی تکبیر اُولیٰ فوت نہیں ہوتی۔
۳۔ جب وہ سوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ دونوں جہان کی شرارت سے اس کی حفاظت کریں۔
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کو پہچانے۔
۵۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو قرار اور احتیاج سے محفوظ رکھتا ہے۔
۶۔ اس کے لیے عرش اُٹھانے والے بخشش چاہتے ہیں۔
۷۔ نزع کی حالت میں یہ سنتا ہے کہ اے بندۂ خدا تجھے بشارت ہو اور مت ڈر اور نہ غم کر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے۔
۸۔ اُس پر عذاب نزع آسان ہو جاتا ہے۔
۹۔ اس کے ثواب لکھنے میں قلم ہر وقت تر رہتی ہے۔
۱۰۔ رحیق المختوم سے شہد کا گھونٹ پیتا ہے۔
۱۱۔ اس کو عبادت کی توفیق دی جاتی ہے۔
۱۲۔ وہ ہمیشہ نرم دل رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے گروہ میں اُٹھائیں گے۔
۱۳۔ جب تک کہ باوضو ہے اللہ تعالیٰ کے خاص گروہ اور اس کے رسولؐ کے زمرہ کے ساتھ بہشت اور امانت میں داخل ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں گناہ دور کرنے والی اور درجات بلند کرنے والی چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مصائب پر صبر کرنا اور اکثر مسجدوں کی طرف جانا اور ایک نماز سے فارغ ہو کر دوسری نماز کا منتظر ہونا اور نماز پڑھنے کے لیے بہتر طریقہ سے وضو کرنا یہ تمہارے لیے دشمن سے بچنے کی حصار یعنی قلعہ ہے اور وہ دشمن شیطان ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے وضو کیا اور رات کو باوضو اور پاک لباس میں رہا۔ جب وہ جاگتا ہے تو اس وقت دو فرشتے اس کے حق میں کہتے ہیں یا اللہ فلاں شخص کو بخشیو کیونکہ وہ تمام رات پاک رہا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمت وضو کرے گی جیسا کہ میں اُن کو حکم دوں گا تو جس پانی سے وضو کریں گے اس کے ہر ایک قطرہ کے عوض ان کو محل جڑاؤ جس کا پھیلاؤ زمین و آسمان کے برابر ہو گا عطا کروں گا۔"

حضرت عقبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی تم سے وضو سے فارغ ہو اور کہے

میں گواہی معبود سوائے اس اللہ ایک کے نہیں جس
کا کوئی شریک نہیں اور ضرور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول
ہے تو ان کے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے
کھول دیے جائیں گے جس سے چاہیں داخل ہو
جائیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ
تو نے اسلام کی حالت میں کون سا عمل کیا ہے کیونکہ
میں نے معراج کی رات تیری جوتیوں کی آہٹ
بہشت میں سُنی ہے کہا کیا بجز اس کے رات دن
جب وضو کیا تو دو رکعت نفل تحیۃ الوضو ادا کیے
ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے کہ جس وقت
بے وضو ہوا اُسی وقت وضو کیا اور جب وضو کیا
تو رکعتیں گزاریں۔"

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص با وضو سو گیا اور خواب کی حالت میں مر
گیا تو وہ بارگاہِ ربانی میں شہید شمار کیا جاتا ہے
کیونکہ باوضو سونے والا صائم الدہر اور قائم اللیل
یعنی ہر روز روزہ رکھنے والے اور ہر رات بیداری
کرنے والے کی مانند ہے۔"

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
سید المرسلین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

چھ خصلتیں بہت نیک ہیں :

۱۔ تلوار لے کر خدا کے دشمن سے لڑنا۔

۲۔ مصیبت کی حالت میں صبر اختیار کرنا۔

۳۔ موسم گرما میں روزہ رکھنا۔

۴۔ اپنی ضرورت پر خرچ نہ کرنا بلکہ اللہ کے نام پر خرچ کرنا۔

۵۔ بارش میں تکبیر اُولیٰ میں جماعت سے ملنا یا گرمیوں کے دنوں میں تکبیر اُولیٰ میں ملنا۔

۶۔ موسم سرما (سخت سردیوں کے دنوں) میں وضو احتیاط سے کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"جب مومن بندہ وضو کرے اور چہرہ کو دھودے تو نظر کے جتنے گناہ اس نے کیے ہوں سارے پانی کے ساتھ یا اخیر قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ کہنی تک دھوڈالے تو جتنے گناہ دست اندازی کے اس سے سرزد ہوں سارے پانی یا قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں پاؤں دھوڈالے تو قدموں (پاؤں) سے چل کر جتنے گناہ ہوئے سارے پانی یا اخیر قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ گناہوں سے بالکل پاک ہوجاتا ہے۔"

خبر میں آیا ہے کہ جب بندہ وضو سے فارغ ہوکر یہ پڑھتا ہے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

اے خدا میں تم کو پاک یاد کرتا ہوں اور تمہاری تعریف

سے اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا
نہیں۔ میں تیری بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف
رجوع کرتا ہوں" تو اس کے عمل کو فرشتہ بند
کر کے عرش کے نیچے رکھتا ہے اور پھر وہ کھولا نہیں
جاتا جب تک کہ قیامت کے دن اس کو دیا نہیں
جاتا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب
فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:
"عمل کرو اور شمار نہ کرو اور جان لو کہ تمھارے اعمال
سے نماز بہتر ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی
کرتا ہے اور شمار کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم اس
عمل کو توفیق ایزدی اور محنت سے کر سکتے ہو۔"

حضرت عمر بن علتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
"جو شخص وضو کا ارادہ کرے پس کلی کرے پھر
ناک میں پانی ڈالے اور ناک کو صاف کرے تو اس
کے منہ کے گناہ یعنی جو کلمات گناہ آمیز اس سے
سرزد ہوں اور ناک کے سب گناہ معاف ہو جاتے
ہیں پھر جب چہرہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق
دھوتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ داڑھی کے ارد
گرد کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب
دونوں ہاتھ کہنی تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں
کے گناہ پانی کے ساتھ پوٹوں تک دور ہو جاتے
ہیں۔ پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں

کے ارد گرد کے گناہ پانی کے ساتھ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر جب دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے سِرے تک پانی سے جھڑ جاتے ہیں پھر جب وضو سے فارغ ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ حمدو ثناء اور تمجید جو اس کے لائق ہو ادا کرے اور اپنے دل کو خالصاً لوجہ اللہ فارغ کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے تو وہ گناہ سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جس طرح کہ ماں نے اُسے آج ہی جنا ہے"۔

نبیٔ مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وضو میں ہر اعضاء کا دھونا ایک مرتبہ فرض ہے پس جس نے دو مرتبہ دھویا دو گنا اجر پایا اور تین مرتبہ دھونے سے اس نے میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا وضو کیا"۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

بندہ کو لائق ہے کہ پانچ چیزوں کا وضو کرے:

اول:۔ دل کا وضو اس طرح کرے کہ مکر، فریب، حسد، بغض اور کینہ سے دل کو صاف کرے۔ قولہٗ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ یعنی اپنے کپڑے کو صاف کر۔

دوم:۔ زبان کا وضو غیبت، جھوٹ، لغو اور بہتان سے قولہٗ تعالیٰ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔

سوم:۔ پیٹ کا وضو مشتبہ اور حرام کھانے سے قولہٗ تعالیٰ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ یعنی پاک چیزوں سے جو تم کو رزق دیا ہے کھاؤ۔

چہارم:۔ وضو حرام لباس سے قولہٗ تعالیٰ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ یعنی پرہیز کا لباس اچھا ہے۔

پنجم:۔ وضو اعضائے ظاہر کا قولہٗ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔ یعنی اے لوگو ایمان والو جب تم نماز کو تیار ہو پھر اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور سر کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنے تک دھوؤ۔ پس وضو کرنے والے کو لازم ہے کہ وضو باادب و تعظیم کرے۔ چاہیے کہ وہ وضو کے ساتھ اللہ جل شانہٗ، وجل جلالہٗ، وعم نوالہٗ کی زیارت کا ارادہ کرے اور سب گناہوں سے توبہ کرے۔

مسواک کے آداب

حضور سیدو سرور، نور مجسم، روحِ مصور، شافع محشر، ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ اس میں پندرہ خاصیتیں ہیں:

۱۔ منہ کو پاک کرتی ہیں
۲۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے
۳۔ شیطان خفا ہوتا ہے
۴۔ رزق کی کشائش اور غنا حاصل ہوتا ہے
۵۔ سنتِ نبوی ادا ہوتی ہے۔
۶۔ صفرا جاتی رہتی ہے
۷۔ آنکھیں روشن ہوتی ہیں
۸۔ تلخیٔ دہان دور ہوتی ہے
۹۔ درد سر جاتا رہتا ہے
۱۰۔ منہ میں خوشبو زیادہ ہوتی ہے
۱۱۔ بلغم بند ہو جاتی ہے
۱۲۔ مسوڑھے مثل شیر کے سخت ہوتے ہیں
۱۳۔ کراماً کاتبین اس کو دوست رکھتے ہیں
۱۴۔ فقر اور حاجت جاتے رہتے ہیں
۱۵۔ نماز کے ثواب میں کثرت ہو جاتی ہے اور ساٹھ نمازوں کا اجر ملتا ہے۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نماز بامسواک ادا کی جائے وہ بے مسواک نماز سے ستر گنا زیادہ ثواب دیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"تم کو مسواک کرنا ضروری ہے اس سے غافل نہ رہو
کیونکہ اس میں سترہ خاصیتیں ہیں۔"

۱۔ دانتوں کو خوشبودار کرتی ہے۔

۲۔ دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

۳۔ جو فرشتے اس پر اُڑتے پھرتے ہیں اس کی عظمت اور نور کے باعث اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

۴۔ دانت بجلی کی طرح روشن ہوتے ہیں۔

۵۔ مسجد تک فرشتے اس کی تابعداری میں جاتے ہیں۔

۶۔ ایسا ثواب پاتا ہے گویا اس نے سب انبیاء علیہ السلام کی متابعت کی اور ان کی پیروی اور اطاعت کو بجا لایا۔

۷۔ فرشتے حاملانِ عرش اس کے لیے معافی چاہتے ہیں۔

۸۔ اس کے لیے بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے بے حساب داخل ہو جائے۔

۹۔ اس کے حق میں اتنی تعداد میں ثواب اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنے کہ قیامت تک اہل اسلام میں ہونگے۔

۱۰۔ اس پر دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

۱۱۔ انبیاء اور مرسل اس کے حق میں بخشش چاہتے ہیں۔

۱۲۔ اس کی حفاظت زیادہ ہوتی ہے اور اس پر القائے حکمت ہوتا ہے۔

۱۳۔ دانتوں کا زائد گوشت دُور ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ اس کا منہ خوشبو دار ہوتا ہے۔
۱۵۔ اس کے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔
۱۶۔ اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔
۱۷۔ اس کے گھر میں برکت اور رحمت وارد ہوتی ہے۔

حضرت ضحاک ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم پر مسواک کرنا ضروری ہے اس پر مداومت کرو یعنی ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اس میں پندرہ خاصیتیں ہیں"

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوتا ہے۔
۲۔ اس کی مراد ملتی ہے۔
۳۔ مسواک کی برکت سے جتنے دانت اور انگلیوں کے پورے ہیں ہر ایک کے حساب سے پانچ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔
۴۔ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کو اس صورت میں آئے گا جس صورت میں کہ انبیاء اور رسولوں کی طرف آتا ہے۔
۵۔ ملک الموت اس کی روح کو پاک حالت میں لے جاتا ہے۔
۶۔ دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے رحیق المختوم بلتا ہے۔
۷۔ جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کی قبر دنیا سے فراغ ہو جاتی ہے۔
۸۔ اس کو قبر میں کیڑے مکوڑے کوئی ایذا نہیں پہنچاتے۔
۹۔ اس کو انبیاء کا لباس پہنایا جائے گا۔
۱۰۔ اس کی انبیاء جیسی عزت کی جائے گی۔
۱۱۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شہیدوں اور نبیوں کے ساتھ بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

۱۲۔ ترازوئے قیامت میں اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہو گا۔
۱۳۔اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پڑوس میں محل ملے گا۔
۱۴۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہو گا۔
۱۵۔ اللہ رب العالمین کے لقا سے مشرف ہو گا۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: جمعہ کے دن تین چیزیں واجب ہیں:

۱۔ غسل کرنا
۲۔ خوشبو لگانا۔
۳۔ مسواک کرنا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: کہ چھ سنتیں رسول کی سنتوں میں سے ہیں:

۱۔ حلم
۲۔ حیا دار ہونا۔
۳۔ حجامت سے ہونا۔
۴۔ خوشبو لگانا۔
۵۔ کثرت سے زوجہ نکاح میں لانا۔
۶۔ مسواک کرنا۔

نبیٔ مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے منہ کو مسواک سے خوشبودار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، قرآن اور کلمہ شہادت اور درود شریف کا رستہ ہے"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"آس، انار اور سرکنڈن سے مسواک اور خلال مت

کرو کیونکہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہوتا ہے اور دانتوں
کے گوشت یعنی مسوڑوں سے ریشہ نکلتا ہے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھ کو مسواک کی
تاکید کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھ کو اس کے
فرض ہونے کا ڈر ہے۔"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"کھانا کھانے کے بعد مسواک کا استعمال دو غلام
بچوں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا
ہے۔"

حضور پُر نور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسی کے
حق کی بابت تاکید کرتے ہیں یہاں تک کہ مجھے
خیال آتا ہے کہ شاید ان کو وارث بنایا جائے
اور عورتوں کی بابت بنایا جائے۔ عورتوں کی
بابت وصیت کرتے ہیں یہاں تک میں خیال
کرتا ہوں کہ شاید طلاق حرام ہو جائے۔ اور رات
کو نماز کی بابت وصیت کرتے ہیں یہاں تک کہ
میں خیال کرتا ہوں کہ میری اُمّت کے برگزیدہ
لوگ رات کو نہ سوئیں گے اور مجھے ہمیشہ مسواک
کی وصیت کرتے ہیں یہاں تک کہ مجھے خیال آتا
ہے کہ شاید منہ کی بو جاتی رہے۔"

مسائلِ ناخن

حضرت ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور شافعِ یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن ناخن اُتارے اور موچھوں کے بال کٹائے اور مسواک کرے اور اپنے آپ پر پانی ڈالے یعنی غسل کرکے مسجد کی طرف جاوے تو ہزار فرشتہ اس کے پیچھے چلتا ہے اور اس کے لیے شفاعت کرتے ہیں اور معافی چاہتے ہیں۔"

حضرت اعمش مجاہد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ دیر کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ نے دیر کا سبب پوچھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم کس طرح آپ کے پاس آویں نہ تو آپ نے ناخن کتروائے ہیں اور نہ موچھوں کے بال کم کرتے ہو۔ پھر پڑھا اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا نازل نہیں ہوتے۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے جمعہ کے دن ناخن اُتارے وہ جزام سے بچ گیا اور جس نے موچھوں کے بال کترائے اور مسواک کیا اللہ تعالیٰ اس سے بیماری دُور کرتا ہے اور شفا

دیتا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ دینی کام ہیں:

۱۔ موچھوں کا کم کرنا۔

۲۔ ناخن اتارنا۔

۳۔ موئے زہار یعنی زیر ناف کا مونڈنا۔

۴۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

۵۔ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا۔ ناخن اور بالوں کا مٹی میں دبانا بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے مونچھیں منڈوائیں وہ ہم سے نہیں اس لیے کہ اس میں بچپن ہے اور چہرے کی رونق چلی جاتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت مونچھوں کی جڑوں کو باقی رکھنے میں ہے۔"

غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے:

"استرے سے مونچھیں منڈوانا جائز نہیں کیونکہ اس سے مونچھوں کی جڑیں باقی نہیں رہتیں۔"

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مونچھیں ابرو کے برابر ہونی چاہئیے۔" فتاویٰ حمادیہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس نے ہفتہ کے دن ناخن کاٹے اس سے بیماری جاتی رہی اور شفا آئی۔

جس نے اتوار کے دن ناخن کاٹے اس سے غنا نکل جاتا ہے اور فقر داخل ہوتا ہے۔

جس نے پیر کے دن ناخن اتارے اُس سے برص جاتا رہا اور صحت داخل ہوئی۔

جس نے منگل کے دن ناخن کٹوائے تو اس کی صحت جاتی رہی اور بیماری میں مبتلا ہوا۔

جس نے بُدھ کے دن ناخن کٹوائے وہ وساوس سے محفوظ رہا اور امن میں رہا۔

جس نے جمعرات کے دن ناخن کٹوائے تو اس جزام اور برص سے شفا پائی۔

جس نے جمعہ کے دن ناخن کٹوائے اس کے گناہ مٹے اور رحمت کا دخول ہوا۔

کپڑا قطع کرنا

جس نے اتوار کے دن کپڑا قطع کیا وہ بیمار ہو جائے گا اس لیے اتوار
کے روز کپڑا قطع کرنا مناسب نہیں۔
پیر کے دن کپڑا قطع کرنا مبارک ہے۔
منگل کے دن کپڑا قطع کرنا مبارک نہیں ہوتا یا تو کہیں غرق ہو جائے
گا یا چور لے جائے گا۔ اس سے غم عارض ہو جائے گا۔
بدھ کے دن کپڑا قطع کرنا مبارک ہوتا ہے۔ عمر بڑھتی ہے۔
جمعرات کے دن کپڑا قطع کرنا بھی مبارک ہوتا ہے اور زیادہ ملتا ہے۔
جمعہ کے دن کپڑا قطع کرنا مبارک ہوتا ہے اور دولت بڑھاتا ہے۔

برادرانِ اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خلقِ خدا تعالیٰ کے ساتھ
ہمدردی کریں اور اخلاقِ حمیدہ سے پیش آئیں اور حلقہ بگوش
اسلام ہو۔ و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

دعا گو
شاہ خاکی

فضائلِ ماہِ رمضان

روزے کی فرضیّت

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا
کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار (متقی) بن جاؤ۔

۱۔ رمضان کے روزے ہجرت کے اٹھارہ مہینے بعد فرض ہوئے۔ تحویلِ قبلہ کا حکم اس سے کوئی ڈیڑھ دو ماہ پہلے آیا تھا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت قرآنِ مجید، احادیث اور اجماعِ اُمّت تینوں سے ثابت ہے۔ محوّلہ بالا آیت میں رمضان کے روزوں کے متعلق حکم دیتے ہوئے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور کُتِبَ کا لفظ فرضیت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بنابریں قرآن مجید سے ثابت ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ یعنی اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔
(۲) نماز قائم کرنا۔
(۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔
(۴) بیت اللہ کا حج کرنا اور
(۵) رمضان کے روزے رکھنا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ فرض ہی نہیں ہے بلکہ رُکنِ اسلام ہے۔

۲- "اسلام کے اکثر احکام کی طرح روزے کی فرضیت بھی بتدریج عائد کی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں مسلمانوں کو صرف ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی، مگر یہ روزے فرض نہ تھے۔ پھر ۲ھ ہجری میں رمضان کے روزوں کا یہ حکم قرآن میں نازل ہوا، مگر اس میں اتنی رعایت رکھی گئی کہ جو لوگ روزے کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور پھر بھی روزہ نہ رکھیں، وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ بعد میں دوسرا حکم نازل ہوا اور یہ عام رعایت منسوخ کر دی گئی۔ لیکن مریض اور مسافر اور حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اور ایسے بڈھے لوگوں کے لیے، جن میں روزے کی طاقت نہ ہو، اس رعایت کو بدستور باقی رہنے دیا گیا۔

۳- سورہ بقرہ ہی میں آگے چل کر روزوں کا ایک مقصد یہ بیان ہوا ہے:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور جس ہدایت سے اللہ نے تمھیں سرفراز فرمایا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔

معلوم ہوا کہ "رمضان کے روزوں کو صرف عبادت اور صرف تقویٰ کی تربیت ہی قرار نہیں دیا گیا ہے، بلکہ انھیں مزید برآں اُس عظیم الشان نعمتِ ہدایت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ٹھہرایا گیا ہے، جو قرآن کی شکل میں اُس نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک دانش مند انسان کے لیے کسی نعمت کی شکر گزاری اور کسی احسان کے اعتراف کی بہترین صورت اگر ہو سکتی ہے، تو وہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کے لیے زیادہ سے زیادہ تیار کرے، جس کے لیے عطا کرنے والے نے یہ نعمت عطا کی ہو۔ قرآن ہم کو اس لیے عطا فرمایا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ جان کر خود اس پر چلیں اور دنیا کو اس پر چلائیں۔ اس مقصد کے لیے ہم کو تیار کرنے کا بہترین ذریعہ روزہ ہے۔ لہٰذا نزولِ قرآن کے مہینے میں ہماری روزہ داری صرف عبادت ہی نہیں ہے، اور صرف اخلاقی تربیت بھی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ خود اس نعمتِ قرآن کی بھی صحیح اور موزوں شکر گزاری ہے۔"

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، (ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنّت کے دروازے کھول دیئے) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے ہیں، اور شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔" ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ
يُّسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا
الصَّائِمُوْنَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے
ایک دروازے کو "ریّان" کہتے ہیں۔ اس
دروازے سے (جنّت میں) صرف روزہ رکھنے
والے ہی داخل ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ، تو اس کے وہ سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس سے پہلے سرزد ہوئے ہوں گے۔ اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا ایمان اور احتساب کے ساتھ، تو معاف کر دیئے جائیں گے اس کے وہ قصور جو اس نے پہلے کیے ہوں گے۔ اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں قیام کیا، ایمان اور احتساب کے ساتھ تو معاف کر دیئے جائیں گے اس کے وہ سب گناہ جو اس نے پہلے کیے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَّاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ. فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیکی دس گنی تک اور دس گنی سے سات سو گنی تک بڑھائی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ـــــــ روزہ دار اپنی شہواتِ نفس اور اپنے کھانے پینے کو میرے لیے چھوڑتا

کو میرے لیے چھوڑتا ہے ـــــ روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت کی اور دوسری فرحت اپنے ربّ سے ملاقات کے وقت کی ـــــ اور روزہ دار کے منہ کی بساند اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اور روزے ڈھال ہیں، پس جب کوئی شخص تم میں سے روزے سے ہو تو اُسے چاہیئے کہ نہ اس میں بدکلامی کرے اور نہ دنگا فساد کرے ـــــ اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو وہ اس سے کہہ دے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍ یَّا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ، وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور وہ جن جو برائی پھیلانے پر کمربستہ رہتے ہیں باندھ دیے جاتے ہیں، اور پھر ان میں سے کوئی روزہ کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگ ہیں جو آگ سے بچنے والے ہیں

اور یہ ہر رات کو ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَتَاکُمْ رَمَضَانُ، شَھْرٌ مُّبَارَکٌ، فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ، تُفْتَحُ فِیْہِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْہِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْہِ الشَّیَاطِیْنُ، لِلّٰہِ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَھَا فَقَدْ حُرِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم پر رمضان کا مہینہ آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تم پر روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان (یعنی جنّت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔ اس میں اللہ کی طرف سے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے جو اس رات کی بھلائی سے محروم رہا بس وہ محروم ہی رہ گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ، وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ فَیُشَفَّعَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ کہتا ہے کہ اے رب، میں نے اس کو دن بھر کھانے (پینے) اور شہوات سے روکے رکھا، تُو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما ——— اور قرآن کہتا ہے کہ (اے رب،) میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا، تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما ——— پس دونوں کی شفاعت قبول فرمالی جائے گی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مہینہ تمہارے اُوپر آیا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے، جو اس سے محروم رہ گیا وہ تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہتا ہے جو ہے ہی بے نصیب۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُهُمْ بِنَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنّت رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آنے والے سال تک سجائی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے جو جنّت کے پتوں میں گزرتی ہوئی آہو چشم حوروں کے اوپر پہنچتی ہے۔ اس ہوا کو پاکر حوریں کہتی ہیں کہ اے ہمارے رب، ہمیں اپنے (نیکوکار) بندوں میں سے ایسے شوہر عطا کر جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِیرٍ وَاَعْطٰی كُلَّ سَائِلٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رمضان آتا تھا تو آپ ہر اسیر کو رہا کر دیتے تھے اور ہر سائل کو کچھ نہ کچھ دیتے تھے۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

ماہ رمضان المعظم کے شرف میں، روزہ رکھنے، صدقہ دینے، نماز تراویح پڑھنے، سحری کھانے اور توبہ کرنے کی فضیلت میں ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قاعدہ تھا کہ جب ماہِ رمضان میں ایک دن رہ جاتا تو لوگوں سے خطاب فرماتے کہ اے لوگو ماہِ رمضان آیا اور اس کے لیے تیار ہو جاؤ اور صاف ستھرے کپڑے پہنو اور اس کی تعظیم کرو اس لیے کہ یہ مہینہ بارگاہِ رب العالمین میں بے انتہا فضیلت رکھتا ہے اس میں خوب دل لگا کر عبادت کرو کیونکہ اس مہینہ میں پہلے سے کئی گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ نماز میں کثرت کرو، تلاوت قرآن مجید سے دل آباد کرو اس لیے کہ جس نے ظاہر و باطن میں قرآن مجید کو پڑھا تو اللہ رب العالمین ہر حرف کے عوض جنت کے باغوں میں باغ دے گا اس میں ایسے درخت ہوں گے جو سب درختوں سے بڑے ہوں گے اور ہر درخت اتنا بڑا ہو گا کہ دنیا کو ڈھانپ لے گا اور اس پر ستّر ہزار فرشتے ہوں گے

جو قیامت کے دن تک اس کے لیے دُعا کرتے رہیں گے۔ جب سخت دن ہو گا تو اس کے روزے اچھی صورت میں ہوں گے اور اس کے حق میں شفاعت کریں گے یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو گا۔

حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک اور ایک حج سے دوسرے حج تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک مابین کے لیے کفارت ہوتی ہے اگر گناہِ کبیرہ سے بچا رہے۔"

حضور پُرنور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"میری اُمت کا مہینہ رجب ہے اور اس کے تمام مہینوں پر وہ فضیلت ہے جو مجھے تمام انبیاء پر ہے اور ماہِ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس مہینہ کی باقی مہینوں پر وہ فضیلت ہے جس اللہ تبارک وتعالیٰ کی سب خلقت پر فضیلت ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"جس شخص نے روزہ رکھا اور خاموش رہا اور اللہ تعالیٰ کو یاد کیا، حرام کو حرام جانا اور حلال کو حلال جانا اور بُرے کاموں میں نہ پڑا۔ رمضان المبارک کے گزر جانے پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے ہر تسبیح وتہلیل کے عوض بہشت میں گھر تیار کرتا ہے جو زمرد سے تیار ہوتا ہے اور اس کے پیٹ میں سُرخ یاقوت

اور یاقوت میں خیمہ کھو کھلے موتی سے ہوگا اس میں زوجہ حور بہشتی جس کے ہاتھ میں سونے کے کڑے ہوں گے سبز یاقوت سے جڑے ہوئے اس سے سبب زمین روشن ہو گی۔"

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"جب ماہ رمضان شریف کی آخری رات ہوتی ہے تو فرشتے معہ آسمانوں اور زمینوں کے روتے ہیں۔ میری اُمت کی مصیبت پر پوچھا گیا یا حبیب اللہ کونسی مصیبت پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں صدقہ مقبول ہے اور دعا و گناہ بخشے جاتے ہیں اور نماز بھی قبول ہوتی ہے اور نیکیاں اس میں دو چند چہار چند کی جاتی ہیں۔ پس یہ آواز سُنی جاتی ہے کہ اس سے زیادہ اچھی نہیں ہوتی۔ تب بہشتی حوروں کو آراستہ کیا جاتا ہے تاکہ ان سے نکاح کرنے۔ پھر مخلوق پر کھڑی ہوتی ہیں کہ اے رضوان یہ کیسی رات ہے پھر لبیک کہہ کر جواب دیا جائیگا کہ اے حسینو یہ رمضان کی پہلی رات ہے اور اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ روزہ داران امت محمدیؐ کے لیے بہشت کے دروازے کھول دو اور خازن دوزخ روزہ داران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم پر دوزخ کے دروازے بند کردو اور اے جبرائیل زمین پر جا اور مردود شیطانوں کو طوقِ زنجیر سے قید کر اور پھر ان کو سمندر میں ڈال تاکہ

اُمت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر روزوں میں فساد نہ
ڈالیں اور اللہ تعالیٰ ہر رات تین مرتبہ حکم کرتا ہے
کہ کوئی سوالی ہے جس کا سوال دیا جائے، کوئی توبہ
کرنے والا ہے تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی
معافی کا خواستگار ہے تاکہ اس کے گناہ بخشے جائیں
اور اللہ تبارک و تعالیٰ بوقت افطار ہزار ہزار گنہ گار
دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو وہ مستحق عذاب ہوتے
ہیں۔ پس جب جمعہ کی رات یا دن ہوتا ہے تو اللہ
تبارک و تعالیٰ ہر ایک ساعت دن اور رات میں
اسی قدر دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اور جب اس
ماہ کا آخری دن ہوتا ہے تو اس دن اس قدر گنہ گار
دوزخ کے عذاب سے بچائے جاتے ہیں جتنے کہ
شروع ماہ سے اخیر ماہ تک آزاد ہوئے۔"

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے
ہیں اور اس ماہ رمضان کے روزہ دار داخل ہوں
گے جو اُمت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت تک
ہوں گے اور کہا جائے گا کہ کہاں ہیں روزہ دار
اللہ رب العالمین کو یاد کرنے والے۔ تب وہ
کھڑے ہو جائیں گے اور بہشت میں داخل ہوں
گے تب وہ دروازہ بند کیا جائے گا اور ان کے سوا
اور کوئی بھی اس دروازہ سے داخل نہ ہو گا۔"

حضور سرور کائنات فخر موجودات مالک کون و مکاں و مایکون احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

۱۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔
۲۔ مکہ شریف کے راستے میں فوت ہونا۔
۳۔ دیوار کے نیچے دب کر مرنا۔
۴۔ مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا۔
۵۔ آگ میں جل کر مرنا۔
۶۔ زہر سے موت واقع ہونا۔
۷۔ پانی میں ڈوب کر مرنا۔
۸۔ جو ذات الجنب میں مرے۔
۹۔ جو مطعون ہو کر مرے

یہ سب کے سب شہید ہوئے مگر صرف اللہ کی راہ میں مرا وہ ان سب سے افضل و اکمل بزرگ ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر رمضان المبارک کے فضائل اور فوائد میری اُمت کو معلوم ہوتے تو تمنا کرتے کہ سارا سال رمضان ہی رہے کیونکہ روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور دم لینا تسبیح ہے اور اس کا عمل چند گنا ہوتا ہے پس جس نے ماہ رمضان میں اوّل سے آخر تک روزہ رکھا وہ اپنے گناہ سے ایسا صاف ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔"

راوی کہتا ہے کہ روزہ داروں کے لیے عرش کے نیچے خوانچہ رکھا جائے گا اور وہ اس سے کھائیں گے اور لوگ حساب دینے میں مبتلا ہوں گے وہ کہیں

گے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ تو کھانے کھا رہے ہیں اور ہم حساب میں غوطے کھا رہے ہیں۔ اِن لوگوں کو کہا جائے گا کہ یہ روزہ رکھتے اور تم افطار کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور مردود جنوں کو زنجیر پہنائے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے اور پھر ان سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھلتا اور بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں جن میں سے کوئی بھی نہیں بند ہوتا۔ پھر آواز دینے والا کہتا ہے کہ اے خیر چاہنے والے متوجہ ہو جاؤ اور بُرائی کرنے والے بُرائی کم کر۔ یہ آواز آخیر ماہ تک ہوتی رہتی ہے۔"

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص ماہِ رمضان کے آنے سے خوش اور اس کے جانے سے غمناک ہو وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔

کیوں کہ اس میں دلوں کی آبادی ہے اور گناہوں کی کفارت اور خوف کرنے والوں کا امن ہے۔

ان کو اس مہینہ کے برابر کہاں مہینہ ملے گا۔ اس مہینہ کی ایک ساعت ہزار برس سے بہتر ہے کیونکہ یہ مہینہ سجدہ اور روزہ کے لیے ہے۔ تراویح اور ختم قرآن مجید کا مہینہ ہے، رحمت و مغفرت، توبہ و استغفار، زیارت قبور اور احسان کا مہینہ ہے

اور جو تم اس مہینہ میں نیک عمل کرتے ہو وہ بارگاہِ
الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں اس لیے ان راتوں
میں جاگتے رہا کرو تا کہ دوزخ سے نجات پاؤ۔"

بحر الرائق اور فتاویٰ برازیہ میں لکھا ہے:

"جو شخص ماہ رمضان کے دن ظاہراً دکھا کر مشہوری میں
بلا عذر کچھ کھائے تو اس کو قتل کیا جائے کیونکہ یہ
حلال جاننے کی دلیل ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور شفیعِ مجرماں محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

"جو شخص ماہ رمضان کا ایک روزہ بلا عذر کسی مرض
کے ترک کرے اور پھر تمام ماہ کے روزوں کی ادائیگی
نہ کرے تو اس کو نو لاکھ برس دوزخ میں رکھا جائیگا۔
صرف ایک روزہ چھوڑنے کی سزا میں یہ تکلیف
اُٹھائے گا اور جو جان بوجھ کر ایک نماز کو وقت
سے قضا کرے تو وہ چھ ہزار برس دوزخ میں
رہے گا کہ جہاں فرعون ہو گا احسان المصابیح۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ماہِ رمضان کا روزہ رکھا۔ ایمان اور
ثواب کی خاطر ذکر الٰہی میں مشغول رہا تو اس کے
گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے کیونکہ عام مومن
مسجدوں میں جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور اس مہینہ
میں روزہ داروں کو بڑی بڑی نعمتیں عطا ہوتی ہیں

شہیدوں، پاکیزہ لوگوں کی منزلوں اور بہشت میں
جگہ پاتے ہیں اور اسی وقت آواز آتی ہے قَدْ
اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی تحقیق مومنوں نے نجات
پائی اور فرشتے ہر دروازے پر آکر کہتے ہیں اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ صبر
کے باعث تم پر سلام ہے اور عاقبت کا گھر ہی
بہتر ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم نور مجسم محبوب رب العالمین علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"ابن آدم جو نیکی کرتا ہے وہ چند گنا ہو جاتی ہے
اس کا اضعاف سات سو تک پہنچتا ہے۔ فرمایا
اللہ رب العزت نے کہ روزے کا ثواب شمار
سے بہتر ہے کیونکہ یہ عبادت (روزہ) خصوصاً
میرے لیے ہے اس کے متعلق کوئی بھی علم نہیں
رکھتا اس کی میں ہی جزا دوں گا۔ حدیث قدسی میں
ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ اس لیے
کہ بندہ کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑ دیتا
ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے اور
روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں:

۱۔ افطار کے وقت
۲۔ جب روز قیامت کو لقاء الٰہی نصیب ہو گا۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت حسن ابن علی رضؓ کی تلوار پر لکھا تھا:

۱۔ رزق مقسوم ہے۔

۲۔ حریص شرمسار ہے

۳۔ بخیل مذمت کردہ ہے

۴۔ حاسد غمناک ہے

۵۔ نماز سے غافل محروم ہے

۶۔ مانع زکوٰۃ خوار ہے

۷۔ تارک روزہ رمضان شفاعت اور لقا سے محروم ہے۔

حکایت: ایک جوان سوار عبدالملک ابن مروان کے پاس آیا اور کہا کہ اے خدا کے نیک بندے میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ اب میں تیرے پاس آیا ہوں تاکہ تجھ سے سوال کروں کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ابن نے کہا اے شخص تیرا گناہ بہت بڑا ہے یا زمین و آسمان اس نے کہا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ پھر ابن مروان نے کہا تیرا گناہ بڑا ہے یا لوح و قلم اس نے کہا کہ میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ پھر ابن مروان نے کہا کہ تیرا گناہ بڑا یا رحمت یہ بات سن کر وہ خاموش ہو گیا۔ پھر عبدالملک نے کہا اے بندۂ خدا تیرا کیا گناہ ہے اس نے کہا مجھے اس کے کہنے سے شرم آتی ہے پھر اس نے کہا کہ اے گنہ گار اب تو ڈرتا ہے مگر عذاب الٰہی سے نہیں بچے گا۔ اس لیے کہ تیرے لیے بہتر ہے کہ میرے پاس بیان کر دے تاکہ میں تجھے آسان کر دوں۔ اُس نے کہا کہ میں کفن کش تھا پانچ قبروں کا حال دیکھنے سے مجھے توبہ پر آمادہ کیا کیونکہ میں نے ان کو سخت عذاب میں دیکھا ہے:

اوّل یہ کہ میں نے ایک قبر کھودی اور اس میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف مڑا ہوا ہے۔ تب میں ڈر گیا اور واپس ہوا۔ پھر ہاتف نے مجھے غیب سے آواز دی کہ اے ظالم تو میت سے نہیں پوچھتا کہ کس بلا میں مبتلا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں پوچھنے کی طاقت ہی نہیں

رکھتا کہ اس سے پوچھوں کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ یہ شرابی اور زانی تھا۔

دوم: میں نے قبر کھودی اس میں میت کو دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور زنجیر اور بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ جب واپس ہُوا تو ہاتف نے آواز دی کہ اے بدکار تو میت کا حال کیوں نہیں پوچھتا کہ کونسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے پوچھنے کی تو توفیق ہی نہیں۔ اس نے کہا کہ یہ شخص جھوٹی قسمیں کھاتا تھا اور حرام اس کی خوراک تھی۔

سوم: میں نے قبر کھودی اور میت کو دیکھا کہ آگ سے زمین پر چڑا ہُوا ہے اور زبان پیچھے کو نکلی ہوئی ہے اور اس کو اس حالت میں عذاب دیا جاتا ہے میں خوف سے واپس لوٹا تو ہاتف نے آواز دی کہ اے بدکار تو میت کا حال کیوں نہیں پوچھتا کہ کس حال میں ہے۔ پھر میں نے کہا کہ میں پوچھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس نے کہا کہ یہ شخص چغل خور اور غیبت کنندہ تھا۔

چہارم: جب میں نے قبر کھودی تو اس میں میت کو دیکھا کہ اس پر آگ بھڑکتی ہے اور وہ جلتا ہے اور فرشتے اس کو آتش گرزوں سے مارتے ہیں پھر ڈر کر واپس لوٹا پھر مجھے ہاتف نے آواز دی کہ اے کم بخت تو اس میت کا حال کیوں نہیں پوچھتا۔ میں نے کہا کہ میں پوچھنے کی جرأت ہی نہیں رکھتا اس نے کہا کہ یہ شخص نماز اور روزہ رمضان کی قدر نہیں جانتا تھا اور توبہ کرنے سے پہلے ہی مر گیا پس اس کا ایمان سلب ہُوا۔

پنجم: جب میں نے قبر کھودی تو وہ بہت کشادہ تھی میں نے اس کی فراخی کا حال کہہ نہیں سکتا۔ اس پر ایک تخت اور تخت پر ایک جوان جو اس کی خدمت کے لیے تھا اور حوریں بھی تھیں۔ میں واپس لوٹا تو مجھے ہاتف نے آواز دی کہ اے لعین تو نے اس میت کا حال نہیں پوچھا۔ میں نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے کہا یہ جوانی میں خدا سے ڈرتا تھا خضوع و خشوع سے نماز پڑھتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"قرآن مجید کا نماز میں پڑھنا نماز کے علاوہ پڑھنے سے بہتر و افضل ہے، اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے بہتر ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی روزہ دار ماہ رمضان کو ثواب کی نیت سے روزہ رکھے تو اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ دس خصلتیں عطا فرماتا ہے:

۱۔ حرام اس کے بدن سے پگل جاتا ہے۔
۲۔ اس کو رحمت سے قریب کرتا ہے۔
۳۔ اس کو بہتر اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے۔
۴۔ قیامت کے دن بھوک سے نجات پائے گا۔
۵۔ پیاس نہیں لگتی۔
۶۔ اس پر قبر کا عذاب آسان ہو جاتا ہے۔
۷۔ بہشت میں اس کو عزت ملتی ہے۔

زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارگاہِ رب العالمین میں سات عمل درجہ پر ہیں:

۱۔ عمل بمثلہ اور
۲۔ عمل بمثلہ
۳۔ عمل موجب اور
۴۔ عمل موجب

۵۔ ایک عمل دس گنا

۶۔ ایک عمل سات سو گنا

۷۔ ایک عمل جس کا ثواب اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

عمل بمثلہ جیسا کہ اس نے ایک برائی کی اس کے حق میں ایک برائی لکھی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا جس نے برائی کی اس کی جزا نہ ملے گی مگر مثل اس کے اور عمل بمثلہ وہ نیک ارادہ ہے جس پر ابھی عمل نہیں کیا اور اس کو ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور عمل موجب جس نے القائے الٰہی کیا اور اس کے ماسوائے عبادت نہ کی تو اس کے لیے بہشت واجب ہوئی اور عمل موجب جس کو لقائے الٰہی ہوا اور وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے اس کے لیے دوزخ واجب ہے اور جو عمل دس گنا ہے جس نے نیک عمل کیا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ہوا اور جو عمل سات سو گنا ثواب رکھتا ہے جو شخص فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے اس کے لیے ایک عمل سے سات سو گنا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جس عمل کا ثواب سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی جانتا وہ روزہ ہے۔

صدقے کے مسائل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے ماہِ رمضان میں ایک روزہ رکھا اور اس کے وجود کو اللہ تعالیٰ ستر برس کے راہ کا قافلہ دوزخ سے دُور فرماتا ہے اور اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسا خندق تیار ہوتا ہے جتنی فراخی زمین و آسمان کی ہے اور تین سو شہید کا اجر ملتا ہے اور جس نے اس میں ایک رکعت پڑھی گویا اس نے اور مہینہ میں ستر ہزار تسبیح پڑھی اور جس نے اس ماہ بھوک کو سیر کیا اور اس کے ساتھ افطار گویا روئے زمین کو سونے سے پُر کیا اور دوسرے مہینے میں دیا اور جس نے اس ماہ میں صدقہ پرہیزگار کو دیا گویا اس نے اتنی بخشش کی کہ جتنے چیزوں پر سورج چڑھتا ہے سب خرچ فی سبیل اللہ کر دیں اور جس نے ننگے کو اس ماہ میں کپڑا پہنایا ہو اللہ تعالیٰ قیامت میں ستر بہشتی حلہ شہیدوں کے حلہ کے برابر

عطا فرمائے گا اور جس نے اس ماہ کسی مومن کی زیارت
کی تو اس کا وہ اجر ہو گا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کی زیارت سے ہوتا ہے اور اس ماہ میں
جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
پڑھا تو اس کو وہ درجہ ملتا ہے جو اور مہینہ میں لاکھ
مرتبہ درود بھیجنے سے ہوتا ہے۔

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ
ہر دل بہشت کا محتاج ہوتا ہے اور بہشت چار قوم پر مشتاق ہے:

۱۔ جس نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا۔
۲۔ جس نے قرآن مجید پڑھا۔
۳۔ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا۔
۴۔ جس نے ننگے کو ڈھانپا (کپڑا پہنایا)

جس نے اس ماہ میں روزہ افطار کرایا تو اس کو ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور جس نے پیاسے کو پلایا پلایا تو اللہ تعالیٰ اس کو کوثر کا پانی پلائے گا۔ جس سے بہشت میں داخل ہونے تک پیاس نہ ہو گی اور جس نے اپنے غلام سے کام کی تخفیف کی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے عذاب سے آزاد کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے اوّل رحمت ہے اور درمیان میں مغفرت اور آخیر میں دوزخ سے نجات۔

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
" اگر اللہ تبارک و تعالیٰ اُمّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے مومنوں کو عذاب دینا چاہتا تو ان کو
ماہ رمضان سے عزت نہ دیتا اس لیے ماہ رمضان

امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے امان ہے
اور جو شخص آخر جمعہ رمضان کو عصر اور ظہر کے درمیان
فائیتہ نماز قضا کرے تو گویا اس نے ستر برس نماز
پڑھی اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ
رب العالمین نے ماہ رمضان اور اخلاص امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوزخ سے امان دینے
کو بنایا ہے۔ اس شخص کے لیے خوشی ہے کہ جس
کو ماہ رمضان کے روزے نصیب ہوئے اور
رات کو جاگنا بھی ماہِ رمضان ہی میں شروع ہوا۔
ذکر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میں نے اُمتِ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور عطا فرمائے جس
نے اس کو اختیار کیا دونوں جہان کے عذاب سے
نجات پائی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ دو
نور کون سے ہیں حکم ہوا:
ایک نور قرآن
دوسرا نور رمضان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک وقت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب میں رونق افروز تھے۔ ناگاہ ایک اعرابی
اور ایک یہودی آیا اور دونوں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے
مسئلہ پوچھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپؐ پر اور آپؐ کی اُمت پر تیس روزے
کیوں فرض کیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا کہ ہمارے
باپ نے منع کردہ درخت کا پھل کھایا اور دنیا میں آیا تب یہ کھانا اس کے

پیٹ میں تیس دن رہا۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی اولاد کو اس اُمت سے اتنے روز سے امتحان کیا۔ پھر ان دونوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ نے سچ فرمایا ہے۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں مر جانے کی پرواہ نہ رکھتا:

۱۔ ایک یہ کہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کرتے ہوئے میرا منہ مٹی سے آلودہ ہو۔

۲۔ دوسرا جو قوم عمدہ کلام کرے اس میں بیٹھنا جیسا کہ تم کوئی عمدہ پھل پسند کرتے ہو۔

۳۔ تیسرا روزہ جس کے دونوں طرف دور ہوں یعنی موسم گرما کا روزہ جس میں بھوک اور پیاس درہم کرے پھر خوشحالی میں کھولا جائے۔

تراویح کے مسائل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رمضان المبارک سے پہلے باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ مل کر نماز پڑھی اور اسی باب میں باتیں کر رہے تھے۔ پس دوسری رات کو پھر کثیر التعداد لوگوں کے ساتھ مل کر آپؐ نے نماز پڑھی۔ جب تیسری رات ہوئی تو بہت سے آدمی جمع ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ فجر کی نماز کو تشریف لائے۔ پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تم پر اس رات کا حال پوشیدہ نہ رہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے پھر تم شب بیداری سے عاجز ہو جاؤ۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو رمضان شریف میں شب بیداری کی رغبت دلاتے مگر بالارادہ حکم ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی حکم ہوا یہاں تک کہ ان کو اس نماز پر جمع کیا۔

روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج میں رمضان شریف عطا فرمایا تب آسمان سے خوش دل ہو کر اُترے پھر آپ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظاہر کیا کہ وہ بھی اس

سے خوش دل ہوئے جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے لوگو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ماہ رمضان مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کیا اور امت کو ماہ رمضان المبارک عطا فرمایا۔ پس ہم پر لازم ہے کہ روزہ رکھیں اور رات کو بیس رکعت نفل شکرانہ گزاریں۔ پس سب نے اقرار کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک بھی بہت بہتر ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل پر راضی ہوئے اور پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات نماز تراویح گزاری اور پھر چھوڑ دی کیونکہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری اُمت پر یہ نماز فرض کی اور نے ترک کی تو وہ عذاب پائیں گے۔ پھر محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کیے اور اس میں تراویح کو قائم کرنا سنت فرمایا۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے باسناد بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بدوں اس کے نہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نماز تراویح اس حدیث سے نکالی ہے جو مجھ سے سُنی اس نے پوچھا کہ علیؓ وہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک مکان عرش کے گرد ہے
جس کا نام خطیرۃ القدس ہے وہ نور کا ہے اور
اس میں فرشتے ہیں جن کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ
کے کسی بھی معلوم نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرتے ہیں اور ایک ساعت بھی غفلت نہیں کرتے

اور جب ماہ رمضان کی راتیں ہوتی ہیں تو بارگاہ الٰہی
سے اجازت لے کر زمین کی طرف نازل ہوتے ہیں
پھر بنی آدم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور پھر ہر
رات زمین پر نازل ہوتے ہیں جو ان سے چھوٹے
یا وہ کسی کو چھوئیں وہ ایسا سعادت مند ہو جاتا ہے
جس کے بعد وہ کبھی محروم نہیں ہوتا پھر حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم اس کے زیادہ
حق دار ہیں تب انھوں نے لوگوں کو تراویح کے
لیے جمع کیا اور ان قائم کیا اور قبول کیا پہلے جو
تراویح کو گھر میں پڑھتے یا مسجد میں علیحدہ علیحدہ
پڑھتے تھے پس ان کو حکم دیا کہ باجماعت پڑھو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
"آپؐ ماہ رمضان کی پہلی رات کو نکلے اور مسجدوں
میں قرأت سنی اور دیکھا کہ مسجدوں میں قندیلیں
روشن ہیں پھر کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ اس نے ہماری
مسجدوں کو روشن کیا ایسا ہی عثمان ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص بیس رکعت تراویح وتر سے پہلے
پڑھے تو اللہ رب العالمین اس کو بیس شہر بہشت
میں عطا فرمائے گا اور ہر شہر مہینہ کی راہ فراخی رکھتا

ہوگا ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن ایک برس کا ہوگا۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:

"جس نے بیس رکعت نماز تراویح پڑھی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بیس ہزار گناہ بخش دیتا ہے اور اس کو بیس شہید کا اجر دیتا ہے گویا اس نے بیس انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی اور بیس غلام آزاد کیے۔" (سالک الاخبار)

تراویح کے بارہ میں اور طرح کی بھی روایت ہے جیسا کہ صاحب خلاصہ نے فرمایا ہے لیکن تراویح سنّت مؤکدہ عین ہے مردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے اور متواتر خلقت متقدمین تاریخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آج کے روز تک ادا کرتے چلے آئے ہیں پس اس کو ترک نہیں کرنا چاہیئے اور اس پر دلیل وہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریا کا ایک حجرہ بنایا تاکہ اس میں سنتیں ادا کریں اور حجرہ سے نکلا کرتے اور جماعت سے مل کر تراویح پڑھا کرتے پس اس صورت میں تین راتیں گزرتیں جب چوتھی رات ہوئی تو بہت لوگ جمع ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی پس جب آدمی دیکھیں کہ فرائض کے حجرہ میں بہت لوگ جمع تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے باہر نہ آئے اور آپ کے نکلنے کی انتظار باہر کرتے تھے پھر انھوں نے خیال کیا کہ آپ کھڑے ہوئے پھر بعض اُن میں سے کھنگورے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں اور کوئی ان سے کہتا ہے الصّلوٰۃ پس آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارا کام دیکھتا رہا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شاید تم پر فرض نہ ہو جائے اور جب تم پر فرض ہو جائے تو تم اس پر قائم نہ ہوتے۔ پس لوگو تم نماز گھر میں پڑھو کیونکہ آدمی کی نماز بدوں فرضوں کے گھر میں بہتر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور حکم بدستور جاری رہا اور پھر حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں اسی طرح رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جب لوگوں کو نماز تراویح مسجد میں اکیلے پڑھتے دیکھا پس ان کو حکم دیا کہ جماعت سے مل کر پڑھو پھر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت میں باقتدا امام پڑھا کرو پھر انھوں نے باجماعت پڑھی اور اس وقت بہت اصحاب موجود تھے۔ اُن میں سے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن مسعودؓ حضرت عباسؓ اور ان کا بیٹا طلحہؓ، زبیرؓ، معاذؓ وغیرہ مہاجر و انصار موجود تھے اور ان کے بعد بھی بلکہ انھوں نے اس کی مدد کی اور موافق ہوئے اور اس بات کا حکم دیا اور ہمیشہ یہ کام کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر میری سنت اور میرے بعد خلفاء الراشدین کی سنت پر چلنا لازم ہے یہ بیس رکعتیں ہیں اور ہر چہار کا نام مجازاً تراویح رکھا گیا ہے اس لیے کہ ان کے آخر میں ترویحہ ہے جو جلسہ کا نام ہے اور اس کا نام ترویحہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اصحاب چار رکعت کے بعد آرام کیا کرتے تھے اس لیے کہ وہ نماز میں بہت دیر کھڑے رہتے اور ہر ایک ترویح کی دو سلام کرتے پس ترویحات پانچ ہوئیں اور سلام دس ہوئے جس نے تراویح بیس رکعت پڑھیں اور یہ سنت مؤکدہ ہیں اس کے لیے سات نعمتیں ہیں:

۱- اس کا بدن ہر بلا سے بچا رہتا ہے برص، جذام، جنون، درد، نقرس درد سر، ورم جگر۔

۲- تمام ماہ میں ہر ساعت دو سو اسی ۲۸۰ اس کے نگہبان رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔

۳۔ اس کا رزق کشادہ ہوتا ہے۔ اور وہ عمر بھر کسی کا محتاج نہیں رہتا۔
۴۔ بوقت نزع اس کو آسانی ہوتی ہے۔
۵۔ دنیا سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہوا مرتا ہے۔
۶۔ اس کو قیامت اور عذابِ قبر نہیں ہوتا۔
۷۔ بہشت میں بلا حساب داخل ہوتا ہے۔

سحری کے مسائل

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا:

"سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اور اس کا وقت آخری رات ہے جو رات کا چھٹا حصہ ہوتا ہے - اور جواہر الفتاویٰ میں ساتویں حصہ رات تک لکھا ہے اور اس کا کم درجہ مستحب ہے اور سحری کا کھانا اہل کتاب کے روزہ اور ہمارے روزہ میں فرق ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر مباح کیا رات کو جو ان پر حرام کیا تھا کیونکہ ان کی شریعت تبدیل ہونے کے پہلے جب روزہ کی رات کو سو جاتے تو ان پر کھانا پینا اور جماع حرام ہو جاتا تھا جیسا کہ ابتداء اسلام میں بھی پہلے یہی حکم تھا پھر منسوخ ہوا اور ہم کو ان چیزوں کی رخصت ہوئی جب تک فجر نہ ہو اور وہ امر اس کا موجب ہیں ایک یہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے سونے کے بعد

اپنے حق پر خیال ہوا پھر وہ اپنے کام پر شرمسار ہوئے
اور جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات کی خدمت اقدس میں آیا اور عذر کیا
تب اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا اُحِلَّ
لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ یعنی تم
پر روزہ کی رات عورت سے جماع کرنا حلال کیا گیا
ان کی لغزش تمام اُمت پر باعث رحمت ہوئی۔

قیس بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ اُنھوں نے روزہ رکھا اور افطار کے وقت کوئی چیز نہ پائی کہ جس سے افطار کریں تب اس کی عورت کوئی چیز تلاش کرنے کے لیے گئی ان پر نیند غالب آگئی آپ سو گئے۔ عورت کھانا لائی جب کہ اس وقت کھانا حرام ہو گیا تھا۔ پھر اس نے اس وقت بیدار کیا جب کھانے کا وقت جاتا رہا اور کچھ نہ کھایا پس جب دوسرے دن دوپہر ہوئی تو غش کھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا۔ پھر اُنھوں نے اپنا حال سنایا تو یہ آیت نازل ہوئی:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
یعنی کھاؤ اور پیو جب تک کہ فجر کی سفید دھاری
سے تم پر ظاہر نہ ہو۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے روزے کی رات سونے کے بعد یہ چیزیں حلال کیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کی طرف رغبت کی پس فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اور جس کو اس کے کھانے کی ضرورت نہ ہو۔ پس مستحب ہے کہ وہ کچھ تھوڑی سی چیز کھائے گو ایک کھجور یا انجیر یا پانی کا گھونٹ تاکہ بجا لائیں اور حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم تین کھجوریں کھایا کرتے تھے یا کسی اور شے آگ پر پکائی ہوئی سے اور گرمیوں میں پانی سے کھولتے اور سردی میں کھجوروں سے۔ سحری میں دیر کرنا مستحب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں اخلاق مرسلین سے ہیں:

۱۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۲۔ سحری میں دیر کرنا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

افطار کا جلدی کرنا یہ ہے کہ جب آفتاب کا غروب ہونا ثابت ہو اور ستارے نہ چمکیں کیونکہ اہل کتاب ستاروں کے روشن ہونے پر روزہ کھولا کرتے تھے پھر ہمارے مذہب میں یہ بدعتی لوگوں کا وتیرہ ہوا اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ارشاد رب العالمین ہے کہ میرے بندوں سے
بہت پیارا وہ ہے جو نماز سے پہلے افطار کرے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے افطار فرماتے تھے اور فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے پس چاہیئے کہ کھجور سے افطار کرے کہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے اس لیے کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور افطار کے وقت حل مشکلات کی دعا کرے اس لیے کہ یہ محل اجابت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے: روزہ دار کی افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے سحری کھائی اس کو آزادی غلام کا ثواب
حاصل ہوتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو
بہشت میں کئی طرح کی نعمت عطا کرے گا۔ اور
ترازوئے اعمال میں خیرات کا پلہ بھاری ہوتا ہے

اس لیے کہ سحری کا کھانا اس کے ترازوئے اعمال
میں تولا جائے گا اور ہر لقمہ میں جو اس نے کھایا
ایک برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور سحری
کھاتے وقت کہنا چاہیئے: یَا کَثِیْرُ الْمَغْفِرَۃِ
یَا وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ تو قیامت کے دن اس کھانے
کا حساب نہ ہو گا۔

توبہ کی فضیلت

حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰاۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اجل شانہ، وجل جلالہ، وعم نوالہ، کا ایک فرشتہ عرش کے پاس کھڑا ہے جو طول میں ہزار برس کی راہ ہے اس کے سر پر نورانی تاج ہے اور اس کے بائیں ہاتھ میں زبرجد کی تختی ہے اور داہنے ہاتھ میں نورانی قلم ہے وہ اس کا نام لکھتا ہے جو کہ ماہ رمضان میں توبہ کرے مردوں سے ہو خواہ عورتوں سے۔ پس اللہ عزوجل حکم دیتے ہیں کہ اس کے ماں باپ اور اولاد اور پڑوسیوں کا نام توبہ کنندہ کے حساب سے لکھے اور اس کے کئی ہزار درجے سات آسمان اور سات زمین سے بلند کر اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہزار محل نورانی اور ہر محل میں ہزار تخت اور ہر تخت پر ہزار فرش اور ہر فرش پہ ایک حور ہوگی جس کی ستر ہزار کنیزک ہوگی۔"

حضرت عبداللہ ابن ابی سفیان سے روایت ہے کہ اُس نے

محمد بن عبد الرحمٰن سلمانی کی طرف لکھا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ میں اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں بیٹھے تھے کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے فرمایا:

"جو شخص مرنے سے آدھا دن پہلے توبہ کرے تو اللہ جل شانہٗ، وجل جلالہٗ، وجل مجدہٗ، وعم نوالہٗ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص ایک ساعت مرنے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ رب العالمین اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں پھر ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس نے حالت نزع سے پہلے توبہ کی تو وہ بارگاہ ربُّ العالمین میں منظور ہے پھر جس نے رمضان المبارک میں توبہ کی اور اپنی شہوت کو توڑا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ابراھیم خلیل اللہ کے ساتھ بہشت میں جگہ دیں گے۔

رضوان نے حضور پرنور شافعی یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے روایت کی ہے کہ:

"جس نے غروب آفتاب سے پہلے توبہ کی تو اس کے لیے اللہ رب العزت ایک دروازہ ہے اور وہ آفتاب کے مغرب سے چڑھنے تک کھلا رہتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پس جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ

بھی اُس سے دیکھ لے گا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ماہ رمضان میں توبہ کی تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں گو سمندر کی جھاگ اور درختوں کے پتوں اور ستاروں کے شمار میں ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو کیا تم میرے بندہ کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس نے میرا حق پہچانا اور گناہ سے نادم ہوا اور اپنے گناہ پر رویا۔ اب گواہ رہو کہ میں نے اس کو اپنا پیارا بنایا اور اس سے حساب نہ لوں گا اور اس کو نوح علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا ثواب دوں گا اور اس کو وہ نعمتیں عطا کروں گا کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں اور نہ کان نے سُنی ہوں اور نہ ہی کسی کے دل پر گزری ہوں۔ اے میرے فرشتو تمھیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُسے ضرور بخش دیا اور کوئی اس صفت کا آدمی نہیں جس کو میں نے نہ بخشا ہو۔"

کہتے ہیں کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو گناہ کرتا تھا اتفاقاً وہ رمضان میں کہیں جا رہا تھا اور اس کو گزشتہ گناہوں کا اندیشہ ہوا اور اس نے تین مرتبہ کہا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ غُفْرَانَکَ اور اسی حالت میں موت نے اُسے قابو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور اس کو شہیدوں کا پڑوسی بنا دیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ رب العزت نے شیطان کو زمین پر اُتارا تو اُس نے کہا کہ اے رب تعالیٰ مجھے آپ کی عزت اور عظمت کی قسم ہے کہ میں ابن آدم کے روح اور قالب سے جُدا نہ ہوں گا۔ اللہ جل شانہٗ، وجل جلالہٗ وعم نوالہٗ، نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت اور جلالت کی قسم ہے کہ میں اپنے بندہ کو توبہ سے نہ روکوں گا۔ جب تک کہ حالت نزع تک نہ پہنچ جائے گا۔ پس جو شخص رمضان شریف میں توبہ کا ثواب پانا چاہتا ہے اس کو لائق ہے کہ اپنے گناہ کا قائل ہو اور اپنے پیٹ کو حرام سے بچائے اور دروغ گوئی، غیبت اور چغلی سے اور جوڑوں کو خطا اور گناہ سے بچائے۔

برادران اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اخلاق کو خلق محمدیہؐ کا نمونہ بنائیں اور اخلاق حمیدہؐ سے گرویدہ ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دُعاگو

خاکی شاہ عفی عنہ

فضائل لیلۃ القدر

الحمد للہ والسّلام علیٰ عبادہٖ الّذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو
لیلۃ القدر کی فضیلت اور صحیح روایت میں وہ ستائیسویں ماہِ رمضان ہے۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم رسولِ محترم نورِ مجسم واقف اسرارِ لوح و قلم امام المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین اکرم الاولین والآخرین سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"جو شخص ایمان اور ثواب کی رُو سے لیلۃ القدر کو جاگتا رہے تو اللہ رب العالمین جلّ وعلاء اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے راتوں کو لیلۃ القدر سے آراستہ کیا اور اس کا نام لیلۃ القدر اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس میں قدر و رزق اور مدّت حیات جو اس سال میں ہوں گے سب لکھے جاتے ہیں۔ اور ہزار راتوں سے افضل و اشرف لیلۃ القدر ہے۔"

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اللہ تبارک و تعالیٰ چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپا لیتا ہے۔"

۱۔ رضا کو طاعت میں
۲۔ غضب کو گناہ میں
۳۔ اسمِ اعظم کو قرآن مجید میں
۴۔ اولیاؤں کو خلقت میں
۵۔ موت کو عمر میں
۶۔ نماز وسطیٰ کو پانچ نمازوں میں
۷۔ لیلۃ القدر اور ماہِ رمضان میں۔

حضرت محمد بن فضیل رحؒ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور دیکھا کہ لوگ مناجات کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اب تم آئے ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو لیلۃ القدر سے خبر دوں مگر میں ڈرتا ہوں کہ تم اس پر بھروسہ نہ کرو۔ اور وہ بہتر ہے اور تم اس کو رمضان کی تیسری دہائی میں جب نو باقی رہیں یا سات باقی رہیں یا پانچ باقی رہیں پاؤ گے۔ اور آخری راتوں میں اس کے یہ نشان ہیں: وہ اندھیری رات ہے جس میں بادل ہوں نہ گرم اور نہ سرد۔ اگر آفتاب طلوع ہوتے وقت اس میں روشنی نہ ہو۔ جو اس رات ذکر خدا میں جاگتا رہا اس کو ہر ساعت کے عوض سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر مَیں اور میری اُمت ستائیسویں رات ماہِ رمضان کو اتنا وقت بیدار رہیں جتنے میں گدھا بکری دوہے تو وہ مجھے تمام مہینہ جاگنے سے زیادہ پسند ہے"

عبید بن عمران سے روایت ہے کہ مَیں ایک رات کو بحر قلزم کے کنارے

پر بیٹھا تھا تا کہ آبِ شور سے وضو کروں۔ جب میں نے ہاتھ میں ایک چلو پانی پکڑا اور چکھا تو اس وقت سمندر کا تمام پانی شہد کی طرح میٹھا تھا۔ میں حیران ہو کر مکہ معظمہ کی طرف چلا۔ اور یہ تمام قصہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اے عبیدہ سن لے ایسا لیلۃ القدر کی رات میں ہی ہوتا ہے جو ستائیسویں رمضان کو ہوتی ہے جو شخص اس رات کو جاگتا رہا تو وہ دوسرے مہینہ کی ہزار رات سے بہتر ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر میں گزاریں اور اسی کے سبب تمام گناہ بخشے جاتے ہیں ایک شخص حاضر خدمت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کی پہلی رات نیند کے سبب غفلت میں ہی گزر گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شخص تجھے لائق ہے کہ تو ماہ رمضان کی ستائیسویں رات کو بیدار رہے کیونکہ وہ رات بارگاہِ ربانی میں بہت ہی قریب ہے۔ پس مجھے اس مقدس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جس نے یہ رات ذکر الٰہی اور وردوں میں گزاری اس نے حج، عمرہ اور عزہ کا ثواب پایا جو اس کے بالوں کی تعداد میں ہوگا۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"جس نے ماہِ رمضان کی ستائیسویں رات میں بیس رکعت ادا کیں اور سورہ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا کہ جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور جتنے حرف اس نے اس نماز میں پڑھے ہر ایک کی تعداد سے بہشت میں ایک شہر تیار ہو گا جس کا طول تیس برس کا راستہ ہو گا

اور اس شہر میں اتنی حوریں ہوں گی کہ جن کا شمار
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو سو مرتبہ
سورۂ اخلاص پڑھے تو وہ ہزار برس کی عبادت
کا ثواب پائے اور جو اس میں کثرت سے یہ دعا
پڑھے اس کے لیے بہشت اور لقاالٰہی واجب
ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّیْ یَا عَفُوُّ وَ نَفَعَنَا اللہُ وَ اِیَّاکُمْ وَاللہُ الْغَنِیُّ
وَّ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ اے خدا بیشک تو معاف
کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے
معاف کر اے معاف کرنے والے اور ہم کو نفع
دے اور اللہ رب العلمین غنی ہے اور تم فقیر ہو۔"

حضرت خالد بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے :

"جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک
وتعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ حضرت
جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ
زمین کی طرف آتے ہیں تو ان کے پاس ایک سبز
جھنڈا ہوتا ہے اس کو کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتا
ہے اور اس کے لیے ستر سو بازو ہیں اور ان میں
سے ایک بازو ایسا ہے کہ اس کو لیلۃ القدر کے سوا
نہیں کھولتا۔ جب اس کو اس رات کھولتا ہے تو
وہ مشرق اور مغرب سے تجاوز کرتا ہے۔ پس
جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے اس اُمت میں خوشی

سے آتے ہیں۔ پس جو شخص ذکرِ الٰہی میں قائم ہو اور بیٹھا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا یادِ الٰہی میں مصروف ہو اُن پر سلام کہتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور صبح ہونے تک اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ جب صبح ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام آواز دیتا ہے کہ اے فرشتوں کی جماعت کوچ کرو۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں کہ اے جبریل (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ نے مومنین اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حاجتوں کی بابت فرمایا ہے وہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی طرف نظر کی ہے اور ان کو معاف کر دیا ہے مگر نو شخص اس نعمت سے محروم ہیں۔ اُنھوں نے پوچھا وہ کون ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

۱۔ مانع زکوٰۃ
۲۔ ناحق قتل کرنے والا۔
۳۔ قاطع رحم۔
۴۔ غلاموں اور کنیزوں سے سخت گیری کرنے والا۔
۵۔ قبروں میں ہنسنے والا۔
۶۔ چغل خور
۷۔ ظالم اور استاد کو ایذا دینے والا۔
۸۔ نماز میں غفلت کرنے والا۔
۹۔ مشاحن۔ دشمنی کرنے والا۔

پوچھا مشاحن کون ہوتا ہے۔ جواب دیا جو اپنے بھائی سے تین دن کلام نہ کرے۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا:

"جس نے لیلۃ القدر اللہ تبارک و تعالیٰ کی یاد میں گزاری میں اس کے بہشت میں داخل ہونے کا ضامن ہوں اور اس کو ستر سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس کے اعمال نامہ میں ستر ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے لیے بہشت میں ایک نیا محل تعمیر (تیار) ہوتا ہے جس کا ہزار دروازہ ہوتا ہے اور ہر دروازہ پر ہزار غلام ہوں گے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے رات لیلۃ القدر کی تعظیم و تکریم کے سبب جاگنے میں گزار دی تو وہ قیامت کے دن خوف نہ کھائے گا اور قیامت کے دن تک اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان سے گزرے اور ایک قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا اور قبر والا رو رہا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس عمر ضائع کر دی کچھ نیکی نہ کی خرابی ہی خرابی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غافل اگر ساری عمر میں ایک رات لیلۃ القدر کی یاد الٰہی

میں بسر کرتا تو قیامت کے دن تک عذاب نہ دیا
جاتا۔ پس جس نے ایک رات لیلۃ القدر یادِ الٰہی
میں بسر کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر
دیتا ہے وہ ایسا ہو جاتا کہ جس طرح ماں نے اُسے آج
ہی جنا ہے"

لیلۃ القدر کی رات اللہ جل شانہٗ و جل جلالہٗ و جل مجدہٗ و عم نوالہٗ کی بارگاہ میں بہت عظمت والی ہے۔ جس نے اس کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ اس کو بزرگ کر دیتا ہے اور بہشت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص لیلۃ القدر کو یادِ الٰہی میں گزارتا ہے وہ بارگاہِ ربّ العالمین میں مقبول ہو جاتا ہے۔

زادن کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ رمضان شریف میں لیلۃ القدر کو چھپا لیتا ہے تاکہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت راتیں بیداری میں گزاریں اور ان کو بے شمار ثواب دیا جائے۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس رات جاگتا رہے اور اللہ تعالیٰ کے شوق میں جاگتا رہے۔ پس جو شخص لیلۃ القدر کی رات میں بیدار رہا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے سات اعضاء پر دوزخ حرام کرتا ہے پھر جس قسم کی بھی دعا مانگے بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی ہے اور دنیا میں وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔

ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سوال کیا کہ لیلۃ القدر کس رات کو کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کی ستائیسویں (۲۷) رات اور پھر اس نے جستجو کی تو حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اکیسویں (۲۱) رات۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا تئیسویں رات پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا پچیسویں (۲۵) رات پھر حضرت انسؓ نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا انتیسویں (۲۹) رات۔ حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ باتیں سُنیں تو چپکے سے اس کا راز پوچھا کہ اس کو مختلف کہنے کی کیا وجہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اُمت کئی راتیں عبادتِ الٰہی میں گزارے لیکن زیادہ صحیح یہی ہے کہ وہ رات رمضان کی ستائیسویں ہے۔

ابوالحسن علی عراقی نے کتاب لمعۃ الانوار سے نقل کیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں اس حساب پر جانو اور پاؤ اگر رمضان اتوار کے دن ہو تو لیلۃ القدر انتیس تاریخ کو ہو گئی اور پیر کے دن میں ہو تو لیلۃ القدر اکیسویں کو ہو گی۔ اور اگر منگل کے دن میں ہو تو لیلۃ القدر ستائیسویں کو ہو گی۔ اور اگر بدھ کے دن ہو تو لیلۃ القدر انتیس کو ہو گی۔ اور اگر جمعرات کے دن میں ہو تو لیلۃ القدر پچیس کو ہو گی۔ اور جمعہ کے دن میں ہو تو لیلۃ القدر ستائیسویں کو ہو گی اور اگر ہفتہ کے دن میں ہو تو لیلۃ القدر تئیس کو ہو گی۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات پاک جلّ وعلاء کی کہ جس نے مجھے حق پر بھیجا۔ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے خبر دی ہے کہ اس نے اللہ رب العالمین جلّ وعلاء سے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ جس شخص نے لیلۃ القدر میں یہ آیت لکھی: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا۔ پھر اس کاغذ کے ٹکڑا کو پانی میں بھگوتے اور پی لے تو برص اور جزام جیسی بیماری سے شفا پائے۔ اور اگر اس کو

مال یا غلہ اور اسباب میں رکھے تو اللہ تعالیٰ اس
کو ستر گنا بڑھا دیتا ہے۔"

بعض نے کہا ہے کہ رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں کتاب صاحبِ قدر نازل ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب قدر کو اُمت صاحبِ قدر کے لیے نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے میر صحابیو میں تم کو اس بات کی بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے لیے ماہِ رمضان آیا ہے اور یہ بہت برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مہینہ میں تم پر روزے فرض کیے اور اس مہینہ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیر سے باندھ دیا جاتا ہے اور اسی مہینہ میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔"

رسول محترم سیّد عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"لیلۃ القدر بڑی عظمت والی رات ہے اور بہت دراز قبر کی پہلی رات ہے۔ اس شخص کے خوشی ہی خوشی ہے کہ جس نے اس رات میں سجدہ دراز کیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ

اس سے قبر کی سختیاں اوّل روز سے دور کر دیتا
ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی قبر قیامت کے
دن تک روشن رہے اس کے لیے یہ فرض ہے
کہ نماز پڑھے اور عجز و نیاز کے ساتھ لیلۃ القدر
کو بیدار رہے۔ کہتے ہیں کہ فرشتے اور لشکرِ سلیمان
عدم کے ساتھ پانچ سو مہینہ اور سکندر رومی ہر شہر
میں مثل سلیمان کی عدل کے یعنی پانچ سو مہینہ عدل میں
گزرا۔ جس نے لیلۃ القدر بیداری میں پائی اس کو
ان کے عدل کے برابر ثواب ہو گا۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اے لوگو سنو۔ اس میں شک نہیں اللہ اپنے مومن بندوں پر رحمت بھیجتا ہے اور بعض کفار کو اپنی رحمت سے ہدایت اور ارشاد فرماتا ہے۔ جو شخص اس سال ایمان لائے اور وہ سب کچھ اس رحمت کی برکت سے ہے۔ پس ہر مومن شخص کے لیے لازم ہے کہ لیلۃ القدر کی رات کو بیدار رہے اور تمام رات اللہ کی بندگی میں گزارے اس لیے کہ اس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر رحمت بھیجتا ہے۔ اس لیے اس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جس نے سو مرتبہ درود بھیجا اس کے لیے شفاعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء واجب ہو گئی۔ پھر وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر بہشت میں داخل ہو گا اور اس کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑوس میں شہر ملے گا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سال ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے اور جب

تیئسویں رات ہوئی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی یہاں تک رات کا تہائی حصہ گزر گیا پھر جب چوبیسویں رات ہوئی تو پھر آپؐ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی یہاں تک کہ کچھ رات گزر گئی۔ ہم نے کہا کہ اگر ہم آج باقی رات نماز پڑھیں۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے نماز باجماعت پڑھی جب تک کہ سلام سے فارغ ہو تو اس کو تمام رات کے برابر ثواب ہوتا ہے پھر چھبیسویں رات کو آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب ستائیسویں رات ہوئی تو آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ کے سب گھر والوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ سحری کا وقت بھی نکل جانے کا خدشہ ہوا کہ کہیں ہم سحری کے نیک کام سے محروم نہ رہ جائیں۔

امام اہل سنت والجماعت حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اے مومنین یاد رکھو کہ تحقیق لیلۃ القدر کے اختلاف میں بہت سی روایات ہیں۔ مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں۔ اب حضور دل سے سنو کہ لیلۃ القدر ستائیسویں ماہِ رمضان میں ہوتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ شانہ، نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ میں لیلۃ القدر تین مرتبہ آیا ہے اور وہ ستائیسویں رات ہوتی ہے جو شخص اس رات میں صبح تک بیدار رہا تو اس کو لقاءِ الٰہی نصیب ہو گا کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان المبارک کے خطبہ میں فرمایا ہے کہ اے ہم نشینو! تحقیق ہر شے کے لیے دل ہے اور اس مہینہ کا دل لیلۃ القدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینہ

سے بہتر بنایا ہے۔ باوجودیکہ اس میں سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ پس جو شخص اس رات میں اس کی حرمت سمجھ کر بیدار رہے پھر حق تعالیٰ شانہ، قیامت کے روز اس کی عزت کرے گا پھر اس کو ستر بہشتی حلّے حضور انبیاء میں ملیں گے۔ پس جو شخص اس میں صبح کے وقت نہائے وہ ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

مسائلِ اعتکاف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سیّد المرسلین محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"جو شخص ماہ رمضان میں ایک رات اور دن اعتکاف کرے خالصًا لوجہ اللہ نیت کرے یا اور سمعت کا ارادہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے تین سو شہیدوں کا ثواب دیتا ہے جو فی سبیل اللہ قتل ہوئے وہ ثواب کی نظر سے صبر کریں یہ ہی اعتکاف سنّت مؤکدہ ہے۔ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خالصًا لوجہ اللہ ایک دن اعتکاف کیا تو اس کو ہزار شب بیداری کا ثواب ہوتا ہے اور جو شخص ساری رات یادِ الٰہی میں بھی مصروف رہا تو اس کے اور دوزخ کے مابین تین خندق ہوں گے۔ ہر خندق کا پانچ سو برس کا رستہ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں جو دُعا مانگے وہ مقبول ہوجاتی ہے۔"

حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں حیران ہوں

کہ لوگ اعتکاف کس طرح چھوڑتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کئی کام شروع کرتے اور چھوڑ دیتے مگر اعتکاف کو تادمِ زیست نہ چھوڑا پھر جب چاہتے اعتکاف کرتے اور اعتکاف واجب نہیں ہوتا مگر مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں۔ پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ آخر عشرہ میں کرے۔ تحقیق میں نے اس رات کو دیکھا ہے اور پھر بھلا دیا ہے۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ ان دنوں میں عورت کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ مباشرت کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ یعنی عورتوں سے مباشرت نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو۔

ایک دفعہ ماہِ رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف پر بیٹھے پھر دسویں کے وسط میں قبہ ترکیہ میں اعتکاف پر بیٹھے۔ پھر سر اٹھایا اور کہا کہ میں اس رات کی طلب میں اعتکاف کرتا ہوں کیونکہ وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس لیے اس میں جاگنا ہی بہتر و لازم ہے اور اس میں دنیاوی کاموں سے استراحت ہوتی ہے اور نفسِ مولا کو تسلیم کیا جاتا ہے اور مضبوط قلعہ میں قلعہ نشینی ہے اور خانہ خدا کی حاضر باشی ہے پس جو شخص بڑے اور ارفع و اعلیٰ کام کا محتاج ہو تو وہ اعتکاف ضرور کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص خالصًا بوجہ اللہ عشرہ اخیر رمضان المبارک میں اعتکاف پر بیٹھے تو حق تعالیٰ شانہٗ، اس کے اعمالنامہ میں ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ قیامت کو عرش کے سایہ تلے اس کو جگہ ملے گی۔ اِس لیے اُس کے لیے ضروری ہے کہ یہ دن یاد الٰہی اور تلاوتِ قرآن مجید میں گزارے اور اپنے دل میں موت کو یاد کرے اور اپنی لذت کو چھوڑ دے۔

کنز العباد میں لکھا ہے کہ معتکف کے لیے جائز ہے کہ مسجد سے

سات اغراض کے لیے باہر جائے۔

۱۔ پیشاب کے لیے

۲۔ پاخانہ کے لیے

۳۔ وضو کے لیے

۴۔ غسل کے لیے (غسل فرضی ہو یا نفلی)

۵۔ جمعہ کے لیے

۶۔ جنازہ کے لیے

۷۔ اطاعت حکم بادشاہ کے لیے

ان تمام اغراض سے فارغ ہو کر فوری طور پر مسجد کی طرف آجائے۔

فتاویٰ ظہریہ میں لکھا ہے کہ معتکف کے لیے ضروری ہے کہ کھانا پینا مغرب کے بعد نوش کرے اور سوئے اور تیل لگائے۔

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ مغرب کے بعد کھانے پینے کو جائے اور اگر عورت اعتکاف پر بیٹھنا چاہے تو اپنے مکان کے اندر بیٹھے اور وہیں نماز پڑھے تو اس کو ہزار برس کی عبادت اور ہزار غازی اور ہزار حج کا ثواب ملے گا۔

مسائل صدقۂ فطر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبیٔ مکرم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جب عید الفطر کا دن ہو تو نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرو۔ تو یہ فقیروں اور مسکینوں کو دینا گھر کے ہر ایک فرد سے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا مؤنث آقا ہو یا غلام مملوک اور آدھا پیمانہ گیہوں کا یا ایک پیمانہ کھجور یا جو یا چھوہارے کا یا صاع چاول کا یا اس کی قیمت یہ قسم غلجات سے ہے ورنہ اس کی قیمت محتاج کو دی جائے اور جب عید کے روز قمر روشن ہو تو یہ صدقہ غنی آدمیوں پر واجب ہو جاتا ہے اور دیر کرنے سے ساقط نہیں ہوتا۔"

افضل البشر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب فخر موجودات مالکِ کون و مکان و مایکون علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے تو ماہِ رمضان کے روزے زمین اور آسمان کے درمیان معلّق رہتے

ہیں اس لیے کہ صدقہ میں تین چیزیں ہیں :

۱۔ روزہ کا قبول ہونا۔

۲۔ عذاب نزع سے نجات پانا۔

۳۔ عذاب قبر سے بچنا۔

پس فطر کی رات شغل عبادت میں قائم ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجو۔

حضور پُر نور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا :

"صدقۂ فطر روزہ دار کی طہارت یعنی لہو اور لغو اور اجماع

اور فطور طعام مسکین سے کفارہ ہے۔"

پس اس وجہ پر یہ معنی ہوئے کہ انسان پر صدقہ فطر کا وجوب ہونے میں دو فائدے ہیں :

۱۔ خطا کا کفارہ ہوتا ہے

۲۔ جو کچھ روزہ میں قصور ہو وہ معاف ہو جاتا ہے۔

جو لغو اور لہو چیزیں ہیں جو دین و دنیا میں ممنوع ہیں اور لاحاصل ہیں اور جماع یعنی کلام قبیح اور مثل ان کے جو مشابہ لفظا جماع کے ہوں طہارت ہوتی ہے اس لیے کہ نیکیوں سے برائیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ دوسرا مسکینوں کو طاقت ہے کہ اس روز فقیر مثل غنی ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں طاقت ہوتی ہے اور سوال کے احتیاج نہیں رہتی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ہے کہ فقیروں اور مسکینوں کو عید کے دن سوال سے غنی کر دو اور جان لو کہ ابن آدم کے عمر موزوں ہے اور عمل روز قیامت تک چھپے ہوئے اور خیرات کا خازن خوشی ہے اور بُرائی کا خازن غمناکی ہے اور زیادہ کرنے والا ہے اس کا حصّہ کامل ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عمل نہیں بھولتا اور ان کو نکما چھوڑتا ہے یہ کل صفت صدقۂ فطر ہے پس جس نے یقین خالص سے صدقہ دیا تو اللہ تعالیٰ

اس کو پانچ چیزیں عطا فرماتا ہے:

۱۔ رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔

۲۔ نماز اور دعا کو عرش کے نیچے پہنچاتا ہے۔

۳۔ حالت نزع میں کلمہ شہادت سکھایا جاتا ہے۔

۴۔ قبر میں منکر نکیر کے سوالات میں آسانی ہو جاتی ہے۔

۵۔ بردوں کی صورت میں ہو جاتا ہے پھر پل صراط پر اس کی سواری کرتا ہے۔

زادان سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ملی ہے کہ آپؐ نے اپنے اصحاب کو صدقہ فطر ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ پس بعض مال دار مسکینوں کو صدقہ دینے پر آمادہ ہوئے اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر ہونٹ ہلا رہے تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوذر چپکے چپکے کیا کہہ رہا ہے۔ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ صدقہ فطر ادا کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں اس لیے میں اپنے دل میں آپؐ پر درود پڑھتا ہوں اور نزع کی حالت کو یاد کرتا ہوں اور عذاب قبر۔ پل صراط کا سفر۔ دوزخ کا جلانا دل میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام باتیں سن کر فرمایا اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمل دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے بہتر ہے۔

فضائل عید الفطر

حضور سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

"جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس میں شب بیداری کی اور اس کو صدقۂ فطر سے تمام کیا اور پھر صبح عید گاہ کو گیا۔ جب وہ واپس آتا ہے تو بخشا جاتا ہے۔ پس بالغ پر عید الفطر کی نماز واجب ہے اور نماز سے پہلے مستحب ہے۔ مسواک کرنا، نہانا اور خوشبو لگانا صاف کپڑے پہننا خواہ نئے ہوں یا پرانے لیکن ریشمی نہ ہوں کیونکہ وہ بڑھوں اور چھوٹوں (بچوں) پر حرام ہیں اور ان کو پہنانے والے بھی گناہ گار ہوتے ہیں اور میٹھی چیز سے روزہ کھولنا اور نماز عید سے پہلے جب فجر ہو صدقہ فطر دینا۔ اور اگر نماز سے پہلے ادا نہ کر سکے تو بعد نماز عید کے زوال سے پہلے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی یعنی ضرور نجات پائی جس نے پاک

کیا مال کو اور یاد کیا نام پروردگار کا پھر نماز پڑھے بلکہ مقدم رکھتے ہیں دنیا کی زندگی اور بہتر آخرت اور باقی رہنے والی چیز ہے اور عید کی نماز محلہ کی مسجد میں مختار ہے اور تکبیر کہتے ہوئے پیدل جانا اور عید گاہ کی طرف متوجہ ہونا اور دوسرے راستہ سے لوٹنا پھر جبانہ کی طرف سے نکلنا سنّت ہے۔ اگرچہ جامع مسجد میں گنجائش ہو لیکن جو شخص شہر میں نماز پڑھے وہ امام کا خلیفہ ہے تاکہ ضعیف اور بیمار اس کی اقتدا میں نماز پڑھیں اس لیے کہ عیدین کی نماز بالاتفاق واجب ہے اور اکثر قول پر دو جگہ میں جائز ہے بخلاف جمعہ کے وہ جامع جماعت ہے اور تفرقہ کا ڈالنا اس کے خلاف ہے اور عید گاہ کے راستہ میں تکبیر کہنا مستحب ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عید الفطر میں بلند آواز سے نہ پڑھے اور صاحبین کے نزدیک دونوں عید میں باآواز بلند سے پڑھے اور جب عید گاہ میں پہنچے تو تکبیر چھوڑ دے۔"

حضرت موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"آپ ہر دس قدم پر ایک مرتبہ تکبیر پڑھتے تھے تاکہ عید گاہ میں پہنچے اور جب دیہاتی آدمی رات کے وقت تین کوس سے عید گاہ کو جائے تو تکبیر شروع کرے۔"

عید کے فوائد

جب فجر ہو تو نماز کا وقت ہو جاتا ہے مگر جب آفتاب بلند ہو تو کرامت جاتی رہتی ہے۔ تب امام جماعت کرائے مگر اس میں اذان اور اقامت نہیں اور پہلے تکبیر اولیٰ پڑھے پھر اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے اور اس کے بعد سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھے پھر تین مرتبہ کہے ہر ایک تکبیر میں تین تکبیر کے برابر وقفہ کرے کیونکہ بڑا گروہ جمع ہوتا ہے اور لگاتار تکبیر کہنے سے دور والے کو اشتباہ واقع ہوتا ہے اور ہر ایک تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے اور تکبیر کے مابین ہاتھ کھول دے۔ پھر تین تکبیر کے بعد ناف کے نیچے دونوں ہاتھ باندھے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھے اور اس کے بعد سورۂ فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ پس جب دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر قرأت شروع کرے اور اس کے بعد تین تکبیروں کے مابین چھوڑ دے۔ یہ مابین ہاتھوں کو باندھنا نہیں پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جائے پس عید کی ۹ تکبیریں ہوئیں۔ نماز کے بعد دو خطبے پڑھے۔ ان میں پہلی تکبیر ہو اور ان دو میں جلسہ سے فرق کرے اور جلسہ اس قدر ہو کہ سب اعضاء اپنے مقام پر رہیں۔

بعض حکما کا قول ہے کہ ہم کو اخبار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب لیلۃ الفطر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے

فرشتے راستوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ اے گروہِ مسلمانان تم کو اس مہینہ میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اب روزے رکھنا یعنی بعد روز شوال کے چھ روزے رکھنا اور تم قائم ہونے کی طرف بلائے گئے۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور آؤ نکلو اپنے رب کا وعدہ پورا کرو پھر عیدگاہ سے بخشش یافتہ واپس ہو مگر سات قسم کے لوگ بے بہرہ ہیں۔

۱۔ محتکر
۲۔ شرابی (شراب پینے والا)
۳۔ ماں باپ کا نافرمان۔
۴۔ قاطع رحم
۵۔ سودخور (سود کھانے والا)
۶۔ زانی (زنا کرنے والا)
۷۔ چغل خور (چغلی کرنے والا)

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

"جب روز فطر ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین پر فرشتے بھیج دیتا ہے اور وہ آواز کرتے ہیں۔ اے اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہو جو بہت دیتا ہے اور تھوڑا قبول کرتا ہے اور بڑے گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر جب عیدگاہ کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فخریہ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ اے فرشتو کیا تم اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے کہ ان پر ماہ

رمضان کے روزے فرض کیے گئے اور انھوں نے روزے رکھے اور اس ماہ میں میری مسجدوں کو خوب آباد کیا۔ اور اس ماہ میں میری کتاب (قرآن مجید) پڑھتے رہے اور اپنی شرمگاہوں کی بھی حفاظت کی، اپنے مال سے صدقۂ فطر ادا کیا۔ اس کے بعد ماہِ رمضان کے روزے بجا لا کر اپنے شہر میں آ گئے اور انھیں اس ماہ کی شب بیداری کے صلہ میں جنّت عطا فرماتا ہے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ فرماتا ہے:

اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہتے ہو مجھ سے سوال کرو۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی تم یہاں کھڑے جو سوال کرو گے میں تجھے دوں گا۔ پھر عید سے بخشش یافتہ ہو کر واپس ہو جاتے ہیں اور فرماتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ کہ تم مجھ سے راضی ہوئے اور میں تجھ سے راضی ہُوا اور جو عطیات عید کے دن ملے اُن کی خوش خبری سنا دیتے ہیں۔

عید کے بعد چار رکعت کے اجر و ثواب کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

"جس شخص نے عید کے روز چار رکعت نماز ادا کی۔ جب امام نماز سے فارغ ہُوا خواہ عید فطر ہو یا عید الاضحیٰ۔ اور پہلی رکعت میں سورت سبح اسم پڑھے تو گویا اُس نے کل کتاب جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں پڑھیں اور دوسری رکعت میں والشمس

وضحہا پڑھے تو اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ جس
قدر آفتاب طلوع ہونے سے غروب ہونے تک
طے کرتا ہے اور تیسری رکعت میں والضحیٰ پڑھی تو
اس کو اس قدر ثواب ملا جیسا کہ اس نے یتیموں اور
مسکینوں کو خوب سیر ہو کر کھانا کھلایا اور صاف ستھرے
کپڑے پہنائے۔ اور چوتھی رکعت میں قل ھو اللہ
احد پڑھے تو اس کے آئندہ کے پچاس سال کے
گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی برائیاں ختم ہو جاتی
ہیں اور اس کا نصیبہ کھل جاتا ہے۔ اور عید اس
کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ پر دلِ خالص سے ایمان
لایا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اللہ تبارک
وتعالیٰ سے توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا معبود
و آقا تصور کیا۔ اللہ تعالیٰ کی صدقِ دل سے اطاعت
و عبادت کرو۔"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جب لیلۃ الفطر ہوتی ہے اور ہر شہر نماز ادا
کی جاتی ہے تو پھر بحکم اللہ رب العالمین آسمان سے
فرشتے زمین پر اترتے ہیں اور راستے میں کھڑے
ہو جاتے ہیں۔ اور پُرزور آواز سے اعلان کرتے
ہیں کہ اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ
کی طرف آؤ تا کہ بہت زیادہ دے اور تھوڑا قبول
کرے اور بڑے گناہ بخش دے۔ جب عید گاہ
میں جاتے ہیں تو اللہ رب العزت فرماتا ہے

اے فرشتو جب کوئی عامل عمل کرے تو اس کی جزا کیا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہمارا معبود اور سردار اس کی جزا پوری فرمانے والے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میں ان کی روزی اور شب بیداری کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت عطا فرماتا ہوں۔ اور پھر فرمایا اے میرے بندو سوال کرو مجھ سے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ تم دین و دنیا کی کسی چیز کا بھی سوال کرو گے تو ضرور پورا کر دیا جائے گا۔ ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ پیدل عید گاہ کی طرف جائے مگر جو بڑھاپے کی وجہ سے عاجز، کمزور ہو تو ان کو سواری پر جانا مضائقہ نہیں اور گھر کو واپس آؤ تو دوسرے راستے سے آؤ اور آتے ہوئے چھوٹے بچوں کے لیے تحفہ لاؤ۔"

محیط میں لکھا ہے کہ عید الفطر میں تاخیر کرنی سنت ہے اور عید الاضحیٰ جلدی کرے اور نماز عید امام اور مقتدیوں کی کسی عذر کے سبب قضا ہو جائے تو دوسرے دن ادا کرے۔

ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر عید الفطر کی نماز شہر کے اطراف میں کسی عذر کے سبب فوت ہو جائے تو دو دن تک ادا کرنا جائز ہے اور عید الاضحیٰ میں تین دن قضا کرے۔

روایت ہے کہ عیدین کی نماز ہر مسلمان اصیل بالغ پر واجب ہے۔

تحفہ خانیہ میں لکھا ہے کہ چھ اشخاص پر عیدین کی نماز واجب نہیں ہوتی۔

۱۔ عورت ۲۔ غلام ۳۔ مسافر ۴۔ مریض ۵۔ اندھا ۶۔ اپاہج و بیمار

اگر حاضر ہو جائیں تو بڑا ثواب پائیں جب سب نماز سے فارغ ہو جائیں تو حسب توفیق فقیروں کو کچھ دے اور متقی لوگوں کو مہمان بنائے اور اچھی قسم کے کھانے پکائے اور اس میں عالموں اور صالحوں اور قبروں کی زیارت کرے اور جو شخص والدین اور رشتہ داروں اور دوستوں کی قبروں پر زیارت کو جائے اور وہاں سورت یٰسٓ فاتحہ سے پہلے پڑھے اور ثواب میت کی روح کو بخشے۔ اللہ رب العالمین اس کو ہر حرف کے عوض بہشت میں جگہ عطا فرمائے گا اور اس کے اعمالنامہ میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔

زادان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اے جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور ستر ہزار فرشتے ساتھ لے کر کھڑا ہو جا اور اسرافیل علیہ السلام داہنے طرف کی صف میں کھڑا ہو جائے اور میکائیل علیہ السلام بائیں صف کو زینت دے۔ پھر ہر ایک ستر ہزار فرشتہ لے کر ساق عرش کے نیچے آئے اور وہاں نورانی قندیلیں ہوتی ہیں جو ساق عرش سے آویزاں ہوتی ہیں۔ نبیوں اور شہیدوں کی روحیں ان میں رہتی ہیں اور ان کے درمیان میں ایک نورانی قندیل آفتاب اور چاند سے زیادہ روشن ہوتی ہے۔ بلکہ آفتاب اور چاند پہ ان کی روشنی پڑنے کے سبب دنیا کو روشن کرتے ہیں جس کا عرض ستر ہزار برس کے راہ کا فاصلہ ہے اور اس کا طول صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس میں روح پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہتی ہے۔ جب جبریل علیہ السلام اپنے لشکر سمیت اس مکان میں دیکھتا ہے تو اللہ رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اپنا امام بنانا چاہتے ہیں۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اے میرے بھائی قیامت آگئی

اُس نے جواب دیا کہ نہیں پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو میرے پاس کس لیے آیا ہے جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ عید اور مزید کا دن ہے کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں رمضان کے روزہ داروں اور تراویح، ورد، تسبیح پڑھنے والوں، مسکینوں کو اپنی کمائی دینے والوں، باہر عیدگاہ میں جاکر دو رکعت گزارنے والوں کے لیے ثواب دیا جاتا ہے۔ اس میں بے شمار آدمی جمع ہوتے ہیں اور آپس میں مل کر خوش ہوتے ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو دنیا کی طرف آؤ اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور مقرب فرشتے میرے ساتھ ہیں اور وہ عرش و فرش زمین و آسمان تک ہر جگہ پر خوش ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبریلؑ یہ بلند آواز عرش سے فرش تک کیسی ہے۔ جبریلؑ نے جواب دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپؐ دنیا کی طرف تشریف لے جائیں تو ہم کو آپ کے ساتھ جانے کا حکم ہے کیونکہ وہاں ہمارے جگر ہیں پس اب آپ کے حکم کی خاطر ہم اُن پر دُعا کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ارواح اگر تم چاہتے ہو تو میرے ساتھ اُترو۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کی طرف اُترتے ہیں اور سب ارواح آپ کے ساتھ آتے ہیں اور سب آپ کے ارد گرد دوڑتے ہیں اور بلند آواز سے کہتے ہیں صَلوٰتٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور بعض طَرَّقُوْا طَرَّقُوْا کہتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام تعظیماً آپؐ کے پیچھے پیچھے فرشتوں کے گروہ کو چلاتا ہے۔ پھر انبیاء کی ارواحیں دائیں ہاتھ اور شہیدوں کی ارواح بائیں طرف اور مومن پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ پھر اس وقت حضور پر نور شفیع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات چاند کی طرح سوار ہوتے ہیں اور باقی انبیاء ستاروں کی طرح۔ پھر جب زمین پر پہنچتے ہیں تو ارواح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا طلب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک اپنی قبر کی طرف آئے گا اور

اپنی لحد کو دیکھے گا کہ ان کے بدن کی خاک بدبو دار، بال بکھرے ہوئے، اعضاء پارہ پارہ، گوشت کیڑے کھاتے ہیں۔ ہڈیوں کو خاک نے بودا کیا ہوا ہے۔ آنکھوں کی پتلیوں میں کرم پھرتے ہیں۔ جسم پہلے سورج کی طرح چمکدار تھے اب وہ بدترین و وحشت ناک صورت میں ہیں۔ پھر ہر ایک اپنے گھر کی طرف رجوع کرتا ہے اور دیکھتے ہیں کہ بچے یتیم ہیں اور ان کے مال کے وارث ہیں جب ان کا حال بُرا دیکھتے ہیں تو غمناک ہو کر چلاتے ہیں اور ان کے دل جلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہماری اولاد اور ہماری ماؤں، اے ہمارے باپ، اے ہماری عورتو، اے ہمارے رشتہ دارو، اے میرے پڑوسیو، اے میرے دوستو۔ عبرت سے سنو کیا ہم کو تم نے بُھلا دیا ہے اور ہم بھوک کے دریا میں غرق ہیں پس تم کو لائق ہے کہ جب تم گوشت کھاؤ تو ہماری نیت پر ہڈی توڑ ڈالو، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، یتیموں اور مسکینوں کو خرچ دو اور اس کا ثواب ہم کو پہنچاؤ اس لیے کہ ہم تمھارے باپ تھے، خوشی اور رنج میں تم کو پالتے رہے اور ہماری عمر کے دن بھوک اور پیاس میں گزرے۔ اور ہم بدنوں سے کبھی ننگے رہے۔ جب تک امام نماز سے فارغ نہ ہو تو یہی کہتے ہیں پھر اپنے مکان میں غم ناک ہو کر چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد جو شخص فی سبیل اللہ کچھ دے اور مسکینوں کو کھلائے اور اس کا ثواب اپنے فوت شدگان کو دے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اس کے حق میں سلامتیٔ ایمان کی دُعا کرتے ہیں۔ اے حرص کے قیدیو صدقہ دینے میں جلدی کرو، عالموں اور متقیوں کو کھانا کھلاؤ اور اس ثواب فوت شدگان کو بخشو۔ تیرے ہاتھ کی سخاوت اور زبان سے فاتحہ پڑھنے پر سب شائق ہیں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میّت تمھارے آگے فریاد کرتی ہے جیسا کہ غرق ہوا آدمی عاجز ہو کر ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فضائلِ حج

الحمد للہ والسّلام علیٰ عبادہٖ الّذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ کا حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو

امّا بعد اس میں ذوالحج کی دس دن کی فضیلت اور قربانیوں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اطاعت الٰہی اور عید کا اجر اور صدقہ اور ورد کا بیان ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسا دن نہیں جس میں عمل صالح جناب ربانی زیادہ پسند ہو جیسا کہ دس روز ذوالحج میں عمل پسند ہوتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فتح کے سال مکّہ میں فرمایا:

اے لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم کو ذی الحج کے مہینہ سے عزت دی ہے۔ پس اس میں اللہ جل شانہٗ وجل جلالہٗ وعمّ نوالۂ کی عظمت کو زیادہ کرو اور کھڑے، بیٹھے، چلتے، سوار یعنی ہر وقت اور ہر گھڑی اللہ رب العزت کو یاد کرو۔ پس اس مہینہ سے پہلے دس روز نماز اور روزہ میں گزارو، اس کا ایک دن ہزار دن کے برابر ہے اور ترویہ دس ہزار روز کے برابر ہے اور عرفہ بیس ہزار روز کے برابر۔ پس جو شخص ان عظمت والے دنوں میں روزہ رکھے دس انعام سے عزت پاتا ہے:

۱- عُمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔
۲- مال میں اضافہ ہوتا ہے۔
۳- اہل وعیال ہر وبا سے محفوظ رہتے ہیں۔
۴- گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔
۵- حیاتی دگنی (زیادہ) ہوتی ہے۔
۶- بوقتِ نزع آسانی میں ہوتی ہے۔
۷- اندھیروں میں روشنی ہوتی ہے۔
۸- نیکیوں کا پلہ بھاری ہوتا ہے۔
۹- عذابوں سے نجات ملتی ہے۔
۱۰- درجات کی ترقی ہوتی ہے۔

اس میں اکثر تہلیل اور تحمید اور تکبیر اور دُعا و استغفار اور صدقہ زیادہ کرو۔ پس تحقیق میں نے محبوب رب العالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ افسوس ہے اُس پر جو ان دس روز خیر الایام میں محروم رہا پھر تکبیرات تشریق واجب ہیں جو عرفہ کے روز فجر سے ایام تشریق کے آخری روز کی عصر تک سرح اوراد ابو سعید عرفانی نے کہا ہے کہ ایک عورت صالح اور عابدہ وزاہد حجاز کے گرد و نواح میں رہتی تھی اس کا نام ہاجرہ تھا۔ دن رات نماز پڑھتی اور ہمیشہ روزہ سے رہتی۔ ایک مرتبہ حضرت ابراھیم علیہ السلام سیر کرتے ہوئے تقدیر الٰہی سے اس کے شہر پر گزرے، وہاں اس کی پاک دامنی اور حسن و جمال کا چرچا سُنا یعنی کہ مومنین اس کی کثرت عبادت اور زہد و تقویٰ کا ذکر کر رہے تھے پس ان کا دِل اس کی طرف مائل ہُوا۔ وہ اپنے چچا کے پاس آیا اور جو اس کے دل میں تھا کہہ دیا۔ اس کے چچا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف

دیکھا اور اُس کی صورت پاکیزہ دیکھی صاحب عقل وادب۔ تب اس نے اُس کا عقد کیا۔ پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام شام کی طرف چلے گئے جب کہ آپ کی عمر اکیانوے برس کی تھی اور وہ اولاد سے نومید ہوا۔ لیکن ہر گھڑی اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا مانگتا کہ یارب مجھے صالح اولاد عطا فرمائیے تاکہ میری آنکھ کی ٹھنڈک ہو۔ پس اللہ رب العزت نے اُسے فرزند عطا فرمایا اور اس کی عورت حمل دار ہوئی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سُنا تو نہایت خوش ہُوا اور حضرت ہاجرہ کے دن خوشی سے گزرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی۔ پھر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ مَیں جب اس بچہ سے حملدار ہوئی تو مجھے نو ماہ تک کوئی درد اور تکلیف نہیں پہنچی۔ جیسا کہ حمل دار عورتوں کو دردِ زہ ہُوا کرتا ہے جب بچّہ پیدا ہُوا تو مجھے نفاس صرف ولادت کے ہوا۔ پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام خوراک لائے تب ان کو خبر دی گئی تو اُنھوں نے محبّت سے پکڑا اور اس کو دیکھا پھر اللہ رب العزت کا شکر بجا لائے۔

جب سات روز ہوئے تو اُس کا عقیقہ کیا اور شام کے شرفاء کو بلوایا اور ادب سے اُن کو کھانا کھلایا۔ سب نے مِل جُل کر اُس کا نام اسمٰعیل رکھا پھر وہ اپنے گھر کی طرف چلے گئے اور سب نے آپس میں کہا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی ہے اور ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ہمارے شہر میں بے نظیر و بے مثال ہے اور وہ لڑکا سر، منہ، ناک، آنکھیں اور ختنہ بیٹھا ہُوا ہے۔ اس کے پیدا ہوتے ہی تمام مکان روشن ہو گیا تھا اور پیدا ہوتے ہی اُس نے اپنے رب کو سجدہ کیا اور بعض وقت فرشتے بھی اُس کی زیارت کے لیے آتے ہیں اور نبیٔ اوّل و آخر، ظاہر و باطن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر بھی ان کے پاس زیارت کرتی ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام خوشی خوشی واپس ہوئے اور وہ بچہ (اسماعیلؑ) ایک دن میں اس قدر جوان ہوتا جس قدر کہ چھ دن میں

جوان ہوتے ہیں اور جب سات برس کا ہُوا تو اپنے زمانہ میں قول و فعل میں صادق و امین ہوا۔ اور اس کی آنکھیں سو جاتیں مگر دل بیدار رہتا۔ جب وہ ہونٹ ہلاتا تو اس کی ماں اپنا کان اس کے قریب کر لیتی اور ایک آواز سنتی کہ وہ کہتے تھے یَا رَبِّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ کئی مرتبہ ایسا ہی ہُوا۔ آپ متعجب ہوئیں اور حضرت ابراہیمؑ سے یہ نکتہ بیان کیا تب اس نے دو رکعت نماز تحیۃً اللہ پڑھی اور ایک دن جنگل کی طرف گئے تاکہ شکار کریں اور دیکھا کہ ابی قبیس پہاڑ پر سیر کر رہے تھے جب وقتِ زوال ہُوا تو گھر کو واپس ہوتے اور عصر و مغرب کے مابین اپنے گھر کے نزدیک پہنچے، سواری سے اُترے اور جب اپنے بیٹے کی طرف آئے اور اُدب سکھانے کو سلام کہا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو دیکھا تو اسی وقت آپ کی خوبی اور جمال انور پر عاشق ہوئے اور اس کے نورانی چہرہ سے آپ کا دل خوش و شادماں ہُوا کیونکہ آپ کا چہرۂ اطہر آفتاب سے زیادہ روشن تھا۔ پس اس کی محبت نے اس کو دل میں سمو لیا اور آپ کو اپنی چھاتی سے لگایا اور اپنے آگے بٹھا لیا اور آپ کی طرف ہی نگاہ رکھی اور کہا:

گر بر سرو چشم من نشینی
تا زت بکشم کہ نازنینی

یہاں تک کہ نماز کا وقت تھوڑا رہ گیا تب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا اے باپ کیا تو نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے آپ نے فرمایا ابھی نہیں کی۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ مَیں نماز پڑھ رہا ہوں اور آپ کس خیال میں ہیں اور کس بہانہ سے فرائضِ حق میں غفلت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا کی اور آفتاب چلتے ہی رک گیا۔ آپ نے نماز ادا کی اور آفتاب غروب ہُوا پھر اللہ رب العزت نے

اپنے فرشتوں کو کہا تحقیق ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کی طرف مائل ہُوا
حالانکہ میں نے اس کو اپنا دوست بنایا اور دوست کو غیر سے ملنا لائق نہیں
کیونکہ میری دوستی ابدالآباد قائم ہے اور مخلوق کی محبت تھوڑی دیر میں
ہی فنا ہو جاتی ہے۔ پس اب دیکھو میں اس پر کیسا حکم کرتا ہوں میں
تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا امر بڑا ہے اور میں سب مخلوقات پر قادر ہوں
یہ بات سُن کر سب حیران ہو گئے۔ روضت العلماء میں لکھا ہے کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذی الحج کی رات کو خواب میں دیکھا کہ کہنے والا
کہتا ہے۔ اے خلیل پیاری چیز کو ذبح کر۔ آپ بیدار ہوئے اور چند
بکریاں ذبح کر دیں پھر دوسری رات کو بھی ویسا ہی خواب دیکھا تو صبح
کو چند اُونٹ قربان کر دیئے اور مسکینوں کو کھانا بھی کھلایا۔ سات دن
اسی طرح کے ہی خواب دیکھتے رہے اور ہر روز قربانی بھی دیتے رہے۔
پھر آٹھویں ذی الحج کی رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ آزمائش ایزدی سے
اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہے پھر نویں کو بھی ایسا ہی خواب دیکھا تو معلوم
ہوا کہ یہ ضرور حکم رب جلال ہے اور اس کی بجا آوری ضروری ہے۔ پھر
دسویں رات کو بھی ایسا ہی خواب دیکھا کہ شعائر اسلام کی خاطر ذبح کیجئے۔
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعظیماً ارادہ کیا اور
خانہ کعبہ کو گیا اور اسی لیے ترویہ نام رکھا گیا اور روز عرفہ اور یوم نہر
یہی دن ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی کہ اے ابراہیمؑ
اپنے بیٹے کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں ذبح کیجئے۔ حضرت ابراہیمؑ
واپس اپنے گھر آئے اور کہا۔ اے میری بیوی کھڑی ہو جاؤ اور اپنے
بیٹے کو تیار کرو کیونکہ میں اپنے دوست کے گھر دعوت پر جا رہا ہوں۔
پھر حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا تیار ہو گئیں اور اپنے بیٹے حضرت
اسماعیل علیہ السلام کو نہلا کر صاف کپڑے پہنائے اور سر پر پوستین، بدن

پر قمیض اور سینہ پر برقعہ اور خوشبو لگائی پھر بالوں کو کنگی کی، تیل لگایا اور باپ کے سپرد کیا اور کہا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یعنی اپنا کام خدا کے سپرد کیا ضرور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے غمگین ہو کر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کا ہاتھ پکڑا اور پہاڑ کی طرف چل پڑا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو یکایک شیطان مشائخانہ صورت میں اس کی ماں کے پاس آیا اور عصا بھی ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور کہنے لگا کہ تو جانتی ہے کہ ابو الصفیان تیرے بیٹے کو کہاں لے گیا ہے اُس نے کہا کہ سیر کو لے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ نہیں بلکہ اس نے تیرے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ کہ اے فلاں تو نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ باپ بیٹے کو ذبح کرے۔ شیطان نے کہا نہیں بلکہ میرا قول سچا ہے کیونکہ وہ تیرے بیٹے کو حکم الٰہی سے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر حکم الٰہی ہے تو میں اور میرا بیٹا خدا کی رضا پر راضی ہیں۔ اس لیے کہ اگر اس جیسے میرے ہزاروں بیٹے ہوتے تو میں اللہ تبارک تعالیٰ کے نام پر قربان کرنے سے گریز نہ کرتی ہزاروں کے ہزاروں ہی راہ حق پر خوشی و مسرت سے قربان کر کے اللہ رب العزت کی بارگاہ سے انعام پاتی۔ آپ کا یہ فرمان سن کر شیطان نا اُمید ہو گیا اور اپنا منہ واپس لے کر پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ آپ کو بھی لعین نے ویسے ہی دھوکہ دینا شروع کیا مگر ذبیح اللہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے لعین میں دل اور جان سے فرمانبردار ہوں جس طرح کہ رب الاعلیٰ کا حکم ہے۔ اس کے خلیل رب العالمین کو دھوکا دینے لگا مگر آپ نے پہچان لیا کہ یہ

مردود ہے ۔ پھر ڈھیلا اُٹھا کر اُسے مارا اور کہا کہ اے صاحبان فساد کے سردار میرے ہاں سے دُور ہو جا ۔ پس جب کام میں مصروف ہوئے تو اس نے شور مچایا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ
اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اِنِّیْ اَذْبَحُکَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔

پس جب اُس نے کوشش کی تو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں پس دیکھ تو کیا سمجھتا ہے ؟

ذبح کرنا میں تمھارا دیکھتا ہوں خواب میں
حکم یہ ہے کہ دیکھو تم کیا کہتے ہو اس باب میں ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یقین خالص سے منظور کیا اور حکم رب العالمین مان لیا ۔

قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

اے باپ جو تجھے حکم ہوا ہے بجالا ۔ میں اللہ اور اس کے خلیل کا مطیع ہوں ۔

سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ

قریب ہے کہ تو مجھے صابروں میں پائیگا ۔

عرض اسماعیل تھی بابا کرو حکم الٰہ
انشاء اللہ تم مجھے صابروں میں پاؤ گے ۔ پس دونوں باپ بیٹا ایک رسّہ اور چھری لے کر ایک پہاڑ کے پاس آئے تو ذبیح نے کہا اے میرے باپ میرے ہاتھ باندھ لے تاکہ مجھ میں جنبش نہ آئے اور آرام سے زمین پر پڑا رہوں اور اپنے کپڑوں کو لپیٹ لے تاکہ اُن پر میرا خون نہ بہے اور چھری کو تیز کر کے داہنے ہاتھ سے میرے

حلق پر چلا دو اور میری ماں کو میری طرف سے سلام کہنا اور اس پر آمادہ کرنا تاکہ اُسے تسکین ہو جائے۔ جب حضرت اسماعیل نے تسلیم کر لیا اور عجز و انکساری کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کو مانا اور اخلاص نفس سے راضی ہوئے تو آپ کو زمین پر لٹا کر ہاتھ پاؤں کو باندھ کر پیشانی کے بل زمین پر گرا دیا اور جب ہاتھ میں چھری پکڑی تو آنکھوں سے آنسو زمین پر گرنے لگے اور طبیعت میں سخت غم کی لہر دوڑی۔ جب یہ ماجرا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دیکھا تو کہا اے میرے باپ بلا پر صابر ہو جاؤ اور جب میری طرف آئے تو میری طرف رفاقت اور جب مجھے ذبح کرنے لگو تو منہ دوسری طرف پھیر لو اور جب مجھے چھوڑ دو تو مجھے مت بھولنا۔ پس روزے سے تمام بدن کو تر رکھو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی یہ باتیں سُنیں تو آپ کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گیا کیونکہ آپ یہ جان لیا کہ میرے بیٹے کا شوق میرے مطلب کے موافق مطیع امر الٰہی ہے۔ کتابُ اللہ پر راغب ہے رضائے الٰہی کا متلاشی ہے۔ پھر چھری کو پکڑ کر حلق کے درمیان میں رکھا لیکن ذبح کرنا شروع کیا مگر آپ کا ایک بال بھی نہ کٹا کیونکہ حکم رب العالمین سے آپ کے گلے پر تانبے کی تختی رکھی گئی۔ جب چھُری سے ایک بال بھی نہ کٹا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصّہ میں آکر چھری کو دوبارہ تیز کیا۔ چھُری دوبارہ تیز کرنے کے بعد آپ کا ایک بال تک نہ کٹا۔ پھر غصّے کی حالت میں چھُری کو پتّھر پر پھینک دیا۔ پھر چھُری اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے بولی:

اے خلیل تو نے مجھے کون سے قصور پر زمین پر
پر مارا۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ، و جلّ جلالہٗ نے
ایک بال تک کاٹنے سے منع کر دیا ہے۔ بتاؤ اب

کس کی بات مانو۔

ایک دفعہ پھر حضرت خلیل علیہ السلام نے چھری پکڑی اور حلق پر چلانی شروع کی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اللہ اکبر پڑھا اور پھر سجدہ کیا اور پھر اوندھا ہوا تاکہ ذبح کرے اس وقت آسمان پر فرشتے رو رہے تھے، چارپائے زمین پر دعائیں مانگ رہے تھے اور پرندے ہوا میں عجز و نیاز کی پکار کر رہے تھے اور ابلیس لعین وہاں رقیبوں کی طرح دیکھ رہا تھا کہ کیا عجب العجیب معاملہ ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس امتحان میں صابر پایا تو آپ کا ضرر دور فرمایا جیسا فرمایا ہے:

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ؕ

یعنی جب آپ نے حکم کو مان لیا اور آپ کو پیشانی کے بل گرا دیا اور آپ کے حلق پر چھری رکھی تاکہ اُس کی شاہ رگ کاٹے کہ آپ کے فدیہ کو روح الامین بکرا لے کر نازل ہوا۔

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

ہم نے اس کو پکارا کہ اے ابراہیم تو نے خواب کو سچا کر دکھایا ضرور ہم نیکو کاروں کو ایسی ہی

جزا دیتے ہیں تحقیق یہ ظاہر آزمائش ہے اور
ہم نے اس پر برکت دی اور اسحاق پر اور اُن کی
اولاد سے نیکو کار اور ظالم ہیں جو اپنے نفس پر
ظاہراً ظلم کرتے ہیں اور یہ رسم ہم نے پچھلے لوگوں
میں رکھی ہے ۔ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہے ہم
نیکو کاروں کو ایسی ہی ہم جزا دیتے ہیں تحقیق وہ ہمارے
ایمان دار بندوں میں سے ہوا ہے اور ہم نے
اس کو اسحٰق نبیؑ کی بشارت دی کہ وہ نیکو کار ان
سے ہوگا ۔

اِس کے بعد بارگاہِ رب العالمین سے ایک دنبہ شاخ دار نمکین آیا

وَ فَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ

اور فدیہ دیا ہم نے اسماعیل علیہ السلام کو دُنبہ
بڑا فربہ ۔

ام رب سب سے ہے بالا تری
جب گلے فرزند پر رکھی چھُری
پڑ گیا افلاک پر اک زلزلہ
بالا عالم میں ہوُا اِک ولولہ
پیش حق کر دی ملائک نے صدا
کہ یہ واقعہ کس سبب صادر ہُوا
ہو گیا القصہ یُوں حُکمِ خُدا
تا کہ لائے وحیٔ جنّت سے فدا
کہ تو ابراہیمؑ کو میرا سلام
پھر بیان کر دے تو مجھ سے یوں پیام
راہ میں میرے جو تو نے یہ کیا
اَجر مقبولی کا میں نے دے دیا
اب پسر کے عوض میں دے گوسفند
یہ ذبیحہ تجھ سے ہے مجھ کو پسند
دست و پا کھولے پسر کے جھٹ خلیل
کہ دیا نرکہ گوسفند ذبح و قتیل

پھر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ۔ جب خلیل اللہ نے ربّ جلیل کی آواز سُنی تو
کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَر پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر آنے والے زمانے میں یہ سنت قائم ہوئی اور بارگاہ رب العالمین میں یہ دن سب سے بہتر عمل کا ہے۔ اب جان لو کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کے مطابق ذبح کرنے پر راضی ہوئے اور تم ایک بکری دینے پر بھی راضی نہیں ہوتے۔ بتاؤ اگر تمھارے اُوپر اُولاد کا ذبح واجب ہوتا تو کیا کرتے۔ اس شخص کے لیے مسرت کی خوشخبری ہے کہ جس نے محبت سے قربانی کی اور بڑے جذبہ و شوق سے امر الٰہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت کی اور حیف ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے قربانی دینے میں بُخل کیا اور اللہ جل شانہ، وجل جلالہ، وجل مجدہ، وعم نوالہ، کی ممنوعہ باتوں کو اختیار کیا۔ قربانی کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کے اُن احکامات میں سے ہے جن کی تعظیم و تکریم دل کا زہد و تقویٰ ہے۔ رسول معظم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا اس دن کی تعظیم و تکریم کرو اور قربانی کے جانور کو فربہ کرو کیونکہ وہ ہی قربانی کا بکرا پُل صراط پر تمھاری سواری ہو گا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ابن آدم کا ان دنوں میں ماسوا قربانی کے اور کوئی بھی عمل قبول مقبول نہیں ہے جتنا کہ یہ اس لیے کہ جب قربانی کے جانور کے خون کے قطرے زمین پر گرتے ہیں کیونکہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب پہلا ہی قطرۂ خون زمین پر گرتا ہے تو بندہ کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ قربانی مالِ حلال سے ہو اور جانور عیبوں اور قباحتوں سے پاک ہو۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا
وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت اور خون درکار نہیں لیکن تمھاری تقویٰ اور پرہیزگاری پسند ہے۔

ایسا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو تمھارے لیے کہا ہے تاکہ ان کو ہدایت دیں گے کہ سب سے بڑا جانو اور اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پرہیز گاروں کو خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی مصیبتوں کو آسائشوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ خیانت کرنے والے اور ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا اور شہری لوگوں کے لیے جائز نہیں کہ نماز عید الضحیٰ کی ادائیگی سے پہلے قربانی کریں۔ اور جب تم نماز ادا کر چکو تو قربانی کرنے سے پہلے قربانی کے جانور کا منہ قبلے کی طرف کرو اور اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام پاک لے کر دو۔ قربانی ہر مسلمان مقیم غنی پر اضیحہ کے دن میں واجب ہے کہ اپنی طرف سے کرے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا ہے کہ ترویہ اور عرفہ کی رات کی تعظیم و تکریم کرو یہ دونوں راتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں بزرگ ہیں۔ جس نے ان راتوں کو بیداری میں گزارا اس کے لیے جنّت واجب ہوُا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا کہ جس نے پانچ راتیں شب بیداری سے گزاریں اس کے لیے بہشت واجب ہوئی۔

۱۔ لیلۃ الفطر یعنی عید الفطر کی رات۔

۲۔ محرم کی رات۔

۳۔ ترویہ کی رات۔

۴۔ عرفہ کی رات۔

۵۔ نحر یعنی قربانی کی رات۔

حضور پُرنور شافعی یوم النشور علیہ التحیۃ والثناء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم نے فرمایا کہ جس آخری ذوالحج اور اوّل روز محرم کو روزہ رکھا گویا اس نے تمام سال روزہ رکھنے میں گزارا اور آئندہ سال

میں روزے شروع کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا اور جس شخص نے پندرھویں یا ستائیسویں ذوالحج کے دن کو روزہ رکھا تو اس کی دنیا اور آخرت کی ستّر حاجتیں پوری ہوں گی گویا اس کو ستّر شہیدوں کا اجر ملے گا اور جس نے ان دنوں میں بارہ رکعتیں اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص بیس مرتبہ پڑھی اس کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستّر ہزار رکعت ادا کی ہے اور جس نے ان دنوں میں درہم یا کپڑا صدقہ میں دیئے تو ہر روز اس کی قبر پہ ستّر ہزار مقرب فرشتے زیارت کرتے ہیں اور قیامت تک اس کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے اور ستّر حوریں اس کی خدمت کے لیے بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ وسلم دو قربانیاں دیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ اے رب العالمین ان دو قربانیوں میں سے ایک کا اجر میرے حق میں عطا فرما اور دوسری کا اجر میری اُمت کو عطا کر۔ ایک یہ بھی ہے کہ جس نے آپؐ کی نیت پر ذبح کیا اللہ جلّ شانہٗ و جلّ جلالہٗ و جلّ مجدہٗ و عمّ نوالہٗ اس شخص کو بے حساب اجر عطا فرماتا ہے اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات نے فرمایا ہے کہ جس نے چار رکعتیں ذوالحج کی پہلی رات میں پڑھیں اور سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو اللہ رب العزت اس کو پچیس سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور تب دنیا سے رخصت ہوگا جب کہ پہلے ہی بہشت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔ اور حضور شافعِ یوم النشور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ذوالحج کی راتوں میں سات مرتبہ سورۂ فجر پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے ماں باپ اور اہل و عیال کے گناہ بھی بخش دیتا ہے۔ اور جس شخص نے اس کی رات یا دن میں سو مرتبہ

رسول مقبول صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم پر درود پڑھے گا تو اللہ رب العزت جلّ جلالہٗ، وعمّ نوالہٗ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا اور جو اس قول کو صدق دل وجان سے نہ مانے اور ثواب ملنے پر یقین نہ کرے وہ سیدھا دوزخ کا راستہ پکڑے۔ اللہ جلّ شانہٗ، وجلّ جلالہٗ، وعمّ نوالہٗ، وجلّ مجدہٗ نے فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا

جو لوگ لقاء ربانی کی اُمید نہیں رکھتے وہ گمراہ ہیں

جس نے بنظر مصلحت یہ عمل اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بے شمار ثواب عطا فرماتا ہے اور بعض نے کہا ہے لقاء الٰہی حاصل کرے گا۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قربانی نہ کی جائے حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُسے توفیق بھی دی ہو تو وہ گھر شکایت کرتا ہے اور بارگاہِ رب العالمین میں عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب، اس گھر میں رہنے والوں کو ہلاک کر جیسا کہ اُنھوں نے مجھے قربانی سے خالی رکھا اور جس گھر میں قربانی کی جائے تو اس گھر میں دعا سے برکتوں کا اظہار ہوتا ہے اور ندا ہوتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے نیکی کی توفیق دے اور نیک و صالح بنائے جیسا کہ تو نے نیک کام کیا ہے اس گھر میں سارا سال رزق میں برکت ہوتی ہے اور ذبح کرنے والا اللہ رب العزت کی حفاظت میں ہوتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے اللہ رب العزت کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

قربانی کے مسائل

جس جانور کی قربانی کرنی ہو سب سے پہلے اس کو قبلہ رُخ لٹائیں اور اور پھر یہ دُعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اور جب ذبح کر چکے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دُعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ اگر دل میں یہ خیال کرے کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہ کہے اور صرف بسم اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر لے تو قربانی ہو جائے گی مگر اس دُعا کا پڑھنا بہتر ہے۔ کذا قال العلامہ شامی۔

قربانی کے جانور

۱۔ ایک سال سے کم عمر کی بکری کی قربانی درست نہیں لیکن بھیڑ یا دُنبہ چھ۶ ماہ کا بھی ہو تو اس کی قربانی درست ہے بشرطیکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ ایک سال کا معلوم ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ اس کو سال بھر کی بھیڑ اور دُنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو امتیاز نہ رہے۔ (درمختار) اور اگر گائے دو۲ سال سے کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ دو سال کی ضرور ہونی چاہیئے۔ اُونٹ اگر پانچ سال سے کم ہو تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

۲۔ اندھے، کانے (ایک آنکھ والے) جانور کی قربانی درست نہیں کہ یا جس کی آنکھ کی تہائی یا تہائی سے زیادہ روشنی جاتی رہی نیز اس جانور کی قربانی درست نہیں جو اس قدر لنگڑا ہے کہ تین پاؤں سے چلتا ہے اور چوتھے پاؤں کو زمین پر رکھ کر نہیں چل سکتا۔ لیکن اگر چوتھے پاؤں کا سہارا لے کر چل سکتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔ جس جانور کا ایک کان تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ جس جانور کی دم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو اُس جانور کی بھی قربانی درست نہیں۔ جس جانور کے کان خلقتہً نہ ہوں تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اگر پیدائشی چھوٹے ہوں تو درست ہے۔ (عالمگیری، شامی)

۳ - جو جانور اس قدر کمزور ہو کہ اُس کی ہڈیوں میں مینگ باقی نہیں رہی تو اس جانور کی قربانی درست ہے ۔ اور جس جانور کے جبڑے ٹوٹ گئے ہوں تو اس جانور کی قربانی درست نہیں ۔ جس جانور کے دانت منہ سے نکل گئے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں اور جس جانور کے کچھ نکل گئے ہوں اور باقی ہوں تو اس جانور کی قربانی درست ہے ۔

(درّمختار، ردّ المختار)

۴ - مندرجہ ذیل جانوروں کی قربانی درست ہے چاہے مذکر ہو یا مؤنث ۔

گائے بھینس بکری بھیڑ دنبہ اُونٹ

(عالمگیری)

خصّی جانور کی بھی قربانی جائز ہے ۔ (ردّ المختار)

گائے بھیس اور اُونٹ میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں ۔ مگر شرط یہ ہے کہ ساتوں حصّے برابر ہوں کوئی ایک حصّہ بھی کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کی ہو ۔ گوشت کھانے اور بیچنے کی نہ ہو ۔ اگر ساتوں میں سے کسی ایک کا بھی کم ہو گا تو قربانی درست نہ ہو گی ۔

(درّمختار)

عیدین کے مسائل

عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کھانا کھانا، مسواک کرنا، غسل کرنا، خوشبو لگانا، عمدہ پوشاک پہننا، صدقہ فطر ادا کرنا اور عید گاہ میں جانا مستحب ہے۔ عید پڑھنے کو جاتے ہوئے راستہ میں آہستہ آواز سے تکبیریں پڑھنی چاہئیں۔ بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ اور نماز عید سے پہلے کوئی نفل نہ پڑھے اور عید کے لیے بھی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں خواہ وجوبی ہوں یا ادائی۔ خطبہ اس میں شرط نہیں۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ عید کی نماز واجب ہے اور یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ یہ سنت ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی سنت ہو گی اور دوسری فرض۔ اور عید پڑھنے کا وقت طلوع آفتاب سے زوال سے پہلے تک کا ہے۔ اور امام مقتدیوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلے تکبیر تحریمہ کہے پھر سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑھے، پھر تین بار تکبیر پڑھے، پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر کوئی اور سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت پڑھے، پھر تین تکبیریں کہے۔ پھر رکوع کے لیے تکبیرات زوائد میں ہاتھ اُٹھائے اور عید کی نماز ادا کر کے پھر خطبہ پڑھے۔ خطبہ میں مسائل و احکام

فطر کو بیان کرے اور جس کی نماز بدوں امام کے فوت ہو جائے تو وہ قضا نہ پڑھے۔ یعنی جماعت ہو جائے اور وہ جماعت میں شامل نہ ہو سکا ہو تو وہ اکیلا قضا نہ پڑھے۔ لیکن اگر کسی عذر کے سبب سے نماز نہ پڑھی ہو تو عید الفطر دوسرے دن تک اور عید الاضحیٰ تیسرے دن تک ادا ہو سکتی ہے۔ عید الفطر کے دن نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھانا مستحب ہے اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کھانا بہتر ہے۔ اور تکبیریں بلند آواز سے پڑھنی چاہئیں اور جمعہ میں تکبیرات تشریق اور آدابِ قربانی سکھانے چاہئیں اور جو لوگ عرفہ کے روز واقفان اعراف کی مشابہت کو جمع ہوتے ہیں اس کی کچھ حقیقت نہیں جس کا اعتبار اور ثواب سے تعلق ہو کیونکہ وہاں کھڑے ہونے کی جگہ مقرر ہے جس کو عرفات کہتے ہیں اور اس کا ثواب معلوم ہوا اُس کے سوا اور کسی جگہ کے لیے ثواب نہیں اور جو فرض با جماعت ادا کیے جائیں اور حالتِ اقامت میں ادا ہوں تو تکبیرات تشریق اُن میں پڑھنی واجب ہے اور وہ اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

روز عرفہ کی فجر سے ایام تشریق کے آخری عصر تک عورتوں اور مسافروں پر لازم نہیں اور مقتدی ان کو نہ چھوڑیں اگرچہ امام نے ترک کی۔

سَلام

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سرداراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وُہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود   اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں درود   اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول   اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے   اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جن کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں   اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا   موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں   ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون   ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم   اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند   اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک   اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی   اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

نور جاں عطر مجموعۂ آل رسول   میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد   احمد نورِ طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب   تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں   شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور   بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام